مِلتِ ابراہیمؑ

تصنیف

مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب
مرحوم و مغفور

ناشران
سلطان حسین اینڈ سنز بالمقابل مولوی مسافر خانہ
بندر روڈ کراچی
۷۵۴۰۰
قیمت دو روپیہ پچاس پیسے
(مطبوعہ انجمن پریس کراچی)

DATA ENTERED
Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بسم اللہ	۳	عقد خلیل اللہ	۵۹	ذبح کا منظر	۱۴۰
طلسم نمرود	۴	سفر کی دوسری منزل	۷۱	وقت قبولیت	۱۴۵
نمرود کا خواب	۷	معجزہ خلیل اللہ	۷۵	عجیب و غریب منظر	۱۴۸
حمل کی خبر	۹	انعام رب العزت	۸۰	قربانی جنت	۱۵۱
نجومیوں کا غل	۱۲	خدا رزاق ہے	۸۲	احوال اسمٰعیل	۱۵۳
پیدائش خلیل اللہ	۱۳	خلیل اور عشق الٰہی	۸۶	تعمیر کعبہ	۱۶۱
آزر کو خبر	۱۸	منارہ نمرود	۹۰	بیت المعمور	۱۶۵
خلیل اللہ کا نماز سے نکلنا	۲۲	آسمان پر پرواز	۹۲	بنائے بیت اللہ	
دربار نمرود کا رنگ	۲۵	نمرود کو آخری پیام	۹۷	پسندیدہ مولا	
بتوں کی اشاعت	۲۹	مچھروں کی فوج	۹۹	دوبارہ زندگی	
دربار میں طلبی	۳۳	نمرود کی ہلاکت	۱۰۲	احوال قوم لوط	
سورج مغرب سے نکلنا	۳۵	ولادت اسمٰعیل	۱۰۵	چار فرشتوں کا نزا	
نمرود اور نمرود پرستی	۳۸	عہد سارا	۱۰۸	عذاب کے فرشتے	
خلیل اللہ کی بت شکنی	۴۰	جنگل کی روانگی	۱۱۱	گھر کا بھیدی	
نمرود کا غیظ و غضب	۴۴	ہاجرہ کی تنہائی	۱۱۵	عذاب کی خبر	
آتش نمرود یا دیدار معبود	۴۸	چاہ زمزم کا نکلنا	۱۱۹	عذاب الٰہی	
بت کریم	۵۱	مکے کی آبادی	۱۲۲	خلیل اللہ کا	
نمرود کی سیر	۵۷	مکے کا عزم	۱۲۶	ایک دلکش	
نمرود کی دختر		خواب عجیب	۱۳۰	معجزات خا	
شہر بابل سے ہجرت	۶۱	ذبح کی تیاری	۱۳۳	وصال خلیل	
جلوس سارا خاتون	۶۶	شیطان کی دھین دھو کر دی	۱۳۸		

Marfat.com

ملتِ ابراہیم

نظم

لتِ ابراہیم کی تھی وہ پسند
کر دیا دُنیا کو اس پر کاربند

آخرش وہ کیا صفت تھی آپ میں
ٹھنڈے دل سے غور ہم اس میں کریں

منتخب اُن کو کیا اور چُن لیا
دین ابراہیم کا ہم کو دیا

دوستو! یہ راز تھا اس میں بڑا
جس سے دنیا بھر کو حیرت ہو گئی

ین چیزیں آدمی کی جان ہیں
جن پہ بس سارے بشر قربان ہیں

ال اور اولاد اور جانِ عزیز
دین و ایمان جن کی ہیں یہ تین چیز

ال کا عاشق ہے اور اولاد کا
اور حفاظت جان کی سب سے سوا

ہ ان تینوں کو قرباں کر دیا
رُتبہ جب پایا خلیل اللہ کا

گ میں کودے میں وہ کس شوق سے
اور کیا کیا فرشتوں کو پرے

ئ لٹایا مال و زر اس نام پر
جس کا کلمہ بھرتے ہیں دیوار و در

Marfat.com

ننھے سے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں
دُنبہ جنت کا نہ آتا گر وہاں
چیخ اُٹھے دشت و جبل سب چیخ اُٹھے
تاب مولا کو نہ پھر باقی رہی

الفتِ محبوب کا دم بھرتے ہیں
ذبح کر ڈالا تھا بچہ بے گماں
آسمانوں کے ملائک آ گرے
عرش پر سے یہ ندا خلت کو دی

پ ۲۳ ۔ الصّٰفّٰت	وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ	۹۳ ۔ آیۃ ۱۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝
(پ ۱۶ ۔ مریم ع ۳ آیۃ)

ترجمہ

اے پیغمبر! قرآنِ کریم میں ابراہیم خلیل اللہ کا بیانِ نفیس لوگوں کو سناؤ کہ وہ نہایت سچے اور پیارے نبی تھے۔

یہ اُس زمانے اور اُس وقت میں پیدا ہوئے جبکہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک کفر و الحاد کا ڈنکہ بج رہا تھا اور تمام مخلوق نمرود بادشاہِ عالم کی پرستش کرتی تھی۔ اور نمرود بادشاہِ عالم تھا کہ سارا جہاں جس کے زیرِ نگیں تھا۔ اسی بنا پر اُس نے خدائی دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں تمام عالم کا واحد بادشاہ ہوں۔ حا

Marfat.com

اپنے اپنے وقت میں ایسے ایسے تین بادشاہ اور بھی ہوئے ہیں ایک بُخت نصر دوسرے سکندر ذوالقرنین تیسرے حضرت سلیمانؑ مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی خدائی دعویٰ نہیں کیا جیسا کہ نمرود نے بندگانِ خدا سے اپنی پوجا کرائی اور لوگوں سے بالجبر اپنا سجدہ کرایا۔ نیز اس کا حکم تھا کہ جو کوئی ہمارے سجدے سے انکار کرے گا وہ قتل کیا جائے گا۔ یا آگ میں جلایا جائے گا۔ چنانچہ اس کے حکم سے تمام مخلوق خوشی سے جبر سے نمرود پرست ہو گئی اور تمام جہان میں نام لینے کو بندگان خدا پرست باقی نہ رہے اور تمام عالم کفر و الحاد میں مبہوت ہو گیا۔

نظم

چھوڑ بیٹھے لوگ اس معبود کو
اور سنڈا کہنے لگے نمرود کو

چھا گیا غفلت کا پردہ چھا گیا
بھا گیا بس کفر اُن کو بھا گیا

دیکھ کر نمرود کا جوش و خروش
کھو دیئے مخلوق نے سب اپنے ہوش

دیکھا جب نمرود کا جاہ و جلال
دیکھے جب اس کے طلسماتی کمال

ایک جادو تھا کہ سر پہ چڑھ گیا
چھوڑ بیٹھے نام تک اللہ کا

Marfat.com

طلسم نمرود

نمرود کا نسب نامہ چھٹی پشت میں جا کر سام ابن نوح سے ملجاتا ہے اور اب نمرود تمام زمین کا اکیلا بادشاہ ہے جس کا سب سے بڑا دارالخلافہ شہر بابل میں ہے اور جملہ اکناف عالم میں اس کا طوطی بولتا ہے ہر شہر و دیار میں قد آدم اس کی تصویر مانند بتوں کے موجود ہیں جن کی پوجا بہت زور سے ہوتی ہے اور ہزارہا جادوگروں اور شعبدہ بازوں کی امداد سے اس نمرود پرستی چار چاند لگائے جا رہے ہیں کہ العظمۃ للہ تمام شہروں کے دروازوں پر لدے ہے اور پیتل اور چاندی اور سونے کے بڑے بڑے نمرودی بت رکھے ہوئے ہیں جس میں اس نوع کا طلسم یا جادو بھرا ہوا ہے کہ جب کوئی بڑے دروازوں سے شہر میں داخل ہوتا ہے۔ تو بغیر اس بت کے سجدہ کئے داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان نمرودی بتوں میں یہ کمال ہے کہ جب کوئی انھیں سجدہ کرتا ہے تو وہ خلوص بیٹھے رہتے ہیں اور مسافر سجدہ کر کے داخل شہر ہو جاتا ہے اور جب کوئی نو وارد انھیں سجدہ نہیں کرتا تو اُن بتوں میں سے چیخ و پکار کی

Marfat.com

شدید آواز گونجتی ہے جس سے نمرود کی فوج و سپاہ فوراً موقع پر پہنچتی ہے۔ اور پھر وہ اس سے جبراً بتوں کو سجدہ کراتے ہیں۔ اور اگر کوئی خدا پرست نمرودی بتوں کو سجدہ نہیں کرتا تو اس کو آگ میں جلاتے ہیں یا قتل کر دیتے ہیں۔

دوسرا طلسم یہ کہ تمام نمرودی بتخانوں میں پورا ایک سال گزر جانے کے بعد وہاں کے بت چیختے ہیں اور ان کی چیخ و پکار پر لاکھوں سفید سفید پرند جانور بتخانوں پر آکر منڈلاتے ہیں جن کی چونچ و پنجوں میں ایک ایک زیتون کا بیج ہوتا ہے اور ہر پرندہ تین تین بیج زیتون کے وہاں پر ڈالتا ہے اور چلا جاتا ہے جن کا ہزارہا من تیل نکلتا ہے اور وہی زیتون کا تیل سال بھر تک بت خانوں میں جلتا ہے۔

تیسرا طلسم یہ کہ اس کے دارالخلافہ شہر بابل میں ہر دروازے پر بہت بڑا ایک پیتل کا بت پہرے دار سپاہی کی طرح کھڑا ہے پھر جو اسے سجدہ کرتا ہے تو اسے جانے دیتا ہے اور جو اسے سجدہ نہیں کرتا تو اس پر اپنے دونوں ہاتھ کھول کر لپٹ جاتا ہے اور اسے اتنا بھینچتا ہے کہ اس کا دم نکل جاتا ہے غرضکہ دنیا میں یہ سب سے پہلا بادشاہ ہے جس نے جبر و تشدد اور ظلم و ستم پر پیمانہ تک کمر باندھی کہ مخلوق سے تجاوز کر کے خالقِ رب السمٰوات کا دشمن ہو گیا اور یہ کہ خدائی دعویٰ کر بیٹھا۔

Marfat.com

کو بلاؤ تاکہ میں ایک خواب ہولناک اُن کے آگے بیان کروں جس سے میرا دل بید کی طرح تھر تھر کانپ رہا ہے۔ چنانچہ وہ کوڑیا غلام محلسرا میں آموجود ہوئے جنکو مخاطب کر کے نمرود نے کہا کہ میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے کہ جس سے میں خوف زدہ ہو رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرے شہر بابل کی ایک سمت سے دشمن ستارا نکلا اور سارے آسمان کو اُس نے منور کر دیا۔ یہ کیا بات ہے انہوں نے ذرا سکوت کیا اور تھوڑا سا غور و فکر کرنے کے بعد کہا کہ اے نمرود! شہر بابل کی اُس سمت کہ جدھر سے ستارا نکلتا ہو تو نے دیکھا ہے ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو نمرود اور نمرود کے سارے ملک کو نیست و نابود کر دے گا۔ گویا تیرے سارے ملک پر اُس کا نور چھا جائے گا یعنی بجائے تیرے اُس کا نور اُس کا دین رائج ہوگا۔ اور پیدا کرنے والا اُسکی مدد پر ہوگا۔ تاہم وہ لڑکا ابھی اپنی ماں کے رحم میں نہیں آیا ہے بلکہ ہنوز وہ ابھی اپنے باپ کی صلب میں ہے لیکن پیدا وہ اسی سال میں ہوگا۔ اتنا سنتے ہی نمرود گھبرا گیا اور نہایت سراسیمہ ہو کر کہتا ہے کہ مجھے اب کیا کرنا چاہئے؟ یہ سنکر جھوٹے بندے اپنے جھوٹے بندے اپنے جھوٹے خدا کو تسلی و تشفی دیتے ہیں کوئی کہتا ہے یہ تدبیر کرو کوئی کہتا وہ تدبیر کرو۔ غرضیکہ سنبھل سنبھلا کر نمرود خود ہی ایک جابرانہ حکم سناتا ہے وہ یہ کہ آج سے کوئی مرد عورت کے پاس نہ جائے اور مرد عورت الگ الگ سکونت اختیار کریں۔ نیز جو عورت آج سے پہلے کا حمل رکھتی ہو تو ان کے تمام پیدا ہوئے بچوں کو لڑکیاں ہوں تو انھیں

Marfat.com

چھوڑ دیا جائے اور لڑکے ہوں تو انھیں قتل کر دیا جائے چنانچہ اس حکم نمرودی پر آج ہی سے ہزارہا نوزائیدہ لڑکے قتل ہونے شروع ہو گئے۔

نظم

قتل معصوموں کا جب ہونے لگا
ننھے ننھے جب ذبح ہونے لگے
جن کو دی تسکین مولا نے وہیں
اپنی حجت پوری کر لیں پہلے ہم
بھیجیں پہلے خلیل اللہ کو
اب لیا اس کو عذاب نار میں

ساتھ ماؤں کے فلک رونے لگا
آسمانوں کے ملک رونے لگے
کڑھنے والو! دیکھو گھبراؤ نہیں
پھر دکھائیں گے اسے ملک عدم
عذر اس کو تا کہ محشر میں نہ ہو
اب کیا رسوا اسے دربار میں

بھول جائے گا یہ سب جور و جفا
جب کہ پکڑے گا اسے رب العلا

حمل کی خبر

نمرود جب کہ لاکھوں بے زبان معصوموں کے قتل میں مصروف ہے اور اپنی دانست میں وہ سمجھ چکا ہے کہ میں اپنے ارادے میں کامیاب ہو گیا اور اب وہ بچہ ظہور میں آ ہی نہیں سکتا ہے جو میرا ملک تباہ کر سکے کہ اتنے میں بہت سے نجومی اور کاہن اس کے دربار میں آئے اور نہایت حواس باختہ

Marfat.com

آذر کے پاس آئیں جنھیں دیکھکر آذر نے کہا کہ ہیں! اس وقت تمہارا یہاں کیا کام؟ جنھوں نے کہا کہ فلاں ضروری بات مجھے تم سے کہنی تھی چنانچہ انھوں نے بات دریافت کی۔ آذر نے بتائی۔ مگر ساتھ ہی اس کے آذر نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ابھی وقت ہیں ہوں یا میری بیوی ہے اور نمرود ہے تو وہ غافل پڑا سو رہا ہے آدمی کچھ نہ کرنا ہو وہ بھی کر لیں چنانچہ نمرود کے سر پہ اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم قضا و قدر جاری کیا جیسے وہ فرماتا ہے۔

لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا (پ ۹ الانفال ع ۴ آیۃ ۴۲)

نظم

دیکھ جو اللہ نے چاہا کیا	تو پڑا کمبخت سوتا ہی رہا
ترے سر پہ نج گیا ڈنکا لعین	مطلقاً حس کی خبر تجھ کو نہیں
رحم مادر میں وہ خلت آ گئی	جو ہیں جدّ الانبیا سے نبی
قدرتِ ربی تیرے روکے رکی؟	مرضئ ربی تو بس ہو کر رہی
تجھ پہ قربان اے خدائے ذوالمنن	
کام کوئی بھی نہیں تجھ پر کٹھن	

بخوبیوں کا غل

اِدھر قدرتِ خداوندی نے اپنا کام کیا۔ اُدھر جنگلوں میں وہ بخوبی جو

Marfat.com

اپنی اپنی کپاسیں لیے بیٹھے تھے۔ بڑے ملا ملا کر انھوں نے چیخنا چلانا شروع کیا کہ او نمرود! کیا خاک بیٹھ تو نے انتظام کیا اور رحیم مادر میں آ نے سے اُس نوری فرزند کو تو نے کیا روکا۔ دیکھ ابھی ابھی اسی آن اور اسی ساعت وہ بچہ اپنی ماں کے حمل میں آگیا اور افسوس تو کچھ نہ کر سکا۔

نمرود بے خبر پڑا سوتا تھا کہ یکایک ایک شور و غل کی آواز اُس کے کانوں میں آئی جس سے گھبرا کر وہ بیٹھا ہو گیا۔ اور آذر سے پوچھا یہ کیا غل شور ہے جس کے جواب میں آذر نے کہا کہ سُن میں بھی رہا ہوں۔ نہ معلوم جنگلوں میں کیا واردات پیش آئی۔ آخر نجومیوں کو طلب کیا گیا بس وہ بخوبی زیچہ کر کے اپنے سروں میں خاک ڈالتے اور روتے پیٹتے آئے اور کہا۔

نظم

لُٹ گیا افسوس تیرا قافلہ	رحم مادر میں وہ بچہ آگیا
کچھ نہ تجھ سے ہو سکا اے بدنصیب	آ گئے تیرے بُرے دن اب قریب

تیرا بیڑا غرق ہو گا اے خبیث
اور بچہ اپنا آیا اے خبیث

یہ سُنکر نمرود اپنا سر پیٹنے لگا۔ اور سخت چھ و تبل میں آکر حکم دیا کہ آج سے بچوں کے قتل میں پوری کوشش کی جائے اور نام لینے کو کوئی لڑکا باقی نہ چھوڑا جائے۔ اس پر نجومیوں نے کہا کہ اے نمرود تو اگر کوشش کرے فرزند نرینہ

پیدا ہو کر رہے گا۔ اور تیرا ملک غارت کر کے رہیگا۔ اسُ کا بول بالا ہوگا۔ اور تیرا منہ کالا ہوگا۔

نظم

چیخ کر آخر بجو بھی رہ گئے
اور سب نے کر لئے یہ فیصلے

اب اُڑیں گی دھجیاں اُسکی تمام
اب ہنسیں گے اُس پر سب خاص و عام

اُسکا بیڑا غرق اب ہو جائے گا
خود ستائی کا مزہ یہ پائے گا

اب کوئی اُسکو بچا سکتا نہیں
ملک ہے گو اُسکی ساری سرزمیں

جس کا گردش میں ستارا آگیا
اُس کا حامی کون ہوگا بھر بھلا

ناؤ جس کی ایک بھنور میں آگئی
بچ نہیں سکتی ہے وہ ہرگز کبھی

حق ادا اپنا بجو بھی کر گئے
آگئے وہ مجبور اور لاچار ہو گئے

پیدائش خلیل اللہ

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کو یہ مبارک حمل محسوس ہونے لگا تو انھوں نے اسے یہاں تک پوشیدہ رکھا کہ اپنے خاوند آزر تک سے اسُ کا ذکر نہیں کیا۔ اور پوشیدہ پوشیدہ یہ مبارک ایام گزارنے لگیں یہاں تک کہ پورے نو ماہ کے قریب کا وقت آن پہنچا۔ تب آخر ایک روز والدہ

Marfat.com

مخزمہ نے آذر سے کہا کہ اس اس طرح موقع درپیش ہے اگر لڑکا پیدا ہوا تو تم اسے فوراً بادشاہ کے پاس لے جانا۔ نیز مواہب لدنیا و دیگر تفاسیر میں لکھا ہے کہ جب ولادتِ ابراہیمؑ کا زمانہ قریب آیا تو آپ کی والدہ نے آذر سے کہا کہ صنم خانے میں جا کر چالیس روز کا حلّہ کھینچو اور دُعا کرو۔ کہ میں اور میرا بچہ ایک سخت آفت یا قتل سے بچ سکیں چنانچہ آذر صنم خانہ میں جا کر حلّہ کش ہوئے۔ اور پھر والدہ محترمہ کو جب دردِ زہ شروع ہوئے تو وہ نہایت سراسیمہ ہوئیں اور آخر انہیں یہ تدبیر سوجھی کہ وہ اپنے مکان سے نکل کر سیدھی پہاڑوں میں پہنچیں اور وہاں ایک نہایت پوشیدہ غار تلاش کر کے اس میں داخل ہو گئیں۔ جہاں پہنچتے ہی آپ کے شکم سے ایک نور برآمد ہوا اور ساتھ ہی اس کے جناب جدّ الانبیاء حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام پیدا ہو گئے۔

نظم

آ گئے دنیا میں وہ پیارے نبی	جن کی ملّت کبریا کو بھائے گی
جن میں توحید کی صفت ہو گی کمال	جن کو چاہے گا خدائے ذوالجلال
آگ جن پہ ہو گی گلزارِ ارم	
جو خلیل اللہ ہوں گے پس اتم	

دوسری روایت میں اس طرح مرقوم ہے کہ آپ کی والدہ کو جب دردِ زہ

لاحق ہوئے تو آپ شہر سے باہر گئیں اور دو پہاڑوں کے درمیان ایک غار تھا وہاں پہونچیں جس کی تاریکی مانند شب دیجور کے تھی۔ لیکن آپ کے وہاں پہنچتے ہی وہ اندھیرا غار مانند روز روشن کے درخشاں ہو گیا۔ جہاں حضرت خلیل اللہ پیدا ہوئے جن کو والدہ شریف نے ایک کپڑے میں لپیٹ کر وہاں لٹا دیا اور آپ مارے خوف کے وہاں سے چلیں اور غار کے منہ کو پتھروں سے بند کر دیا۔ اور ساتھ ہی اس کے اپنے نور چشم کی مفارقت کی سل اپنی چھاتی پر رکھ کر گریہ و زاری ہوئیں اور اپنے شوہر آذر سے آکر ذکر کیا کہ میں نے نمرود اور اس کی فوج و سپاہ کے ڈر سے ایسا ایسا کیا ہے یعنی یہ کہ جنگل میں گئی اور وہاں میرے شکم سے ایک مرا ہوا لڑکا پیدا ہوا اور ہم بہت سے اُن کار مصائب سے بچ گئے۔ مگر آپ کی والدہ کو جیسا موقع ملا فوراً اس غار پر پہنچیں اور پتھروں کو غار کے منہ پر سے ہٹائیں اور فرزند ارجمند کو وہاں ہنستا کھیلتا ہوا پائیں جن کی پرورش کی مناجات اللہ یہ کیفیت تھی کہ ایک انگلی سے دودھ اور دوسری سے شہد خالص اور بتیسری سے آب شیریں اور چوتھی سے گھی خالص نکلتا جاتا تھا۔ نیز حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگو! حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی پرورش اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس طرح فرمائی

Marfat.com

کہ ایک روز میں آپ ایک مہینہ کی برابر نشوونما پا رہے تھے۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ سے پورے نو مہینہ تک بعض روایتوں میں اس سے کم و بیش غار ہی میں اُن کو مارے خوف کے رکھا جس میں ہفتہ بھر میں ایک مرتبہ والدہ شریفہ غار میں جاتیں اور اُن کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر آتیں۔ پھر ایسا ہونے لگا کہ جب یہ غار سے نکلتیں تو خود بخود ایک بہت بڑا عالیشان پتھر ہوا میں اُڑ کر آتا اور غار کا منہ بند کر دیتا تھا۔ اور جب والدہ آتیں تو یہ پتھر اُن کی صورت دیکھ کر خود بخود وہاں سے سرک جاتا اور غار کا منہ کھول دیتا۔

نظم

برسوں برسوں یونہی ہوتا رہا
پرورش کرتا رہا رب الملا

اپنی خلقت کا محافظ خود ہوا
ماں برائے نام تھی بس اے فتا

کام خود کرتا ہے مولائے کریم
کوئی ہو سکتا نہیں اسکا سہیم

نو مہینے میں وہ برسوں کے ہوئے
دیکھنے والا کہے نو سال کے

وہ اندھیرا غار کیا تھا اے خدا
پرورش خانہ تھا اک معبود کا

ہو رہی تھی پرورش اس ذات کی
جو کہ جد الانبیا ہوں گے نبی

Marfat.com

آخرش وہ وقت اِک دن آگیا
والدہ آئیں اور آزر سے کہا

آزر کو خبر

جب آپ کی والدہ نے دیکھا کہ اب فرزند خوب اچھی طرح چلنے پھرنے کے قابل ہوگئے تو آپ کے والد ماجد یعنی آزر سے کہا کہ آج میں تم سے ایک خاص راز کی بات کہتی ہوں، وہ یہ کہ میرے شکم سے زندہ سلامت ایک فرزند پیدا ہوا تھا۔ جس کو میں نے آج تک غار ہی میں پرورش کیا تم اُس کو دیکھو گے تو یہ کہو گے کہ یہ فرزند ہے یا چودھویں رات کا چاند ہے یہ سُن کر آزر کو اپنے نورعین کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ اور اُسی وقت والدہ خلیل کو لے کر درِ غار پر پہنچا۔ جہاں سے اول تو وہ غار کے منہ کا سینکڑوں من کا بھاری پتھر خود بخود ہٹا ہوا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور جب آزر جا کر نورِ دیدہ کی زیارت کی تو مارے خوشی کے اُس کا عجیب عالم ہوا اور اِسی جوش میں والدہ ابراہیم سے کہا کہ نمرود اس کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ تم تو اِس نونہال فرزند کو ابھی اپنے گھر لے چلو! اور اب اسے ایک پل یہاں تنہا نہ چھوڑو! آہ ایسے حُسن و جمال والے فرزند

کو تم نے یہاں اکیلا چھوڑ رکھا ہے؟ افسوس صد افسوس ہم پر کہ ہم نے اس چودھویں رات کے چاند کو اس اندھیرے غار میں بیکس و تنہا رکھ چھوڑا ہے اسے گھر لے چلو اور ابھی لیچلو!۔

نظم

آہ اے آزر! یہ تو نے کیا کیا
یہ اکیلا ہو نہیں سکتا ذرا

ساتھ اس کے ہے خدائے دو جہاں
پرورش کرتا ہے خود وہ بیگماں

تو ہی اس پر غور کر اور پھر بتا
نو مہینے کا ہے یا نو سال کا؟

الغرض حیران ہے آزر تمام
وہ کیا ہے قدرتِ ربی نے کام

کام ایسا ہی کیا کرتا ہے وہ
ایک ہے اور دو جہاں بھرتا ہے وہ

دوسری روایت میں یوں مرقوم ہے کہ ایک روز آپ کی والدہ نے شام کو غار سے باہر نکال کر ذرا باہر کی ہوا کھلانی چاہی جہاں غار کے چاروں طرف اونٹ گائے بھیڑ بکریاں پھرتی ہوئی آپ کو نظر آئیں۔ آپ نے تعجب کے ساتھ والدہ سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ والدہ نے بتایا کہ یہ فلاں، فلاں جانور ہیں پھر آپ نے دریافت کیا کہ اچھا ان کا پروردگار کون ہے؟

Marfat.com

ماں نے جواب دیا کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کا پیدا کرنیوالا نہ ہو اور کوئی مخلوق اپنے خالق سے خالی نہیں ہے اور نہ پیدا کرنے والا اُس کو پیدا کرتا ہے اور پھر اُس کی پرورش بھی کرتا ہے۔

یہ سُن کر بیٹا اے خلیل اللہ دریافت کرتے ہیں کہ اچھا اے اماں! میرا پروردگار کون ہے؟ والدہ نے کہا تیرا) پروردگار میں ہوں۔ پھر فرمایا تمہارا پروردگار کون ہے؟ ماں نے کہا۔ آزر میرا باپ میرا پروردگار ہے پھر آپ نے فرمایا کہ آزر میرے باپ کا پروردگار کون ہے؟ کہا نمرود بادشاہ ہے! پھر آپ نے فرمایا نمرود بادشاہ کا پروردگار کون ہے؟ یہ سُن کر والدہ بہت خفا ہوئیں اور کہا کہ ایسی بات منہ سے نہیں نکالا کرتے اس میں جان جانے کا خطرہ ہے۔ غرضکہ ان چند سوال و جواب کے بعد والدۂ خلیل، پیارے خلیل کو غار میں چھوڑ کر گھر چلی گئیں اور گھر جاکر آزر سے کہا کہ وہ بچہ جو نجومیوں نے جو خبر دی تھی کہ ایک فرزند پیدا ہوگا اور وہ نمرود اور اُس کے ملک کو غارت کریگا۔ وہ فرزند میرے شکم سے پیدا ہوا ہے اور عجیب و غریب طور سے وہ غار میں پرورش پا کر بالکل تیار ہو گیا ہے اور وہ کچھ ایسی باتیں کرتا ہے کہ جس سے میرے

خیال میں وہی فرزند ہے جو نمرود اور اُس کے ملک کو غارت کرے گا۔ آزر یہ سُن کر غصے میں آگ بگولا ہوا اور اُسی وقت قتل کے ارادے سے کھڑا ہو گیا اور والدۂ خلیل سے کہا چلو میں دیکھوں کہ وہ کیسا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو میں فوراً اسے قتل کر دوں گا۔ چنانچہ آزر والدۂ خلیل کو لیکر غار پر پہنچا اوّل پتھر خود بخود ہٹتا ہوا دیکھکر حیران ہوا۔ پھر آپ کی موہنی صورت نے بجائے قتل کے ہزار جان سے اپنا عاشق بنا لیا اور اُسی عشق و محبت میں آزر کہتا ہے۔

نظم

جلد اس نورِ نظر کو لے چلو
دیکھ لوں گا ہر طرح نمرود کو

موہنی صورت یہ اس قابل نہیں
کوئی اُف بھی کر سکے اس سے کہیں

اس کو جو دیکھے گا ہوگا شاد شاد
رفع ہوگا قلب کا سارا فساد

لختِ دل لختِ جگر ہے نورِ عین
دل کی ٹھنڈک ہے کلیجے کا ہے چین

لے چلو اس کو ابھی تم اپنے ساتھ
کوئی کر سکتا نہیں ہے اس سے بات

خلیلؑ کا غار سے نکلنا

کتب تواریخ و تفاسیر میں لکھا ہے کہ والدۂ خلیل نمرود اور اُس کی فوج و سپاہ کے خوف سے شام کے جھٹپٹے میں غار سے لیکر چلیں۔ زمین پر چونکہ اس وقت اندھیرا ہو چلا تھا۔ آسمان پر جناب خلیل کی نظر پڑی جس پر بکثرت تارے چمک رہے تھے جس میں ایک سب سے بڑا روشن ستارہ آپ نے دیکھا اور اُس پر آپ کی نظر جمی کی جمی رہ گئی والدہ کی انگلی پکڑے ہوئے راستہ چل رہے تھے اور حیرت سے اُس روشن ستارے کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ کیا یہ میرا پروردگار ہے؟ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں نقل فرماتا ہے۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

(پ ۷ - الانعام - ع ۹ - آیۃ ۷۶)

نظم

دیکھا جب روشن ستارا آپ نے	دیکھتے ہی بول پکارا آپ نے
کس قدر روشن ہے اور ہے باوقار	ہے یہی شاید میرا پروردگار
چھپ گیا جب وہ ستارا یوں کہا	چھپنے والا ہو نہیں سکتا خدا
بالفرض دل کو نہ دوں گا دل کبھی	ہو نہیں سکتی ہے اُن سے دوستی

Marfat.com

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ج فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ (آیۃ ۷)

جگمگاتا چاند جب اونچا اٹھا
دیکھ کر خلت نے پھر یوں یوں کہا

یہ درخشاں چیز اور یہ باوقار
ہے یہی شاید مرا پروردگار

چھپ گیا جب چاند تب کہنے لگے
چھپنے والے بھا نہیں سکتے مجھے

مٹنے والوں کو خدا کیوں کر کہوں
دل ہی دل میں زچ ہوں اور حیران ہوں

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ج فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ (آیۃ ۸)

یعنی

جب چڑھا سورج بلندی پر ذرا
پیارے ابراہیم نے پھر یہ کہا

ہو نہ ہو یہ ہے میرا پروردگار
کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے باوقار

چھپ گیا جب آفتاب شمع رو
والدہ سے یہ کہا اے نیک خو

میں بری ہوں شرک سے بیزار ہوں
مشرکوں کو دل کبھی ہرگز نہ دوں

بلکہ میں جھکتا ہوں اس اللہ کو
جو دکھاتا ہے حقیقی راہ کو

میں نہیں زنہار سر اے خدا
دین یکسوئی پہ قائم ہو گیا

Marfat.com

اللہ اللہ نو مہینے کی جان اور توحید الٰہی کا یہ نورِ ایمان اسی دن توحید الٰہی کو وہ معبود ہمیں مرحمت فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے۔ مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ یعنے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اے ان کی اُمت! دیکھو دین ابراہیمیؑ تمہارا دین ہے اور تم میں مسلمان وہی ہے جو دین ابراہیمی پر پختہ ہے اور شرک سے بیزار ہے۔ غرضکہ نو مہینے کی جان حضرت خلیل علیہ السلام والد کے ساتھ مکان پر جا رہے ہیں اور راستے میں وہ توحید الٰہی کے دریا بہا رہے ہیں کہ اللہ اللہ ہاں حیران ہے اور جو کوئی آپ کی باتیں سنتا اور آپ کی پیاری صورت دیکھتا ہے وہی شیدا ہو جاتا ہے۔

غرضکہ گھر میں پہنچے آزر نے اپنی گود میں بٹھایا اور اُس شمع توحید سے پیاری پیاری باتیں سُننی شروع کیں۔ چنانچہ آپ نے ان سے بھی وہی خدا کی یکتائی کا اظہار شروع کر دیا اور گود میں بیٹھے ہی پوچھتے ہیں یَاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا (پ ۱۶ - مریم ع ۳ آیۃ ۲) یعنی اے والد بزرگوار کیا تم اللہ کو نہیں پوجتے۔ بلکہ ایسے گونگے بہروں کو پوجتے ہو جو ذرہ برابر تمہارے کام نہیں آ سکتے؟ گویہ فرمانا آزر کو ناگوار گذرا۔ لیکن نو مہینے کی جان

Marfat.com

اور حسن کی یہ شان۔ تعجب در تعجب اول اول ہو رہا ہے کہ یہ نونہال فرزند کس بلا کی باتیں کر رہا ہے چنانچہ اسی عجوبہ کیفیت میں محو و مستغرق ہو کر دربار نمرود میں اس شئ عجیب کو محض عجوبہ شئ خیال کر کے لیکر چلا۔

نظم

ہوتے ہی پیدا پیمبر ہو گئے
اپنی خدمت کو ادا کرنے چلے

دیکھنا کفر و کا وہ کر دفر
دیکھنا مولا کا یہ پیغامبر

یہ اسی کی ذات میں دیکھا کمال
جس سے چاہے کام لے وہ ذوالجلال

کچھ نہیں چھوٹے بڑے کا امتیاز
جس کو چاہے وہ کرے بس سرفراز

تو نہیں آذر اسے لے کر چلا
بلکہ یہ قاصد ہے اک اللہ کا

دربار نمرود کا رنگ

آذر ایک روز والد خلیل سے کہتا ہے۔ آج اس فرزند کو دربار نمرود میں لے جانا ہے اور اس شئ عجیب کو اپنے خدا یعنی نمرود کا جاہ و جلال دکھائیں گے اور اس کی تعجب خیز باتیں

Marfat.com

نمرود اور اُس کے درباریوں کو سنوائیں گے وہ بھی سب کے سب تعجب کریں گے اور اس ضمن میں اپنا مقصود ایک یہ بھی حاصل ہوگا کہ نمرود بادشاہ اس فرزند کو کسی خدمت پر مامور فرمائے گا اور یہ بھی مُلازمِ شاہی ہو جائے گا مگر آزر کو یہ خبر نہیں۔

نظم

سب ہے یہ خادم اور مُلازم اور کا	اس کو کیا نمرود سے ہے واسطہ
خدمتِ ربی پہ یہ مامور ہے	کارِ نمرودی سے کوسوں دُور ہے
شکمِ مادر میں پیمبر یہ ہوا	
اس کو پھر کیا غیر سے ہے واسطہ	

آزر والدۂ خلیل سے کہتا ہے کہ اس فرزند کو نہلا دھلا کر عمدہ لباس پہناؤ تاکہ میں اسے دربار میں لیجا کر پیشِ خداوندی کروں چنانچہ والدہ نورعین کو نہلانے میں مشغول ہوئیں۔ نہاتے نہاتے نورعین اپنی والدہ سے پوچھتے ہیں۔ اے اماں! میرا منہ اچھا ہے یا تمہارا؟ ماں نے کہا اے نورعین تمہارا منہ چاند سا ہے۔ فرمایا کہ پھر یہ کیا بات ہے کہ میرا منہ چاند سا اور تمہارا منہ ماند سا ہے یہ تم کیسی پروردگار ہو کہ اپنا حسن تم نے اچھا نہ کیا اور میرا حسن

اچھا کر دیا! معلوم ہوا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ میرا اور تمہارا اور سارے جہاں کا پیدا کرنیوالا کوئی اور ہی خدائے وحدہٗ لاشریک ہے۔ ماں کو اُن کی ان باتوں سے صدمہ بھی ہوتا ہے اور پھر چاند سا مکھڑا دیکھکر پیار بھی کر لیتی ہیں! غرضکہ جب یہ نہا دھو کر تیار ہو گئے تو حسبِ قاعدہ ماں باپ دونوں ملکر دربارِ نمرود میں لیکر چلے۔ دربار کی شان وہی شان ہے جو ایک روئے زمین کے بادشاہ کی ہونی چاہیئے۔ وہاں کی تیاری اور جوش و خروش اور وہاں کی زرق برق کیفیت، مورخین و مفسرین لکھتے ہیں کہ جب اللہ کے اس ایلچی کا قدم دربارِ نمرود میں پہنچا ہے تو سب سے پہلے ایک زلزلہ آیا جو اس بات کا پیش خیمہ تھا۔ کہ

نظم

غافلو! ہشیار ہو جاؤ ذرا
آگیا قاصد ہمارا آگیا

یہ ملا ڈالے گا کفرستان کو
اب بھی بچنا ہے تو مولا سے ڈرو

چھوڑو غیر اللہ کی پوجا کو تم
اب بھی یکتا جان لو مولا کو تم

چونکہ زلزلے ہمیشہ آیا ہی کرتے ہیں اور یہ کون سمجھتا ہے

کہ کیوں آتے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک چیلنج ہوتا ہے کہ بندے ہم سے ڈریں اور ہمارے خوف کو اپنے دل میں جگہ دیں مگر کوئی نہیں سمجھتا اِلّا ماشاءَ اللہ ط

پھر جب دربار میں جنابِ خلیلؑ ایک شخص کی جان پہنچے ہیں تو وہاں کے ساز و سامان اور وہاں کی تیاری دیکھ کر چاہیئے تھا کہ آپکے دل پر اثر پڑتا بلکہ آپ حیران بجبیں ہو کر اپنے والدین سے پوچھتے ہیں کہ یہ اونچے تخت پر سب سے اونچا کون بیٹھا ہے؟ والدین نے آہستہ سے کہا کہ یہ سب کا خدا ہے! پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ خدا کے سامنے زرق برق کرسیوں پر نہایت حسین و خوبصورت مخلوق کیا ہوئی ہے یہ کون؟ والدین نے جواب دیا کہ یہ سب خدا نمرود کے بندے ہیں! والدین سے یہ سن کر آپ بہت ہنسے اور ہنسکر فرمایا:-

نظم

واہ کیا کہنا تمہاری عقل کا	اب تلک یہ بھی نہ تم پر کھل سکا
حسن بندوں کا خدا سے بڑھ گیا	اور خدا بندوں سے بدصورت بنا
یہ خدا ہوتا خدا ہوتا اگر	حسن میں ما فوق ہوتا سر بسر

Marfat.com

جس کی صورت دیکھ کر بچے ڈریں
یہ خدا ہے یا کہ ہیبت ناک کوئی

دے ان پر جو خدا اس کو کہیں
جس کی صورت سے مجھے نفرت ہوئی

الغرض نمرود کی وہ گت بنی
پڑ گئی دربار میں اک سنسنی

بتوں کی اشاعت

ادھر نمرود اور تمام دربارِ نمرود ایک سکتے کے عالم میں دم بخود اور ساکت ہے ادھر پیارے خلیلؑ کے والدین جلدی سے انہیں لیکر دربار سے نکل گئے اور گھر لے کر پہنچے۔ اور پھر آزر نے اپنے نورِ عین سے کہا کہ اے فرزند! آج تم نے وہ کام کیا تھا جس سے ہم تینوں دم فوراً قتل کر دیئے جاتے۔ مگر وہ تو یوں کہو کہ کچھ ہمارا لیا دیا آگے آگیا جو ہم وہاں سے بچ کر آ گئے اے فرزند! اب آئندہ ایسا کبھی نہ کرنا! ہزار وہ بت صورت ہو لیکن ہے وہ ہمارا خدا اسے کبھی نہ کہنا اب تم گھر میں رہو اور ہماری اس خدمت کو انجام دیا کرو۔

آزر بلحاظ دنیا نمرود کا وزیر ہے اور بلحاظ مذہب بت تراش ہے۔ یعنی یہ کہ اپنے مذہب کی اشاعت میں محنت و جفاکشی کرتا ہے۔ چنانچہ نمرود کی شکل کے جو بھی بت بناتا ہے۔ اور انہیں مختلف

Marfat.com

میں فروخت کرتا ہے تاکہ مذہب نمرودی کی اشاعت ہو۔ بخلاف اس کے ہم میں کوئی ذی منصب ہو جاتا ہے تو وہ یہ نہیں چاہتا کہ میں خدا پرستی کی اشاعت کروں۔ بلکہ وہ خود بھی خدا پرستی چھوڑ کر دنیا پرست اور خود پرست ہو جاتا ہے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ ط

آزر اب اس بات سے خوش ہے کہ اب یہ میرا فرزند گلی گلی میری طرف سے بت فروخت کرتا پھرے گا۔ چنانچہ اُس نے لکڑی کے کئی ایک بت بنا کر پیارے خلیلؑ کو دیئے اور کہا کہ یہ لیجاؤ اور انہیں فروخت کرو! نور عین اُن بتوں کو لیکر چلے جن کے گلے میں انہوں نے رسیاں باندھیں اور انہیں کھینچتے ہوئے لیکر چلے۔ ایک گلی میں گھستے ہیں اور آواز لگاتے ہیں:۔

نظم

ہے کوئی ایندھن جسے درکار ہو	روٹیاں اپنی پکاؤ دوستو!
اور مصالحہ پیسنے کیو اسطے	اِک بڑے آرام کی یہ چیز ہے
تو خریدو اور چلاؤ اپنا کام	کام آئیں گے تمہارے یہ تمام
عورتیں گھر سے نکل آئیں سبھی	جب سُنی آواز سب نے موہنی
آن کر دیکھا تو اِس فرزند کو	چاند سورج جس پہ بس قربان ہو

Marfat.com

پیاری صورت جسکی ہے پیاری ادا
دل لئے لیتا ہے وہ ایک ایک کا
کچھ بلائیں سے رہی ہیں عورتیں
اور کچھ ششدر ہیں! اور حیران ہیں

دیکھتی کیا ہو خلیل اللہ ہیں
کولنا ہیں جد رسول اللہ ہیں
آئے ہیں لو حبہ پھیلاتے یہاں
سانپ ہے ان کے خدائے دو جہاں
مصطفےٰ کا لوز پیشانی میں ہے
خلق بابل ایک حیرانی میں ہے
شہر بابل آج ہے گلیاں تری
رحمت رب برستی ہے پڑی

الغرض حیران ہیں چھوٹے بڑے
کر رہے کوتے ہیں نرالی دھوم سے

جب پیارے خلیل اللہ گلیوں میں سے نکلتے ہیں تو شہر کے باہر ایک تالاب پر اُن بتوں کو لیجاتے ہیں اور اُن کے منہ پانی میں ڈبو کر کہتے ہیں۔ تم پیاسے ہو گے پانی تو پی لو۔ پھر جب شام ہو جاتی تو مکان پر آتے ہیں اور اپنے والد سے کہتے ہیں کہ اے باپ! یہ تو نہ منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں! یہ کیسی تیرے خدا کی تصویریں ہیں آیاتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ یعنی والد من! یہ آپ ایسے بہرے گونگے بتوں کو پوجتے ہیں جو نہ دیکھ سکیں اور نہ سن سکیں! افسوس ان کو کسی نے نہیں پوچھا۔ بلکہ ہر کوئی میرا اور

میری صدا کا عاشق زار ہوا۔ آزر یہ سُن کر غصّے میں بھرتا ہے اور پھر موہنی صورت دیکھکر پیار کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہی صورت تمام لوگوں کی ہے۔ کہ نمرود کے خلاف صَدَا سُن کر غصّے میں آتے ہیں اور نورِ نظر کی پیاری صورت دیکھکر دم بخود اور ساکت ہو جاتے ہیں۔ شدہ شدہ اِس بات کی دھُوم نمرُود کے کانوں تک پہنچتی ہے اور وہ آپ سے اِس امر کی گفتگو کرنے کے لئے دربار میں طلب کرتا ہے۔ جن سے آزر کہتے ہیں کہ چلو فرزند! دربار میں طلبی ہو گئی۔ اب دیکھئے کیا ہوتا ہے اور نمرود دیکھئے کِس طرح تم سے پیش آتا ہے آپ نے بے تکلف اور بے دھڑک فرمایا۔

نظم

چلئے بسم اللہ اے آزر ابھی
اور ذرا حاجت نہیں تاخیر کی

مَیں اِسی خدمت کو آیا ہوں جناب
آپ دِل میں کچھ نہ کھائیں پیچ و تاب

چلئے اور سُنئے وہاں کی گفتگو
فضلِ ربّی سے نہ ہو گا دوبدو

ہے اگر نمرود فانی کوئی شئے
ساتھ میرے بھی مرا معبود ہے

Marfat.com

دربار میں طلبی

معارج النبوت اور دیگر تفاسیر میں مرقوم ہے کہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ چنانچہ آپ دربار میں تشریف لائے اور حسب قاعدہ دربار جناب خلیل اللہ نے سجدہ نہیں کیا۔ بس اسی بات پر گفتگو شروع ہو گئی۔ نمرود نے سوال کیا کہ اے ابراہیم تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ اے نمرود! میں سوائے اس وحدہٗ لاشریک کے کسی کو سجدہ نہیں کرتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں نقل فرماتا ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ الخ۔ یعنی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تم نے نمرود کے حال پر غور نہیں کیا جو صرف اس بنا پر خدا سے اکڑ بیٹھا کہ خدا نے اسے جہان بھر کی سلطنت دی تھی۔ اور وہ پھر ہمارے بندے ابراہیم سے اس کے خدا کے بارے میں مناظرہ کرنے بیٹھا ہے جبکہ ہمارے بندے ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے نمرود! میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ اس پر نمرود کیا جواب دیتا ہے۔ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ طَ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت

Marfat.com

دو قیدی طلب کئے۔ جن میں ایک چھٹنے والا تھا اور دوسرا پھانسی پانے والا۔ پس پھانسی پانے والے کو چھوڑ دیا اور چھٹنے والے کو پھانسی دیدی۔ اور کہا کہ دیکھو! میں بھی مارتا ہوں اور جلاتا ہوں واہ کیا خوب۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی بے عقلی پر ہنسے اور ہنس کر فرمایا۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ یعنی او ناسمجھ! میرا معبود وہ قدرت والا ہے کہ سورج کو مشرق یعنی پورب سے نکالتا ہے پس تجھ میں اگر طاقت ہے تو سورج کو مغرب یعنی پچھم سے نکال کر دکھا یہ سننا تھا ہی نمرود کے طوطے اڑ گئے جسے معبود فرماتا ہے فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ یعنی نمرود بھونچکا ہو کر رہ گیا۔ اور بھرے دربار میں وہ ہمارے نہنے سے بندے ابراہیمؑ پیارے سے کھلی مات کھا گیا۔

نظم

کیا بری حالت ہوئی نمرود کی	جب بھرے دربار میں عزت
ڈوب مرنے کی جگہ ہے اے لعیں	ہے اسی پر مالک روئے زمیں
کیا ہوا دعویٰ خدائی کا ترا	مات اک فرزند سے تو کھا گیا
تیرے قبضہ میں تھا سورج اگر	پھر خدا کیوں بن کے بیٹھا ہے

Marfat.com

رَبِّ مخلوقات جو معبود ہے	وہ تو ہر ہر کام کو موجود ہے
اُس کو بس کہتے ہیں رب العالمین	جو کسی پہلو کہیں عاجز نہیں

حکم سورج کو وہ کرتا ہے وہیں
جس کی ہے مخلوق ادنیٰ بالیقیں

سورج کا مغرب سے نکلنا

جب نمرود سورج کو مغرب کی طرف سے نکالنے میں عاجز ہوا تو اُسی وقت اللہ رب العالمین نے جبریلؑ کو ندا فرمائی کہ اے جبریلؑ! نمرود عاجز ہوا اور وہ سورج کو مغرب کی طرف سے نہ نکال سکا۔ لیکن اے جبریلؑ! فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَمَالِیْ وَاِنَّ تِفَاعِ مَکَانِیْ :- یعنی

نظم

مجھکو اپنی ذاتِ عالی کی قسم	اور بس شانِ جلالی کی قسم
حکم دیتا ہوں میں سورج کو ابھی	کیونکہ ادنیٰ خلق ہے سورج میری
وہ تو کیا چودہ طبق اے جبرئیل	میری مٹھی میں ہیں سب مثلِ قلیل
جس سے بس نمرود عاجز ہو گیا	میں تو کر سکتا ہوں اُس کو زلزلا

Marfat.com

واحد القہّار ہوں خلّاق ہوں مالک الکُل ہوں بے چون وچگوں	

جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضور ملک العلام خدائے ذوالجلال والاکرام نے اُسی وقت سورج کو حکم دیا کہ اے سورج! زمین وآسمان کے فنا ہونے سے قبل تجھے ایک روز مغرب سے نکلنا ہوگا۔ چنانچہ قربِ قیامت کی پیشن گوئیوں میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد نزولِ مسیح علیہ السّلام اور بعد زمانۂ امام مہدی جبکہ قیامت کی اور بہت سی علاماتِ کبریٰ ظاہر ہورہی ہوں گی منجملہ اُن کے ایک روز یہ بھی ہوگا کہ شام کو سورج حسبِ سابق غروب ہوگا اور پھر بارہ برس تک نہیں نکلے گا یعنی پورے بارہ سال کی ایک رات ہوگی جس سے مخلوق سخت بیچین ہوگی اور پھر صبح صادق نمودار ہوگی تو مغرب سے نمودار ہوگی یعنی جدھر سورج چھپا تھا اُدھر ہی سے صبح کا اُجالا ہوگا اور تھوڑی دیر میں اُدھر ہی سے سورج نکلے گا۔ اِس خرقِ عادت سے مخلوق اور بھی چلّا اٹھے گی۔ حتّٰی کہ سورج طلوع ہوتے ہوتے پورے نصف النہار یعنی بیچ آسمان پر آکر ٹھہر جائیگا۔ اب تو اور بھی زیادہ بے چینی بڑھ جائے گی پھر حکم خدا سے وہ سورج جدھر

Marfat.com

سے نکلنا تھا اُدھر ہی واپس ہو گا اور حسبِ عادت مغرب کی طرف غروب ہو جائے گا۔ پھر مطابق ایک شب کے غروب رہ کر حسبِ دستورِ سابق جیسے ہمیشہ نکلتا ہے مشرق سے نکلے گا۔ اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

نظم

لو خلیل اللہ! راضی ہو گئے	آپ کے مولا نے کہنے کر دیئے
جس سے تھا نمرود عاجز اے خلیل	اس کو کر گذرا مرا رب جلیل
ہر دو عالم حبس میں بس جیران ہے	وہ مرے معبود کو آسان ہے
کُن میں وہ پیدا کرے دونوں جہاں	کُن میں وہ سب کی اڑا لے دھجیاں
گو یہاں بھولیں تجھے بندے تیرے	مرتے ہی سب دیکھ لینگے ذا لئے
تجھکو جو بھولا وہ بیشک مر مٹا	آگئی بس جیتے جی اُس کی قضا
آہ یہ دُنیا بھلاتی ہے اُسے	جس پہ تیری لعنت پھٹکار ہے
تجھسے کیوں نمرود برگشتہ ہوا	اُس نے کیوں دعوئ خدائی کا کیا
یہ ہی دُنیا اور یہی خانہ خراب	مِل گئی تھی اُس کو بیحد و حساب
اپنے جامہ سے ہوا یا مہر لقا	اپنی ہستی سے گذرا بالیقیں
مالداری سے جسے عزّہ ہوا	لیں وہی نمرود کا بھائی بنا

Marfat.com

صرف اک چھوٹے بڑے کا فرق ہے | ناز جو کوئی بھی دنیا پر کرے

لے خدا اسحٰق کو اس سے بچا
ہاتھ پھیلا کر وہ کرتا ہے دُعا

نمرود اور نمرود پرستی

جناب ابراہیم علیہ السّلام مناظرے اور مباحثہ میں نمرود کو شکست فاش دے کر اپنے در دولت پر تشریف فرما ہوئے اور اسی توحیدی رنگ میں ایّام مبارک گذارنے شروع کئے یعنی یہاں کھڑے نمرود پرستوں کو قائل کر رہے ہیں وہاں بیٹھے مشرکوں کو مات دے رہے ہیں۔ کہ اس دوران میں آپ کی عمر سات سال کی ہو گئی۔ ایک روز آپ نے اپنے والد آزر کو دیکھا کہ وہ اور ان کے ساتھ اور بہت سے نمرودی ایک بُت خانہ میں نمرودی بتوں کے آگے نہایت ادب سے اپنی گردنیں جھکائے بیٹھے ہیں آپ کو موقع ملا اور وہیں کھڑے ہو کر للکارا جسے اللہ تعالیٰ اپنے کلام اقدس میں نقل فرماتا ہے۔ اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَ قَوْمِہٖ مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ ۝ یعنی ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے

Marfat.com

لہا کہ یہ نمرود کی مورتیں جن کی پوجا پاٹ کے لئے ان کے آگے تم
اپنی گردنیں جھکائے بیٹھے ہو۔ یہ کیا لغویت ہے؟ جن کے جواب
میں نہ کہتے ہیں قَالُوْا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ یعنی اے ابراہیم
جس روش اور جس دین پر ہم تجھے بیٹھے ہیں ہم نے اپنے بڑوں کو اسی
دین پر پایا اور انہیں کی پوجا پاٹ کرتے دیکھا ہے۔ ہمارے نبیرے
خلیل نے ان کو جواب دیا قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ یعنی اگر تمہارے بڑے ایسا کرتے تھے تو بیشک تم
اور وہ کھلی گمراہی میں اب تک پڑے رہے اس پر وہ لوگ
قائل ہوتے ہوئے اور آپس میں مجوب ہوتے ہوئے کیا کہتے
ہیں قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ یعنی اے ابراہیم!
کیا تم ہمارے لئے یہ سچی بات لے کر آئے ہو یا یوں ہی دل لگی
کرتے ہو؟ جس کا جواب ہمارے بھتیجے ابراہیم نے دیا بَلْ
رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۝ یعنی توبہ
توبہ دل لگی کیسی بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا اور تمہارا اور ان
بتوں کا اور سارے زمینوں اور سارے آسمانوں کا پیدا
کرنے والا ایک ہی خدا ہے وحدہٗ لا شریک ہے اور اسی کی ہی
اور شہادت کیلئے اس نے مجھے بھیجا ہے کہ وہ ایک ہے

Marfat.com

وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ سارے جہان کا خالق ہے۔ وہ سارے جہان کا مالک ہے وہ اَحَدْ ہے وہ صَمَدْ ہے وہ بے مثل ہے۔

نظم

لَمْ یَلِدْ ہے وہ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے وہ
جس کی کُنْ میں گنج روزی ہے نہاں

ایک ہی بس صاحبِ قدرت ہے وہ
جس کے قبضے میں ہیں بس دونوں جہاں

جس کی خوبی ہو نہیں سکتی بیاں
وہ کہاں اور بندۂ عاجز کہاں

خلیل کی بُت شکنی

نمرود اور اُس کے زمانے میں ایک بڑے جوشِ مسرّت کا دن ہوتا تھا جس کو وہ یوم عید کہا کرتے تھے اُس روز نمرود اور اس کی جملہ رعیت ایک ایسے جنگل میں جاتے تھے جہاں انتہائی آرائش و زیبائش باجے گاجے رنگ برنگ کے کھیل تماشے صدہا قسم کے کھانے دانے۔ تمام طرح کے عیش و سرور وہاں مہیّا ہوتے تھے۔ اتفاق سے وہ دن

Marfat.com

آگیا جس کے لئے نمرود نے آزر سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے فرزند ابراہیم کو وہاں لے چلیں اور اُس کو وہ کیفیات ولذات دکھائیں تو عجب نہیں کہ وہ ہمارے راستے پر آجائے کہ اُس نے ایسی بہاریں کب دیکھی ہوں گی۔ جس کے جواب میں آزر نے کہا کہ ضرور ضرور لے چلیں گے اور اُس کو ہم یوم عید کا دلکش منظر ضرور دکھائینگے۔ چنانچہ یہ بات طے ہوگئی اور وہ عید کا دن جب آیا تو شہر میں صبح ہی سے ایک دھوم ہے اور تمام چھوٹے بڑے اُس کے لئے بجملہ تیاریوں میں مصروف ہیں کہ اتنے میں آزر اور چند مصاحب شاہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور پیامِ نمرودی سُنایا کہ چلو یوم عید کی سیر میں تمہارا بھی بلاوہ ہے! اور نمرود نے حکم دیا ہے کہ ابراہیم ہمارے ساتھ چلیں اور وہاں چلکر عجیب سیر تماشے دیکھیں۔ جن کا جواب جناب خلیل اللہ نے فوراً انہیں دیا جیسے معبود فرماتا ہے۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ یعنی مولا فرماتا ہے کہ ابراہیم نے ستاروں کی طرف دیکھا اور پھر لوگوں سے کہا کہ میں بیمار ہوں فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ یعنی ابراہیم سے یہ جواب سُن کر وہ لوگ اپنی

Marfat.com

عبد گاہ چلے گئے اور چلتے وقت نمرودی شاہی بت خانے کی کنجیاں آزر اپنے فرزند ابراہیم کے سپرد کر گئے۔ آپ نے بسم اللہ کہہ کر بت خانے کا قفل کھولا اور اندر جا کر شاہی بت خانے کی سیر دیکھنی شروع کی چنانچہ صاحب معالم التنزیل لکھتے ہیں کہ اس بت خانے میں بہتر ۷۲ بت تھے سونے کے اور چاندی کے اور پیتل کے اور تانبے کے اور پتھر کے اور لکڑی کے اور بیچ میں ان سب کے ایک بہت بڑا بت تھا جو خالص سونے اور جواہرات کا بنا ہوا تھا۔ جو ایک بہت اونچے تخت پر بیٹھا ہوا تھا جس کی دو آنکھیں بڑے بڑے دو گوہر شاہوار کی بنی ہوئی تھیں جناب ابراہیم خلیل اللہ نے ان سب کو بغور دیکھا اور اپنے دل میں کہا کہ یہ وہی بت ہیں جو میرے معبود کے علاوہ پوجے جاتے ہیں؟ یہی وہ مخلوق ہے جن سے خالق کا کام لیا جاتا ہے۔ یہی وہ گونگے اور بہرے ہیں جن کی پوجا سمیع علیہ کے ہوتے ہوئے کی جاتی ہے؟ آہ یہ فرما رہے ہیں اور انتہائی غیظ و غضب میں بھرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہانتک کہ آپا جوش میں بھر گئے اور بڑا بھاری تیشہ اٹھا کر لائے اور ایک سرے سے ان کا صفایا کرنا شروع

کیا جس کو اللہ پاک اپنے کلام میں فرماتا ہے فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا یعنی ابراہیم خلیل اللہ جب ہمارے جوش توحید میں از خود رفتہ ہو گئے تو انہوں نے تمام بتوں سے کہا کہ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۚ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ یعنی تمہارے سامنے یہ طرح طرح کے کھانے چنے ہوئے ہیں تم انہیں کھاتے کیوں نہیں؟ اور تم منہ سے کیوں نہیں بولتے؟ پھر آپ نے ایک کہی نہ دو تمام بتوں کا چورا چورا کر دیا۔ اور سب سے بڑے بت کو اس غرض سے رہنے دیا کہ لوگوں کا گمان اس کی طرف ہو۔ چنانچہ وہ تیشہ جس سے سب بتوں کا ستھراؤ کیا تھا وہ بڑے بت کے کندھے پر رکھ کر اور بت خانے کا قفل لگا کر اپنے مکان پر تشریف فرما ہو گئے۔

نظم

جوش توحیدی نے سب کچھ کر دیا
بت کدے کو ذکر ہو سے بھر دیا

قیمہ قیمہ ہو گئے سارے عدد
ہو گیا ستھراؤ سب کا چار سو

مدتوں سے بچ رہے تھے جو لعیں
آج ان کی آ گئی شامت کہیں

آج ان کا عجز ظاہر ہو گیا
وائے ہے ان پر یہ کیسے تھے خدا

Marfat.com

اکِ بشر کے ہاتھ سے سب مر مٹے
ایک اُن میں سے نہ اُٹھائے فتا

نیست اور نابود سارے ہو گئے
ہاتھ ابراہیم کا جو روکتا

کام ابراہیم خلت نے کیا
بول بالا کر دیا توحید کا

نمرود کا غیظ و غضب

جب شام ہوئی اور نمرود پرست اپنی عیدگاہ سے واپس آئے تو دیکھا نمرودی بت خانہ ایک کھیلا بنا ہوا ہے جسے دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہیں اور آپس میں کہتے ہیں مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے گستاخی کی؟ اور وہ کوئی بڑا ہی ظالم تھا جس نے ایسا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان میں بعض بولے سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ یعنی وہ نوجوان لڑکا جس کو ابراہیم کہتے ہیں ہم نے اس کو اُن بتوں کے خلاف تذکرہ کرتے سنا ہے۔ پھر معبود فرماتا ہے کہ وہ نمرودی لوگ بولے۔ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ یعنی ابراہیم کو یہاں سب لوگوں کے سامنے جلدی لے کر آؤ! تاکہ سب لوگ اُس سے معلوم کریں اور اُس کی گفتگو کے سب گواہ

Marfat.com

رہیں۔ الغرض ابراہیم خلیل اللہ دربارِ دولت سے بُلائے گئے اور ان سے نمرودیوں نے دریافت کیا جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ع اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ یعنی اے ابراہیم کیا ہمارے خداؤں کے ساتھ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ خلیل اللہ نے جواب دیا۔ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ یعنی لوگو! مجھ سے نہیں۔ بلکہ اس سب سے بڑے بُت سے دریافت کرو۔ شائد بڑے نے ایسا کیا ہو! اگر یہ ٹوٹے ہوئے بت بول سکتے ہوں تو ان سے دریافت کرو کہ تمہارے ساتھ کس نے ایسا کیا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا کہ لوگو! میرا خیال ہے کہ اس بڑے بُت کو اس بات کا رشک آیا ہوگا کہ مجھ بڑے کے ہوتے یہ چھوٹے چھوٹے بُت کیوں پُوجے جاتے ہیں پس اس لیے اس بڑے نے چھوٹوں کا صفایا کر دیا۔ تاکہ وہ اکیلا ہی پُوجا جائے اور یہ امر واقعہ بھی ہے کہ سب سے بڑے کے ہوئے چھوٹے کیوں پوجے جائیں۔

نظم

جب کہیں موجود ہو سب سے بڑا	چھوٹے پوجے جائیں واں وا حسرتا

Marfat.com

ایک جب سب سے بڑا مانا گیا
پوچھا چھوٹوں کا ہے پھر اک خطا

ایک طاقت میں اگر کمزور ہے
تب تو زیبا ہے ملا لیں دوسرے

وہ اگر حاوی ہو سارے کام پر
پھر ملانا غیر کا ہے ظلم تر

اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہوگا کہیں
سب سے بڑے چھوٹے ہوں اک منزل تلے

یہ سن کر نمرود بہت قائل ہوئے اور بہت اپنے دل میں نادم ہوئے جیسے معبود نقل فرماتا ہے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی ابراہیمؑ کی اس تقریر پر لوگ اپنے دل میں بہت قائل ہوئے اور شرمندہ ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ فی الحقیقت ہم ہی لوگ ظلم کرتے ہیں کہ ایک خدائے برحق کے ہوتے ہوئے دوسروں کو شامل کرتے ہیں آگے معبود فرماتا ہے ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ج یعنی پھر وہ بدنصیب سر ہلا ہلا کر پیٹھ کھا گئے اور ہمارے بندے خلیلؑ سے کہنے لگے اے ابراہیمؑ تمہیں معلوم ہے کہ یہ بت بولا نہیں کرتے! حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ پھر تم ایسوں کو پوجتے کیوں ہو جو نہ منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں اور نہ تمہیں کسی نوع کا نفع دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط یعنی

تف ہے تم پر اور اُن پر جن کو تم سوائے خدا کے پوجتے ہو!
یہ سُنکر وہ بدنصیب آگ بگولا ہو گئے اور فوراً نمرود کو موقع پر بُلا لائے جس نے سب کیفیت سُن کر اور غیظ و غضب میں آکر حکم دیدیا۔ جس کو معبُود نقل فرماتا ہے قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ یعنی نمرود اور اُس کے ساتھی جھلّا اُٹھے کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہے اور اِس کا بدلہ لینا ہے تو ابراہیمؑ کو آگ میں جَلَا دو اور اپنے معبُودوں کی مدد کرو!

نظم

بھر گئے غصّے میں وہ ظالم سبھی
رحم گویا تھا نہیں اُن میں کبھی

ہر کوئی کہتا ہے ڈالو آگ میں
جتنے جلدی ہو۔ جلا دو آگ میں

الغرض اِک آگ کا تنّور تھا
جس سے لپٹیں اُٹھ رہی تھیں بَرمَلا

ظالموں نے اُس میں دھکّا دیدیا
کوئی اُن سے پوچھنا پھر کیا ہوا

آگ کِس کی؟ کِس کا وہ تنّور تھا؟
جاہلوں کو کیا خبر ہے اَے خدا

بال تک بیگانہ خُلّت کا ہوا
آگ اُس کے سامنے ہے چیز کیا

ہنستے ہیں تنّور میں پیارے خلیلؑ
جلوہ فرما ہے جہاں ربِّ جلیل

پ۲۷ الحدید وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ کا یعنے ۱ ع۔ آیۃ ۴

میرے بندو! تم جہاں بھی ہو کہیں
مَیں تمہارے ساتھ ہوں واں بالیقیں

آتش نمرود یا دیدارِ معبود

اَوحیَ اللہ تعالیٰ اِلیٰ نَبِیِّہٖ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّکَ لِیْ خَلِیْلٌ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے ابراہیمؑ! تم ہمارے خلیل ہو اور ہم تمہارے خلیل ہیں۔ مگر اے ابراہیمؑ اس بات کا خیال رہے کہ جب ہم تمہارے دِل کی طرف نظر ڈالیں تو وہاں کسی غیر کو نہ پائیں؟ اگر ایسا کرو گے تو پھر ہماری تمہاری خُلّت یعنی دوستی ٹوٹ جائے گی اور تم ہماری نظر سے گر جاؤ گے! نیز میں ایسے بندے سے محبت کرتا ہوں کہ اگر آزمانے کے لئے اُسے آگ میں بھی جَلا ڈالوں تب بھی وہ اُف نہ کرے اور سوائے میری محبت کے کسی دوسرے کی طرف خیال تک نہ لیجائے اور محض میری محبت کا دَم بھرتا رہے۔ چنانچہ ابراہیم خلیل اللہ نے ایسا ہی کر دکھایا۔

لکھّا ہے کہ جب آپ نے نمرود کے بتخانہ میں جا کر وہاں

Marfat.com

کے بتوں کو توڑا ہے تو نمرود اور اُس کی قوم نے آپ کو گرفتار کر لیا اور یہ تجویز ہوئی کہ حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ یعنی ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور بتوں کی امداد کرو! چنانچہ نمرود کی آتش خانہ خلیل اللہ کے لئے تیار ہوا۔ جس کی چار دیواری تین میل سے تین میل کی لمبی چوڑی اور بیس گز اونچی تھی جس میں لکڑیاں جمع کرنی شروع کیں اور ہر شخص وہاں لکڑیاں پہونچانے اور جمع کرنے کو بڑا ثواب سمجھتا تھا۔ بیمار منّت مانتا تھا کہ اگر میں اچھا ہو گیا تو ابراہیمؑ کے جلانے کے لئے احلطے میں اتنی لکڑیاں پہونچاؤں گا۔ عورتیں کہتی تھیں کہ ہمارے بچے اچھے ہو گئے تو ہم نارِ ابراہیمؑ میں اس قدر لکڑیاں چڑھائیں گے۔ غرضکہ کچھ رغبت سے اس طرح اُس آتش کدے کو امداد پہنچائی اور کچھ نمرود نے پورے ایک مہینے میں لے دے کر کے وہ احاطہ لکڑیوں سے لبریز کر دیا اور اوپر سے تیل ڈالکر اُس میں آگ لگا دی۔ جس میں اس زور سے آگ بھڑکنی شروع ہوئی کہ اُس کے شعلے کافی بلندی تک پہونچنے لگے۔ یہاں تک کہ چرند اُس پر سے اڑتا ہوا جاتا تھا وہ اُسی میں کباب ہو کر گر جاتا تھا پھر جب اُس آگ کی تیزی اور شدت نہایت طلوع پر پہونچی

Marfat.com

گئی تو اُس وقت حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام کو قید خانے سے باہر لائے تو اب نمرود اور نمرودی حیران ہیں کہ اِن کو آگ میں کیونکر ڈالیں؟ جس کی لپٹیں میلوں تک کھڑے ہوئے والوں تک کے کباب کئے دے رہی ہیں کہ اتنے میں ابلیسِ لعین آپہونچا اور چونکہ یہ دوزخی لوگوں کے منجنیق کو دیکھے ہوئے تھا جس سے کہ دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ چنانچہ منجنیق کا نقشہ لعین نے نمرودیوں کے سامنے پیش کیا پس جب ایک ایسی منجنیق تیار ہوگئی تو اس پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو بٹھایا۔ اور چاہا کہ آگ میں ڈالیں کہ فَضَجَّتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَمَنْ فِیْھِنَّ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ الخ

نظم

چیخ اُٹھے سارے زمین و آسمان	ہل گئے دشت و جبل سب بے گماں
رو دیئے سارے ملائک اے فتا	اور کی فریاد اے ربُّ العلا
اے خدائے دو جہاں ربّ جلیل	آگ میں گرتا ہے اب تیرا خلیل
آج آتش میں اگر یہ جل گیا	پوجنے والا ہے جو یکتا تیرا
اب کا یہ نام لیوا ایک ہے	تیرے بندوں میں یہ بندہ ایک ہے

Marfat.com

نارِ نمرودی میں یہ گر جل بجھا کون سنے گا پھر وہاں تاہم آپ کا

کاش جلدی سے اجازت ہم کو ہو
تا بچالیں جلکے ابراہیم کو

لَبِّ کریم

(وَهُوَ خَلِيلِي لَيْسَ لِي خَلِيلٌ غَيْرُهُ الخ)

نظم

میرا ابراہیم پیارا ہے مرا ایک ہی وہ آج بندہ ہے مرا
اُس کا میں ہوں اور وہ میرا ہی بس کافی و وافی اُسے مولا ہے بس
تم سے وہ امداد لے سکتا نہیں جاؤ! جا کر دیکھ لو اُس دل حزیں
اے ملائک جاؤ! اور امداد دو! رُخ بھی کر جائے تو پھر مجھ سے کہو
چھوڑ دو بلکہ مجھے اور اُس کو تم ہو نہیں سکتا ہے بندہ میرا گم
اے ملائک تم کو جلدی ہے اگر جاؤ اُس کے پاس یہ خوشخبر خط

اور مدد اُس کی کرو جو ہو سکے
تم بھی سب اپنے نکالو حوصلے

چنانچہ بموجب ارشاد خداوندی ہوسکتا ہے کہ فرشتوں کی ایک

Marfat.com

زور آور جماعت فوراً روانہ ہوئی جن میں سب سے پہلے ہوا کا فرشتہ آپ کے سامنے حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اے خلیل اللہ آپ فرمائیں تو میں ہوا کو اشارہ کردوں کہ وہ اس آگ کے سارے انبار کو یہاں سے اڑا کر سمندر میں لیجائے۔ چنانچہ ابراہیم خلیل اللہ نے اُس فرشتے کی طرف سے مُنہ پھیر کر فرمایا اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا یعنی مجھے تمہاری امداد کی ضرورت نہیں۔ پھر مینہہ کا فرشتہ آیا اور اُس نے عرض کیا کہ اے خلیل اللہ آپ فرمائیں تو میں نہایت زور شور کا مینہہ برسا کر اس آگ کو بالکل بجھا دوں؟ جناب نے اُس کی طرف سے بھی مُنہ پھیر لیا اور فرمایا اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا یعنی مجھے تمہاری امداد کی ضرورت نہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السّلام آئے اور کہا کہ اے خلیل اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ فرمائیں تو میں ابھی ایک پَر کے اشارے سے اِسے نیست و نابود کردوں؟ آپ نے اُن کی طرف سے بھی مُنہ پھیر لیا اور فرمایا اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا یعنی مجھے تمہاری امداد کی ضرورت نہیں۔ یہ سُن کر جبریل علیہ السّلام رو دیئے اور رو کر کہا کہ اگر جماعت ملائکہ سے امداد لینی نہیں پسند فرماتے تو اپنے مولا کی جناب میں عرض کیجئے کہ وہ آپ کی امداد فرمائے۔ کیونکہ آگ سے صرف ایک بالشت فاصلے

پر آپ رہ گئے ہیں۔

چنانچہ پیارے خلیلؑ حضرت جبریلؑ سے اپنے معبود کا پیارا نام سنتے ہی پکار اُٹھے گویا عشق کے آبلے تھے کہ وہ پھوٹ گئے محبت کے ناسور تھے وہ تڑخ گئے فرمایا

نظم

دیکھتا ہے وہ مجھے ربِّ جلیل
کس لئے اور کیوں دعا مانگے خلیل

ہو رہا ہے عشق کا جب امتحاں
غیر سے کیوں کر چلے اپنی زباں

آگ میں دیدار کی جب شرط ہو
کیونکہ عاشق پھر نہ لے اُس آگ کو

طالب و مطلوب ملتے ہوں جہاں
آگ کیسی وہ تو ہے باغِ جناں

امتحاں ہوتے دو اے جبریلؑ تم
آگ میں گرتے دو میکائیلؑ تم

ہے کہاں خُلّت کو فرقت کی بہار
آگ کو بس دیکھنا ہے گلعذار

طالب و مطلوب میں حائل نہ ہو
اے ملائک جاؤ اپنی راہ لو

پھر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا اے جبریل! مَنْ حَکَّمَ بِالْکِ یعنی یہ آگ کس نے جلائی ہے؟ جواب دیا نمرود نے۔ فرمایا نمرود کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جبریل علیہ السّلام نے کہا ربِّ جلیل نے۔ آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

فالخلیل راض بحکم الجلیل یعنی ؎

نظم

خلیل سے ہے خلیل راضی	خلیل سے ہے جلیل راضی
نہ پوچھو تم میرے دل کی حالت	نہ پوچھو اس آگ کی حقیقت
تمہارے نزدیک ہے یہ دوزخ	ہمارے نزدیک ہے یہ جنت
یہ آتشِ عشق وہ لگی ہے	کبھی بجھے گی نہ یہ بجھی ہے
یہ آگ وہ ہے کہ جس کے آگے	جہنم ساری بجھی پڑی ہے

صاحب انیس الجلیس لکھتے ہیں کہ جناب ابراہیم خلیل اللہ کے عشق و محبت کی یہ حالت دیکھکر جبرئیل علیہ السلام نہایت متاثر ہوئے اور کہا کہ خلیل آج میں آپ کے عشق کی کیفیت کو لکھوں گا فرمایا کس چیز پر لکھوگے

نظم

جس جبیل پر تم لکھوگے آہ جلجائیگا وہ	اور نیلے پر لکھوگے تو پگلجائیگا وہ
داستانِ عشق کا لکھنا کوئی آساں نہیں	آسمانوں پر جو لکھوگے لکھنا تو ٹلجائیگا وہ

Marfat.com

تختۂ ارضی پہ لکھکر دیکھ لو جبریلؑ تم
ٹکڑے ٹکڑے ہو کے ہاتھوں سے نکل جائیگا وہ

یہ بشر کے دل کو بخشی ہے خدا نے برتری
جھیل لیگا وہ اسے اس سے بہل جائیگا وہ

آگ کھائیگی جلائیگی اگر انسان کو
قلب عاشق ہو تو دوزخ کو نگل جائیگا وہ

لو بس اب جبریل ہٹ جاؤ ہمارے پاس سے
وصل کا وقت آن پہنچا ہے نکل جائیگا وہ

عرش اعلیٰ کہہ رہا ہے آج یہ کس کیلئے
اپنی رحمت لیکے پردے سے نکل جائیگا وہ

آتش نمرود کیا گلزار ہوتی ہے ابھی
عشق میں پورا جو اترا ہے بہل جائیگا وہ

بندۂ اسحاق تیری عاشقانہ یہ غزل
اس کو جو عاشق سنے گا بس اچھل جائیگا وہ

القصہ ڈھیکلی یا منجنیق حضرت خلیل کو آگ کے وسط میں یعنی بیچ میں ادھر لئے ہوئے معلق ہے اور آپ کو اس دہکتی ہوئی آگ میں پھینکا چاہتی ہے کہ اتنے میں نمرود نے غیظ میں آکر منجنیق پھرانے والوں سے کہا کہ خلیل کو اس دہکتی ہوئی آگ میں پلٹ دو! چنانچہ پلٹ دیئے گئے۔ اللہ اللہ ادھر خلیل آگ میں گرنے چلے ادھر آگ کے نام عرش معلیٰ سے حکم صادر ہوا کہ اے آگ! دیکھ میرا عاشق خلیل آرہا ہے اس کو جنت کے گلدستے بنکر اپنے ہاتھوں میں لے اور دیکھ اگر کوئی رونگٹا یا کوئی بال میرے خلیل کا جلایا تو اے آگ جہنم کے ساتوں طبقوں کا عذاب تجھ پر پلٹ دونگا

Marfat.com

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ۝

لکھا ہے کہ جب آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم ہوا ہے تو تین رات دن تک روئے زمین کی آگ بالکل بجھ گئی اور خاص کردہ آگ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام ڈالے گئے تھے وہ صرف ٹھنڈی نہیں ہوئی بلکہ آپ کے لئے ایک گل و گلزار بن گئی۔ اُس وقت اس مقام پر سوائے ابراہیمؑ کے اور کوئی موجود نہیں ہے لکھو کھا فرشتے ہیں کہ وہ دور سے طالب و مطلوب کے عشق و محبت کا تماشہ دیکھ رہے ہیں اور کسی کی مجال نہیں جو قریب آسکے مگر معلوم نہیں سوائے ابراہیمؑ کے دوسرا کون آگ میں آیا ہوا ہے جس کے اشاروں سے آگ کے بڑے بڑے سوختے خود بخود موتیا اور چنبیلی کے درخت بنتے چلے جا رہے ہیں۔

نظم

آتشِ نمرود میں کیا آگیا مالی کوئی
ہاں وہی آیا ہے جسکو اپنے پیارے کی لگی

کون آیا بہر استقبال طالب کے لئے
کس نے واں مطلوب بنکر آگ میں درشن دیئے

اپنے پیاسے اپنے عاشق کی انہیں ایسی لگی
آگ میں خود آگئے یا نبھتک نبھائی دوستی

کر دیا آتشکدہ کیسا گل و گلزار آہ
بھر دیا اُس دشت کو اپنی تجلی سے الٰہ

ہو رہی ہے کیا کسی بندے پہ بس نظرِ کرم
بن رہا ہے آج یہ آتشکدہ رشکِ ارم

بہہ رہی ہیں کس قدر رحمت کی نہریں جا بجا
آتشِ نمرود میں کیسا یہ گل لالہ کھلا

کر قبول اسحٰق کے آنسو الٰہی کر قبول
عشق کا کچھ ذالقہ بس ہو گیا اسکو حصول

لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیلؑ پورے چالیس رات دن تک اسی مقامِ قریب رحمت میں محو و مستغرق رہے۔ بعد چالیس روز کے آپ باہر آئے۔ مگر آئے تو کیا آئے اُس دن سے دم واپسیں تک ہر روز آپ اُس آگ آپ اُس آگ کو یاد کرتے تھے۔ اور روتے تھے۔ اور اکثر آپ کی زبان پر یہ فقرے ہوتے تھے۔

آگ تھی کیسی وہ بس نمرود کی
تھی تجلی جس میں بس معبود کی

نمرود کی سیر

تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں پہونچے ہیں تو آپ کے طوق و زنجیر اور نمرود کا کرتہ جل کر گر گیا اور آپ کو شعلہ برابر تکلیف نہیں پہونچی۔ کرتہ یہ

وہ کرشمہ ہے کہ جو نمرود نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت محض اسی خیال سے پہنایا تھا کہ ابراہیم اگر آگ میں نہ جلے جیسے کہ تنور میں نہ جلے تھے تو یہ میری ایک کرامت مشہور ہوگی کہ نمرود کے کرتہ کا سبب تھا جس سے کہ ابراہیم علیہ السلام آگ میں نہ جلے وہاں سب سے پہلے کرتہ ہی جل کر کالی راکھ ہوگیا اور جناب خلیلؑ تر و تازہ اور خنداں۔ و فرحاں آگ میں سے کود گئے اور آگ آپ کے لئے گل و گلزار بن کر رہ گئی جہاں حضرت جبریل علیہ السلام نے تخت بلوریں اور حلّہ ہائے بہشتی حاضر کئے جس پر آپ متمکن ہوئے اور حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اے خلیل اللہ! مجھے قدرت خداوندی اور آگ کے گلزار ہونے کا اتنا تعجب نہیں ہے جیسا کہ اس صبر و استقلال پر مجھے تعجب آتا ہے جو کہ آپ نے اس وقت ظاہر کیا اور اتنے سخت ترین موقع اور محل پر سوائے خدا کے کسی دوسرے امداد طلب نہیں کی اللہ اللہ!

ادھر یہ ناز و نعم ہو رہے ہیں ادھر نمرود کی سنئے کہ جناب خلیل اللہ کو آگ میں ڈال کر وہ ایک منارے پر جا چڑھا جو

Marfat.com

اسی غرض سے اُس نے تعمیر کرایا تھا کہ نعوذ باللہ - ابراہیم علیہ السّلام کے جلنے کا اس مینارے پر سے تماشہ دیکھوں گا اور دیکھوں گا کیوں کر اس کا خدا اسے میری آگ سے بچاتا ہے؟

غرضکہ اُس بلند مینارے پر سے نمرود یہ تماشہ دیکھ رہا ہے کہ وہ تمام لکڑیاں جو بقعہ آتش بن رہی تھیں خود بخود مرتبا اور چنبیلی کے درخت بنتی چلی جارہی ہیں - ہر لپٹ نورِ رحمت بن رہی ہے اور ہر چنگاری گلاب و گیندے کے پھول، جب نمرود نے یہ حال دیکھا تو کفِ افسوس مل کر کہہ رہا ہے کہ میری محنت رائگاں ہوئی اور ابراہیمؑ اس شدید آگ میں بھی نہیں جلا فوراً حکم دیا کہ تمام مخلوق ہر چار جانب سے اس پر پتھر برسائے -

چنانچہ چاروں طرف سے پتھر پھینکے جانے شروع ہو گئے جو دشمنوں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر اور بالائے آتش پہونچکر معلق استادہ ہوتے ہیں اور آناً فاناً میں ابرِ باراں ہو کر اُس آگ پر تھما تھم برسنے لگتے ہیں -

نظم

اللہ اللہ شانِ خلاقِ تیری	سنگ باری ابر رحمت بن گئی

Marfat.com

اللہ اللہ شانِ معبودی تیری
یہ کھلا گیندا، وہ گل لالہ کھلا
وہ ہوئی نرگس وہ نکلی نسترن
ہے کوئی مالی نہ رکھوالا وہاں

آگ بستاں بن رہی ہے اک پڑی
یہ چنبیلی اور وہ اُبھری موتیا
خود بہ خود کیا سج رہا ہے اک چمن
بن رہی ہے آگ اک باغ جناں

تیغ اٹھا نمرود آخر اے فتا
ضبط اُس سے بھی نہ اِسکا ہو سکا

نمرود کی دختر

آخر نمرود پکارتا ہے اور وہیں کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! تیرا خدا فی الحقیقت بڑی قدرت والا ہے اور وہی اس قابلیت اور شان کا ہے جس کی پرستش کی جائے اور بس اے ابراہیمؑ میں نے بہ چشم خود دیکھا کہ ہزارہا لکڑیاں جو بقعۂ آتش بن رہی تھیں گلاب اور موتیا کے درخت بن گئے اور ساری میری آگ کو تیرے خدا نے گل و گلزار بنا دیا۔ اے ابراہیم! میں تیرے خدا کے نام پر قربانی کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی مسئلہ اعزاز پر سے جواب دیا کہ اے نمرود جب تک تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ابراھیمٌ خلیلُ اللہ نہ کہے گا تو تیری قربانی میرے معبود

Marfat.com

کی حضوری میں مقبول نہ ہوگی۔

چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اُس دن نمرود نے پوری ایک ہزار گائیں خدا کے لئے قربان کیں اور آئندہ حضرت ابراہیمؑ کو ایذا پہونچانے سے توبہ کی اور چاہا کہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوجائے مگر ساتھ ہی اُس کے یہ خیال دامنگیر ہوا کہ اگر میں مسلمان ہوجاؤں گا تو میری بادشاہت کو نقصان پہونچیگا۔ اگرچہ اسلام کی وقعت اور عزت اُس کے دل میں بیحد جاگزیں ہوئی مگر افسوس کہ اسلام اُس کی تقدیر میں نہ تھا مسلمان نہیں ہوا۔ لکھا ہے کہ وہیں اور اُسی منارے پر نمرود کی بیٹی رعضہ خاتون بھی گلزارِ ابراہیم کا تماشہ دیکھ رہی تھی وہ اپنے باپ سے کہتی ہے کہ مجھے اجازت ہو کہ میں اس قدرتی گل و گلزار میں جاکر سیر دیکھوں؟ جس کو بخوشی نمرود نے اجازت دی۔ پس رعضہ خاتون نمرود سے اجازت پاتے ہی اُس منارے پر سے آواز دیتی ہے کہ اے ابراہیم خلیل اللہ

نظم

(زدختر نمرود)

آتشِ نمرود اتنے زور کی | جس کی لپٹیں آسماں تک تھیں پڑی

ہو رہی تھی جس سے اک دنیا کباب		تپ رہے تھے جس سے سارے شیخ و شاب
بال تک بیگانۂ خُلّت کا ہوا		اور گل و گلزار اُس کا بن گیا

(ابراہیم خلیل اللہ)

(مَنْ کَانَ فِی قَلْبِہٖ مَعْرِفَۃُ اللّٰہِ لَمْ یُحْرِقْہُ النَّارُ حدیث)

معرفت جس دِل میں ہو اللہ کی		اور ہو پہچان اُس ذی جاہ کی
آگ اُس کو بس جلا سکتی نہیں		ہے محافظ اُس کا ربُّ العالمیں
آگیا جس دِل میں بس نورِ خدا		آگ اُس کے سامنے ہے کیا بلا

(عضہ خاتون نے کہا کہ اے خلیل اللہ اگر آپ اجازت دیں تو مَیں اس گل و گلزار کی سیر و ہاں آکر دیکھوں جو آپ کے معبُود نے آتشِ نمرود کو باغِ جناں بنا دیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ بسم اللہ آؤ! اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہ کہہ کر ظاہری آگ میں بے خوف و خطر کود جاؤ۔ چنانچہ رعضہ خاتون منارۂ نمرود سے اُتری اور کلمۂ توحید پڑھ کر آتشِ ظاہری میں کود گئی جن کے قدموں کے نیچے ہر انگارہ برف کے مانند یا مخملی فرش بن رہا تھا جو چلتے چلتے خاص اُس گل و گلزار میں پہنچ گئی۔ جہاں کی کیفیات و لذّات کی کوئی انتہا نہ تھی۔ وہاں پہونچکر اُس نے اپنا ایمان تازہ

کیا اور آپ کے سامنے کلمۂ توحید سے مالا مال ہوئی - اور پھر وہاں کی خاص الذّاتِ وحدت کو اپنے باپ اور دیگر لوگوں سے کہنے کے لیے اُسی طرح اور اُنہی قدموں آتش سے باہر آئی اور نمرود سے تمام کیفیت بیان کی - نمرود پہلے ہی حضرت ابراہیمؑ کے سلامت و کرامت رہنے پر حیرت میں تھا اب اپنی دختر کے صحیح سالم واپس آنے پر اور بھی زیادہ دریائے تعجب میں غوطہ زن ہوا - اُس وقت بہ ہزار قلب یہ چاہتا ہے کہ میں مشرف باسلام ہو جاؤں! اور میں بھی کلمہ پڑھ کر ملّتِ ابراہیمی میں داخل ہو سکوں - مگر صرف اپنے ملکی نقصان کے سبب کلمۂ توحید ہی اُس نے زبان سے نہ نکالا اور مسلمان نہ ہوا - بلکہ دیگر شیاطین کے کہنے سے اپنی دختر کو بُرا بھلا کہنے لگا - اور سخت ناراضگی و غصہ ظاہر کرتے ہوئے کہا - کیا تو اپنے باپ کے دین سے پھر جائیگی ؟ رعصہ خاتون نے کہا بیشک جس پر نمرود نے اُس پر ظلم و تعدی شروع کی یہاں تک کہ چاروں دست و پا میں اُس کے لوہے کی میخیں ٹھونک دیں اور اُسے دھوپ میں ڈال دیا - آہ جب اُس اللہ والی کو یہ تکلیف دینی شروع کی تو حضرتِ رب العزت جبریلؑ کو حکم فرماتے ہیں -

Marfat.com

نظم

سنے خبر جلدی پہنچ اے جبریل!
میری بندی اور میری پیاری ہے وہ
میری لونڈی کی خبر جلدی سے لے!

کر دیا نمرود نے اُس کو ذلیل
مَیں ہوں اُسکا اور بس میری ہے وہ
پاس ابراہیمؑ کے پہونچا اُسے

آ کے بس جبرئیل نے ایسا کیا
پاس ابراہیمؑ کے پہونچا دیا

شہر بابل سے ہجرت

کتبِ تفاسیر و تواریخ میں مرقوم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آتشِ نمرود میں پورے چالیس روز رہے جو ظاہر میں آگ تھی اور باطن میں باغِ جناں - چالیس روز کے بعد جب آپ آتشِ نمرود سے صحیح و سالم باہر آئے تو لوگ جوق جوق آپ کے پاس آئے اور کلمۂ توحید سے مالا مال ہونے شروع ہوئے اور اس زبردست معجزے کا غل ایک عالم میں مشہور ہوا کہ آتشِ نمرود خلیل اللہ پر گل و گلزار ہو گئی - پھر جب نمرود کو یہ معلوم ہوا کہ ایک مخلوق عظیم نے دینِ اسلام قبول کرنا شروع کر دیا - اور

Marfat.com

ہزارہا آدمی مسلمان ہونے شروع ہوگئے تو گھبرا گیا اور فوراً حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اپنے پاس خلوت و تنہائی میں طلب کیا۔ جب آپ تنہائی میں نمرود کے پاس پہونچے تو دست بستہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا کہ اے ابراہیم! میرا ملک تباہ ہو جائے گا۔ اور ساری میری حکومت تاراج ہو جائے گی اگر آپ مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے۔ اور وہ یہ کہ آپ اپنے رفیقوں اور دوستوں کو لیکر یہاں سے ہجرت کر جائیں اور کہیں کو تشریف لیجائیں تو بہتر ہے۔ اور میں آپ سے تحکماً نہیں بلکہ عاجزی سے کہتا ہوں کہ اے خلیل اللہ! آپ کا خدا ہر جگہ اور ہر کہیں آپ کا محافظ اور مددگار ہوگا۔ اور کہیں آپ کو تکلیف نہیں پہونچے گی۔

غرضکہ جب بہت عاجزی و انکساری سے نمرود نے جناب خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے کہا تو آپ نے اسکو قبول اور منظور کیا اور شہر بابل سے ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ پھر جب عازم ہجرت ہوئے تو آپ کے ہمراہ حضرت لوطؑ آپ کے چچازاد بھائی جو نہ صرف آپ پر اسلام لائے تھے بلکہ ایک زمانہ میں حضرت لوطؑ بڑے اولوالعزم پیغمبر ہوئے جن کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے وَلُوطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ

Marfat.com

پیغمبر کو ہم نے حکمت اور علم کی دولت سے مالا مال فرمایا۔ چنانچہ اُسی بحیرت میں حضرت لوطؑ اور رعصہ خاتون دختر نمرود آپ کے ہمراہ چلنے کے لئے تیار ہوئے۔ نیز اور بہت سے لوگ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کے ساتھ ہجرت کے لئے کمربستہ ہوئے۔ مگر آں جناب نے بغرض توسیع و اشاعتِ اسلام سب کو شہر بابل میں چھوڑا مگر حضرت لوط اور رعصہ خاتون باصرار آپ کے ہمراہ ہوئے۔

نظم

اَب وطن سے ہوتے ہیں رخصت خلیل		ہوگیا نمرود جب بیحد ذلیل
کام جب توحید کا یاں کر چکے		اور جا توحید پھیلانے چلے
کام جو پیغمبروں کا ہے۔ کیا		شہر کثرت سے مسلماں ہوگیا

جلوس سارا خاتون

الغرض حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہر دو نفوسِ قدسیہ حضرت لوطؑ اور حضرت رعصہ کو لیکر ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک مقام پر ٹھیرے اور جناب لوط علیہ السّلام سے حضرت رعصہ خاتون کا نکاح کر دیا۔ جن کی نسبت مفسرین لکھتے

لکھتے ہیں کہ بیس پیغمبر اُن دونوں مُبارک نفوس سے پیدا ہوئے۔
واللہ اعلم بالصواب۔

پھر جنابِ خلیل اللہ نے لوط علیہ السّلام اور حضرت رعضہ
کو اشاعتِ توحید کے لئے ایک مقام پر چھوڑ دیا اور خود بہ نفسِ
نفیس بجانب ملکِ شام روانہ ہوئے۔ چنانچہ آپ پا پیادہ ایک
جنگل سے گذرتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ یکایک سامنے سے
ایک شہر پناہ نظر آئی۔ جس کے باہر کا میدان نہایت نوجوان و حسین
مردوں سے لبریز ہے اور وہ سب کے سب نہایت فاخرہ لباس
پہنے ہوئے ہیں۔ جناب خلیل اللہ نے اُن نوجوانوں سے دریافت
کیا! لوگو! کیا یہاں کوئی یوم عید ہے۔ جو ہر شخص لباسِ فاخرہ
پہنے ہوئے ہے؟ وہاں کے لوگوں نے کہا کہ اے مُسافر! یوم عید
نہیں ہے بلکہ ہمارے بادشاہ کی ایک اکلوتی بیٹی ہے جس کا
حُسن و جمال آج سب سے بڑھا ہوا ہے۔ جس نے اپنے باپ
سے اجازت حاصل کی ہے کہ میں اپنی آنکھوں دیکھ کر جسے پسند
کروں اس سے میرا نکاح ہو۔ پس وہ شہزادی منہ پر نقاب ڈالے
ہوئے دیکھو وہ زرّیں عماری میں رونق افروز ہے اور آج پورے
سات روز ہو گئے ہیں کہ کوئی شخص شہزادی سارا خاتون کی سمجھ

Marfat.com

میں نہیں آیا ہے دُور دُور سے شہزادے اور نوجوانِ عالم جوق جوق چلے آرہے ہیں۔ اور نقاب پوش شہزادی عماری نشیں جواہرات کا ایک ہار اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے جسے منظور کرے گی اس کے گلے میں وہ ہار ڈال دے گی۔ مگر اب تک کوئی اُس کی سمجھ میں نہیں آیا اور آج سات روز سے وہ بیش قیمت ہار شہزادی کے ہاتھ میں ہے غرضکہ وہ نوجوانان ایک مُسافر نوجوان سے سارا خاتون کا احوال بیان کر رہے تھے کہ یکایک وہ فیل پیکر متحرک ہوتا ہے اور خراماں خراماں ہزارہا نوجوانوں میں سے نکلتا ہوا چلا آتا ہے

لطیفہ

یہ کہاں جاتا ہے عمّاری نشیں
کون ایسا آگیا سب سے حسیں

دِل کھنچا سارا کہ یہ کس کی طرف
کس کی جانب آرہی ہے صف بصف

گرد آلودہ مُسافر اک حسیں
جس نے ہاتھی کی طنابیں کھینچ لیں

کون ہے آخر یہ مرد اجنبی
ٹکٹکی سارا کی جس پر بندھ گئی

بے تحاشا آرہی ہے اے فتا
حُسنِ ابراہیمؑ جس کو کہا گیا

کیا نظر آیا تمہیں سارا اِدھر
کیوں چلی آتی ہو خلقت چیر کر

اِک مُسافر گرد آلودہ لباس
کیا نظر آئی خدائی اُس کے پاس

کیا تجلی تھی وہاں اُس ذات کی		دِل کی کلی جس نے تیری پھیر دی
	ڈال دے اِن کے گلے میں ہار تو راہِ مولا میں ہو بس تیار تو	

عقدِ خلیل اللہ

شہزادی سارا خاتون نے دہ موتیوں کا ہار خلیل اللہ کے گلے میں ڈال دیا اور اپنے ہاتھی کو موڑ کر شاہی محل سرا میں چلی گئی۔ جس پر ہر چہار طرف سے مبارکی و سلامتی کا غل ہوا۔ اور بادشاہ کے کانوں تک یہ صدا پہونچی کہ شہزادی سارا خاتون نے ایک مسافر نوجوان وحسین کے گلے میں ہار ڈالا ہے۔ جو واقعیٔ حُسن ظاہری وحُسنِ باطنی میں سب سے اکیلا نظر آتا ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ بہت خوش ہوا۔ اور اُسی وقت جناب خلیل اللہ محلِ شاہی میں طلب کئے گئے۔ جہاں آپ کو غسل کرایا گیا اور شاہانہ پوشاک پہنائی گئی اور پھر جدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دولھا بنایا گیا۔

لظم

کیوں نہ اِس دولھا پہ ہو خلقت نثار		جس کو خود کرتا ہے وہ معبود پیار

Marfat.com

جدّ امجد ہیں یہ اُس ذی جاہ کے — یعنی دادا ہیں رسول اللہ ؐ کے
جس قدر بھی اُن پہ دُنیا ہو نثار — ایک ہیں یہ دو جہاں کے ہونہار
آج دولھا بن رہے ہیں بس خلیل
شہر میں بس ہو رہی ہے قال و قیل

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو دولھا بنا چکے تو بادشاہ مجلس نکاح منعقد کی۔ تمام دربار آراستہ ہوا اور شہری بڑے بوڑھے سب کے سب آکر جمع ہوئے اور سارا خاتون کا جناب ابراہیم علیہ السّلام سے نکاح ہو گیا اور آپ نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ یہاں رہنے سہنے لگے۔ کیونکہ آپ نبی ہیں اور نبی بھی جلال نبیاء علیہم السّلام جن کا فرض توحید کی اشاعت ہے۔ اور بس اور اسی خدمت کے لئے انبیا علیہم السّلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں اور اسی پر اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ یعنی عالم لوگ نبیوں کے وارث کہلائے جا سکتے ہیں کہ اُن کا کام بھی محض توحید کی اشاعت ہوتا ہے۔ اور بس

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنا کام شروع کیا کیوں کہ اس ملک میں کثرت سے غیر اللہ پرستی اور بتوں کی پوجا ہوتی تھی جہاں آپ نے توحید کی صدا شروع کی۔ سب سے پہلے

Marfat.com

حضرت سارا کو کلمۂ توحید سے مالا مال کیا اور پھر تمام محلّات کی کنیزیں رفتہ رفتہ مسلمان ہوئیں، نیز جناب خلیل اللہ نے اسلام کی کیفتیں اور بہاریں دکھا کر بہت سے لوگوں کو مسلمان کر لیا جب یہ نئی بات بادشاہ کو معلوم ہوئی کہ آپ کے داماد نے ایک نئے دین کی اشاعت شروع کر رکھی ہے اور بہت سے لوگ اس دین کے پیرو ہو گئے ہیں۔ سخت غصّے میں بھرا اور جملہ تکلّفات اور ساز و سامان آپ سے چھین لئے اور بیٹی داماد کو اپنے سامنے بلا کر کہا کہ دیکھو اگر تم اپنے اس دین پر قائم رہے تو میں تم کو اپنے ملک سے نکال دوں گا جن کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے صاف جواب دیدیا۔

لڑکی

بُت پرستی کو نہیں آئے ہیں ہم چھوڑ کر خالق کو پوجو غیر کو	اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ستم حیف ایسی عقل پر اے دوستو
کس کی پوجا کے لیے بھیجے گئے وائے تم پر پوجنے کس کو لگے	

سفر کی دوسری منزل

جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے بادشاہ یعنی اپنے خسر سے اس طرح ہمکلامی کی تو وہ غصہ میں بھرا اور اسی وقت اپنی دختر حضرت سارا کو طلب کیا اور کہا کہ تو میرا اور میرے دین کا ساتھ دے گی یا ابراہیم اور ابراہیم کے دین کا ساتھ دے گی؟ سارا خاتون بلیا ختہ فرماتی ہیں کہ مجھے دینِ ابراہیم سے محبت ہے اور تیرے دین سے سخت نفرت ہے اس پر بادشاہ نے جناب خلیل اللہ اور حضرت سارا دونوں کو نکال دیا اور اب دونوں مبارک نفوس مصر کی جانب عازم ہوتے ہیں اور چلتے ہوئے حضرت سارا جناب ابراہیم علیہ السلام سے ایک عہد لیتی ہیں وہ یہ کہ اے خلیل میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں اس شرط پر کہ تم مجھ سے بے وفائی نہ کرو گے اور ہمیشہ میرا کہا مانتے رہو گے چنانچہ آپ نے عہد کیا اور ہر دو نفوس مطہرہ وہاں سے روانہ ہو گئے جب وہاں سے دور دراز نکل گئے تو ایک ایسی حدود میں پہونچے جہاں کا بادشاہ نہایت ظالم اور جابر اور ہر دم آزار خلق اللہ کو بہت ستانے والا تھا۔ اور خاص کر اغوا دہی اس کی یہ تھی

کہ جہاں کہیں بھی وہ کسی خوبصورت عورت کو سنتا تھا فوراً اُسے
جبراً چھین لیتا تھا اور اُس کے خاوند کو قتل کرتا تھا اور بھائی
یا دوسرے رشتہ داروں کو پکڑ کر قید کر دیتا تھا۔

پس جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ بے خبری میں وہاں
پہنچے اور انہوں نے وہاں کے ظالم بادشاہ کی یہ حقیقت سُنی تو
آپ کو سخت اضطراب پیدا ہوا۔ کیونکہ حضرت سارا کا حُسن بے
المثال تھا جس کی نسبت احادیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے جب دنیا کو پیدا کیا تو حضرت آدم علیہ السّلام کو سب سے
زیادہ حسین بنایا اور پھر جب حضرت یوسف علیہ السّلام
کو پیدا کیا تو حضرت آدم علیہ السّلام سے آدھا حُسن حضرت
یوسف علیہ السّلام کو دیا۔ اور پھر حضرت سارا کو پیدا کیا
تو حضرت یوسف علیہ السّلام سے آدھا حُسن حضرت سارا
کو عطا فرمایا۔

پس اس دلیل سے حضرت سارا نہایت حسین تھیں۔
جس لئے حضرت ابراہیم علیہ السّلام اُن کی طرف سے بے حد
متفکر ہوئے اور بیوی سارا سے فرمایا کہ یہاں کا بادشاہ ایسا
ایسا سننے میں آتا ہے اگر اُس کے سپاہی تمہارے لیجانے کے

Marfat.com

لئے آئیں تو تم یہ ظاہر نہ کرنا کہ میرے ساتھ میرا شوہر ہے۔ بلکہ یوں کہنا کہ میرا بھائی ہے۔ کیونکہ میں دینِ اسلام کے لحاظ سے بھائی بھی ہو سکتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے محفوظ رکھے گا۔ اور میری عزت کا محافظ ہو گا یہ آپ سارا خاتون کو سمجھا رہے تھے کہ اتنے میں ظالم بادشاہ کے سپاہی آموجود ہوئے اور کسی طرح حضرت سارا خاتون کو دیکھکر اپنے بادشاہ سے جاکر کہا کہ عورتیں تو آپ نے بہت سی دیکھی ہونگی لیکن آج ایک ایسی عورت آئی ہے جس کے حسن کا چمکارا میرے آنکھوں میں پڑتا ہے اور روشن ستارے کی مانند اس کی شعائیں پڑتی ہیں۔ بادشاہ نے جب سُنا کہ ایسی عورت میرے شہر میں آئی ہے فوراً حکم دیتا ہے کہ جلدی اس کے شوہر کو قتل کرکے اس عورت کو ہمارے سامنے پیش کرو! پس اس کا یہ حکم سنتے ہی اس کے سپاہی حضرت ابراہیم کے پاس آئے آپ نے اس دوران میں ایک صندوق فراہم کرکے حضرت سارا کو اس میں بند کر دیا اور سپاہیوں سے کہا کہ زیادہ سے زیادہ جس محصولی مال کا تمہارے ملک میں محصول لیا جاتا ہو وہ لے لو اور اس صندوق کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ مگر وہ کب ایسا کر سکتے تھے

Marfat.com

سپاہیوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے ہم ضرور حکم شاہی کی تعمیل کر کے رہیں گے۔ اور ذرا ہم اس عورت سے معلوم کر لیں کہ تم اس کے خاوند ہو یا کوئی رشتہ دار اگر خاوند ہو تو قتل کئے جاؤ گے اور اگر کوئی دیگر رشتہ ہو تو چھوڑ دیئے جاؤ گے! آخر کار صندوق جزیہ کھولا گیا اور ایک نقاب پوش حسین عورت سے دریافت کیا گیا کہ یہ مرد تیرا کون ہے؟ جنہوں نے آہستہ سے کہا کہ میرے بھائی بھی ہوتے ہیں۔ یہ سن کر سپاہیوں نے حضرت ابراہیمؑ کو تو چھوڑ دیا اور جناب سارا کو زبردستی لے لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً نماز میں مشغول ہو کر قاضی الحاجات کی حضوری میں دست بدعا ہوئے جو سب کی سنتا ہے اور سب کی مشکلیں آسان فرماتا ہے،

نظم

فی الحقیقت ایک ہے وہ کردگار	ایک ہے وہ ایک ہے آمرزگار
ایک ہے وہ ذاتِ ربّ العالمیں	امتحاں لیتا ہے سب کا بالیقیں
امتحاں سارا کا لینا ہے اسے	آپ پہلے آزمائے جا چکے
اے خلیل اللہ گھبراؤ نہیں	ساتھ ہے تم میں آپکے وہ بالیقیں

Marfat.com

اب کوئی دم میں ہوئے مسرور تم
اب کوئی دم میں سبھی پردے ہٹے

پاس ہو مولا کے گو ہو دور تم
دیکھ لو سارا کو خود جاتے ہوئے

قدرتِ حق کا تماشہ دیکھ لو
دیکھ لو سارا کا جانا دیکھ لو

معجزۂ خلیل اللہ

القصہ حضرت خلیل اللہ بحضوری قاضی الحاجات گریہ و زاری میں اِدھر مصروف ہوئے اُدھر مولائے ربّ السمٰوات کا حکم عرش معلّٰی سے نافذ ہوا کس کے نام پر؟ درختوں کے نام اور اونچے ٹیلوں کے نام۔ اور وہ یہ کہ میرے بندے ابراہیم اور میری بندی سارا کے درمیان سے ہٹ جاؤ! چنانچہ یہ حکمِ ربّی پہنچتے ہی تمام آڑ کرنے والی چیزیں دونوں مبارک بندوں کے سامنے سے ہٹ گئیں اور اب یہاں سے وہاں تک ہر دو میاں بیوی کے درمیان چاروں حدوں میں کوئی شئے حائل نہیں رہی جناب سارا علیہا السّلام جہاں جہاں پہنچ رہی ہیں۔ حضرت خلیل اللہ کو صاف نظر آرہی ہیں اور آپ اطمینان سے نماز میں مصروف ہیں۔

پھر جب حضرت سارا اُس ظالم کے دربار میں لائی گئیں اور

بادشاہ نے اُن کو دیکھا اور دیکھتے ہی ارادہ دست درازی کا کیا۔ جناب سارا علیہا السّلام نے فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دیجائے کہ میں راستہ کا غبار دُور کرلوں اور ذرا ہاتھ پاؤں دھولوں یعنی وضو کرلوں۔ اور کچھ تھوڑی سی اپنی رسم عبادت سے فارغ ہولوں! ظالم نے اجازت دی۔ چُنانچہ اُسی وقت چند کنیزیں آفتابہ اور طشت لے کر آئیں۔ حضرت سارا نے نہایت اطمینان کے ساتھ اَللّٰہُ اَکبَرُ کہکر نماز کی نیت باندھ لی۔ اور پھر آپ نے نماز کو طول دیا یعنی ٹھیرا ٹھیرا کر دیر تک نماز پڑھنی شروع کی پھر جب بہت دیر میں نماز سے فارغ ہوئیں تو ربّ العزت کی جناب میں دُعائے مناجات شروع کی۔ یہاں سارا دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں۔ وہاں خلیل اللہ دُعا کے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور جس مولا سے یہ دونوں دُعا کر رہے ہیں وہ دونوں کے بیچ میں تمام آڑیں اور پردے ہٹائے ہوئے خود موجود ہے۔ خلیل اللہ کو سارا صاف نظر آرہی ہیں اور سارا کو خلیل صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ جب بادشاہ نے دیکھا کہ یہ عورت تو کسی طرح اپنی عبادت سے فارغ ہی نہیں ہوتی اُسی حالت میں بے ادبی کرنی چاہی پس ظالم نے یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ معاً چاروں

Marfat.com

ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے اور اوپر سے مرگی نے آن دبوچا جس سے اُس کا سانس بند ہوا۔ اور مُنہ سے کف جاری ہو گئے اور اُس ظالم وجابر پر نزع کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔

اللہ اللہ جب حضرت سارا نے ظالم کی یہ حالت دیکھی تو آپ کو خوف معلوم ہوا کہ اس ظالم کے دوسرے لوگ مجھے مار ڈالیں گے کہ یہ تو نے ہمارے بادشاہ کو مار ڈالا کہا الٰہ العالمین! اس ظالم کو نجات دے چنانچہ آپ کا دُعا کرنا تھا کہ ظالم بادشاہ بالکل تندرست ہو گیا اور پھر اُس نے وہی بدارادہ کیا۔ چنانچہ ارادہ فاسد کرتے ہی پھر اس کی وہی حالت ہو گئی۔ جیسے کسی مرنے والے کا گھونگرہ بولنے لگتا ہے اور ساتھ ہی اُس کے یہ بُری بُری طرح ڈکراتا ہے۔ جنابِ سارا نے پھر صحت کی دُعا کی۔ جس سے وہ ظالم پھر اچھا ہو گیا۔ غرضکہ تین مرتبہ اُس نے ایسا فاسد ارادہ کیا۔ تینوں مرتبہ لقمۂ اجل بن بن گیا۔ پھر جب تیسری مرتبہ یہ ظالم تندرست ہوا تو اُس نے اپنی کنیزوں اور غلاموں سے کہا کہ اِس عورت کو یہاں سے لیجاؤ! کہ یہ عورت انسان کی قسم سے نہیں۔ بلکہ یہ یقینی جنّات کی قسم میں سے ہے کہ جب میں کسی طرح کا ارادہ کرتا ہوں تو مرنے سے بدتر ہو جاتا ہوں اور جب

اس ارادے سے باز آتا ہوں تو فوراً اچھا ہو جاتا ہوں لہذا بہت جلدی اسے یہاں سے رخصت کرو! اور اسی قسم کی عورت ایک اور بھی میری محل سرا میں ہے جس کا نام ہاجرہ ہے اور وہ بھی اسی طرح از قسم جنات ہے یا ساحرہ ہے۔ کہ اُس کے ارادے سے بھی میرا یہی حال ہو جاتا ہے اُسے بھی اس کے حوالے کردو! اور بہت جلدی ان دونوں کو یہاں سے رخصت کرو!

غرضکہ سارا خاتون ہاجرہ کو لے کر اُس ظالم بادشاہ کی کلسرائے سے باعصمت و باعفت جناب خلیل اللہ کے پاس پہنچیں۔ آپ اُس وقت نماز میں مصروف تھے۔ جب سارا کو دیکھا تو سلام پھیر کر پوچھا۔ کیا حال ہے؟ حضرت سارا نے کہا الحمد للہ بڑی تعریف کے قابل وہ ذات ہے جس نے انبیاء کی عفت کو محفوظ و مامون رکھا اور اپنے فضل سے ایک کنیز صالح عطا فرمائی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے شکر الٰہی ادا کیا۔ اس کے بعد سارا خاتون نے ظالم بادشاہ کے بیمار ہونے کا حال مفصل بیان کرنا چاہا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔

نظم

بس بس اے سارا نہ اندیشہ کرو	بلکہ شکر خالق و مولا کرد

Marfat.com

جس سے سب پردے ہٹائے پیچ کے
سوکھے اُس کے دستِ پاسر مرتبا
نزع طاری ہر گھڑی اُس پر ہوئی
جس سے سب حالت دکھا دی بس مجھے
ہر دفعہ بس اُس کو مرگی نے لیا
دیکھتا تھا میں کہ تو ڈر ڈر گئی

آج سب تعریف ہے اللہ کی
جس نے رکھی عصمتِ پیغمبری

اِنعام ربّ العزّت

جب یہ اِنعام ربّ العزّت ہوا۔ تو اب یہ تینوں نفوس وہاں سے بجانبِ بیت المقدس روانہ ہوئے اور سرزمینِ فلسطین میں کہ جو جنوب شام میں واقع ہے وہاں پہنچکر اقامت فرمائی۔

نیز کتب تواریخ و تفاسیر میں لکھا ہے کہ وہ مقام جہاں جناب خلیل اللہ نے اپنا وطن بنایا بیت المقدس سے تیرہ میل فاصلہ پر تھا اور وہ گاؤں تھا جو آپ کی سکونت کے سبب سے مقام خلیل اللہ کے نام سے مشہور ہوا۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور آپ کے ساتھ بے حد مدارات سے پیش آئے جیسا کہ مدینہ طیبہ کے لوگ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش آئے تھے۔

Marfat.com

نیز مقامِ خلیل اللہ کے لوگوں نے بہت سی زمین آپ کو دی
اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام جناب خلیل اللہ کی خدمت
میں آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد
فرماتا ہے کہ اے ہمارے خلیل! تم ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر ہماری
زمین پر چاروں طرف نظر ڈالو! جہاں جہاں تک تمہاری نظر
پہنچے گی وہاں وہاں تک کی زمین ہم تمہاری ملک کر دیں گے۔ اور
وہ زمین خالی خولی تمہیں نہیں دیں گے بلکہ اس زمین کا چپہ چپہ میوہ
دار درختوں اور باغوں اور کھیتوں سے لبریز ہوگا اور ہر جگہ اس میں
نہریں پڑی بہتی ہوں گی۔ چنانچہ یہ الغلام ربّ العزت کی خبر سن کر
حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بڑے ٹیلے پر کھڑے ہوئے اور
چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ جہاں جہاں آپ کی نظر پہنچی تھی
سرسبز باغات اور لہلہاتی کھیتیاں نظر آتی تھیں۔ اور اس میں
جگہ جگہ نہریں بہہ رہی تھیں۔ لکھا ہے کہ اس زمین کی پیداوار اس
قدر ہوئی کہ چند روز میں آپ کے پاس ہزارہا مویشی اور سینکڑوں
لونڈی غلام ہو گئے۔ اور آپ نے بہت سے لنگر خانے جاری
کر دیئے اور بے انتہا خلق اللہ کی پرورش شروع ہو گئی۔

نظم

اللہ اللہ قدرتِ پروردگار
آپ کا دریائے نعمت ہے رواں
پل رہے ہیں سینکڑوں مسکیں غریب
ہے یہی انعامِ ربّی کا مزا
ظلم ہے گن گن کے رکھنا سینت کر
اے خبیر ذرّے ذرّے کی دُعا

آ رہی ہے مُلکِ خُلت میں بہار
اسکا اک دریائے نعمت ہے رواں
ہو رہی ہیں نعمتیں اُن کو نصیب
فیض پائے جس سے بس خلقِ خدا
بد دُعا کرتے ہیں سب دیوار و در
اور ہیں محبوب تو اللہ کا

دیکھ تو پیارے خلیل اللہ کو
اے غنی تو مان لے اللہ کو

خدا رزّاق ہے

حضرات ابراہیم علیہ السّلام یہ املاک خداوندی سے کر اُس کے بندوں کی خدمات میں مصروف ہوئے اور سب سے پہلے اُن کو احکامِ شریعت بتائے اور سکھلائے اور اللہ کی عبادت پر انہیں لگایا اور ان باتوں سے انہیں جنت کا راستہ بتایا اور اس کی نافرمانیوں پر دوزخ کے عذاب سے ڈرایا یہ خدا ہے اپنے

Marfat.com

لازم کرتے ہوئے ایک یہ خدمت بھی اپنے ذمّہ لی کہ روزانہ
مویشیوں کا دودھ اور گھی نکلواتے اور میدہ اس سے گندھواتے
نہایت نفیس باقرخانیاں پکواتے اور شام کو سرِراہ جا بیٹھتے
جتنے مُسافر صادر و وارد ہوتے اُن سب کو لیکر مکان پر
اور نہایت مدارات سے اُنہیں کھِلاتے پِلاتے۔

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ آپ شام کے وقت جنگل
سرِراہ بیٹھے ہیں۔ مگر کوئی مُسافر نہیں آیا۔ جن کی راہ دیکھتے دیکھتے
کو رات زیادہ آگئی۔ آپ نے دُعاء کی کہ خداوندا بھیج کسی
بندے کو! آپ نے یہ دُعاء کی تھی کہ ایک بوڑھا ضعیف لکڑی
ہوا آہستہ آہستہ چل کر آیا اور بس پھر اور کوئی نہیں
۔

جناب خلیل اللہ علیہ السّلام اُسی بوڑھے کو غنیمت سمجھ
کان پر لائے اور الٰہی نعمتیں اُس کے سامنے رکھیں۔ جب اس
ف نے کھانا شروع کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام
اُس سے دریافت کیا۔ مَنْ تَعْبُدُ یعنی کِس کی عبادت
تے ہیں؟ اتنا سُنتے ہی اُس بوڑھے مُسافر نے دسترخوان
اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور وہ بُرا مان کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے

دل میں کہا کہ یہ کھلا کر ذات پوچھتے ہیں؟ اور پھر وہ سیدھا نکلا ہوا چلا گیا۔ اِدھر وہ بوڑھا مکان سے نکل کر گیا اُدھر حضرت علیہ السّلام سدرۃ المنتہیٰ سے آپ کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ سے دریافت فرماتا ہے کہ اپنے بندے کے روز رساں ہم ہیں یا تم ہو؟ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ۔ یعنی میری عزت کی

نظم

تجھکو اپنی شانِ عالی کی قسم	اور مجھے شانِ جلالی کی قسم
دو جہاں کی پرورش کرتا ہوں میں	اور سب کو نعمتیں دیتا ہوں میں
ایک سے بھی یہ نہیں کرتا سوال	تیرا مذہب کیا ہے اور کیا تیرا حال
کام دینے سے ہمیشہ ہے مجھے	مذہب و ملت وہ بس کچھ بھی رہے
ہم نے اُس بوڑھے کو پالا آجتک	اور دین اس کا نہ پوچھا آجتک
پوچھ کر ہم رزق دیتے اے خلیل	میرے بندے اس سے ہو جاتے ذلیل
تم نے کھانے پر کیا کیوں یہ سوال	میرے بندے کو ہوا اس سے ملال
لاؤ بس اس کو منا کر زود تر	اور معافی مانگو اُس سے دوڑ کر
ورنہ میں تم سے خفا ہو جاؤنگا	
میرا بندہ گر ملا تم سے خفا	

Marfat.com

اللہ اللہ یہ حکم عتاب آمیز سُن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام
ڑے ہوئے اُس ضعیف کو منانے گئے جو دور نکل چکا تھا۔ اُس
ہ جا کر تمام قصہ حضور ربّ العزت کے ناراض ہونے کا بیان
ماتے ہوئے کہا کہ اے ضعیف! اللہ کے لئے مجھے معافی دے
میں نے ایسے وقت تجھ سے سوال کیوں کیا جب کہ تو رزق
راوندی سے ممتاز ہو رہا تھا۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ
حدہٗ لاشریک نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں نے اُس بوڑھے
ونے سے آج تک بھی اس کا مذہب نہیں دریافت کیا اور
ی طرح اپنی ہمہ نعمتیں اُسے دیتا رہا بوڑھا یہ باتیں سُن کر زار و
طار رونے لگا۔

نظم

س قدر وہ مہرباں بندوں پہ ہے	حیف ہم پر جو کہ بھولیں ہم اُسے
ں ہوا قربان اُس کے نام پر	جس کو میرا درد ہے اس اس قدر
جو ہوا میرے لئے تم پر خفا	کیوں نہ میں قربان ہوں اُس پہ بھلا
کیوں نہ اس کا دین کر لوں اختیار	جب کہ وہ کرتا ہے مجھ کو اتنا پیار
کلمہ پڑھ کر وہ مسلماں ہو گیا	بُت پرستی میں جو تھا اب تک پڑا

Marfat.com

خلیلؑ اور عشق الٰہی

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل اور اتنا کچھ دیا جس کی انتہا نہ تھی گاؤں اور گراؤں اور باغات دو لونڈی غلام اور مویشی۔ چنانچہ ایک روز آپ میدان میں کھڑے ہوئے اپنے مویشیوں کی پڑتال کر رہے تھے اور وہ اتنے تھے کہ جہاں تک نگاہ جاتی تھی مویشی ہی مویشی نظر آتے تھے۔ جن میں ایک بکریوں پر علاوہ انسان کے ایک بھیڑیا بھی بطور رکھوالی کے مقرر تھا۔ اور بھیڑیئے کے گلے میں آپ نے جواہرات کے کنٹھے ڈال رکھے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اے خلیل اللہ! پاک بکریوں کے گلے خالی اور ناپاک بھیڑیوں کے گلے میں جواہرات کے کنٹھے؟ یہ کیا بات ہے! آپ نے فرمایا کہ دنیا ایک ناپاک شے ہے جو ناپاکوں ہی کے گلے میں ٹھیک معلوم ہوتی ہے پاک بکریوں کو اس سے کیا واسطہ۔

القصّہ آپ مویشیوں کی پڑتال میں اُس وقت مصروف تھے آسمانوں کے فرشتے آپ کی یہ مصروفیت دیکھ کر حضور ربّ العزّت میں بطور اعتراض کے عرض رساں ہوئے کہ خداوندا

ہی آپکے خلیل ہیں ؟ اور انہی کو حضور نے خلیل فرمایا ہے ؟ ان کی اس وقت
کی مصروفیت تو ملاحظہ فرمایئے کہ اپنے مویشیوں میں کس درجہ
منہمک ہیں وہاں سے جواب ملا کہ اے فرشتو ! بیشک یہ میرا خلیل
ہے اس کی آنکھیں اور اس کے ہاتھ مویشیوں میں مصروف ہیں
مگر اس کا دل ہر وقت میری یادگاری میں لگا ہوا ہے جاؤ ! اور اس
کے دل کی حالت آزماؤ ! یہ حکم عالی سنتے ہی ستر ہزار فرشتے خلت
کی آزمائش کے لئے اس میدان میں پہنچے ۔ جن میں ایک فرشتہ انسان
کی شکل بن کر آپ کی پشت کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا اور آہستہ
آواز سے اس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا ۔

نظم

یہ کہاں تھے حضرتِ خلت نبی
اِم مولیٰ سنتے ہی بے قال و قیل
عشق اتنا ہے خدائے پاک سے
اے خلیل اللہ یہ عشقِ خدا
اس سے جس کے یہ نوبت ہو گئی
ہوش جب آیا تو یہ بکتے اٹھے

روتے روتے جن کی ہچکی بندھ گئی
ہو گئے بیہوش مولا کے خلیل
نام کے سنتے ہی غش میں آ گئے
ہیچ جس کے نام پر سب کچھ کیا
ذات سے ہو گی تو کیا کچھ تو لگی
اک دفعہ وہ ہی سنا دے پھر مجھے

Marfat.com

نام محبوبی ذرا پھر میں سنوں
پھر ذرا لذّات میں حاصل کروں

فرشتہ

یوں نہیں تم کو سناؤں گا وہ نام
مفت میں تم کو سنا سکتا نہیں

بلکہ کچھ دیجئے تو اب ہوتا ہے کام
اب تو قیمت لوں گا تم سے بالیقیں

اُس سے اُلفت ہے تو کچھ دیجے مجھے
آپ کیسے دوست ہیں اللہ کے

خلیل اللہ

سُن کے یہ بولے خلیل اللہ کے
یہ مویشی سب کے سب تجھ کو دیئے

نام محبوبی سُنا دے پھر مجھے
اے فتا! ایک بار پھر وہ نام لے

کس قدر لذّت بھری تھی وہ صدا
حالِ ابراہیمؑ کیسا کچھ ہو

دیدیئے جنگل بھرے سب جانور
اس قدر قربان ہیں اللہ پر

فرشتے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے تمام مویشی اپنی ملکیت کر لینے کے بعد پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کی پیاری آواز لگائی

Marfat.com

جسے سُن کر جناب خلیل اللہ پھر از خود رفتہ ہو گئے۔ کیوں کہ وہاں محبوب کے نام پر جان و مال سب قربان ہے چنانچہ نام حبیب دوبارہ سُن کر آتش عشق اور زیادہ بھڑک اُٹھی اور اُس شخص سے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے محبوب کا نام پھر سُنا دے۔ جس نے جواب میں کہا کہ میں مفت نہیں سُناتا ہوں کچھ اور دیجئے! اُس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

نظم

اے فتا کر لے مجھے اپنا غلام	اور سُنا دے پھر مجھے پیارے کا نام
پھر سُنایا اُس نے وہ نامِ حبیب	قلبِ خُلّت کو ہوئی راحت نصیب
پھر فرشتے نے کہا یہ آپ سے	ہم فرشتے امتحاں کو آئے تھے
آزمائش آپ کی تھی اے جناب	امتحاں تھا صرف اے خلت مآب
جس میں پورے آپ اُترے اے خلیل	ہو رہی تھی آسماں پر قال و قیل
ہو مبارک آپ کو املاک سب	ہو مبارک اور دونا فضلِ رب

Marfat.com

منارۂ نمرود

تفسیر معالم التنزیل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نمرود کے بارے میں وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ یعنی نمرودی اپنی چالیں چلتے رہے اور اُن کی سب چالیں اللہ پاک کی نظروں میں تھیں۔ اگرچہ ان کی چالیں ایسی بھاری تھیں کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ٹال دیں۔ مگر خدا کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ کر سکے۔ لکھا ہے کہ نمرود کو اسی روز سے سخت حیرت تھی کہ ابراہیم کو آگ نے کیوں نہیں جلایا؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آسمانی خدا بڑا زبردست ہے جسے وہاں پہنچکر دیکھنا چاہیئے۔ جس نے آتش نمرود گلزار بنا دی اور ابراہیم کو آنچ تک نہ آنے دی۔ چنانچہ اس اشتیاقِ جاہلانہ نے اُسے مجبور کیا اور فوراً اُس نے اپنے اعیانِ مملکت سے کہا کہ میں ابراہیم کے خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں جس کے لئے ایک نہایت بلند و بالا مینار تیار کراؤں گا اور آسمان پر جا کر اُسے دیکھوں گا! جس پر لوگوں نے اس نا سمجھ نمرود کو جواب دیا کہ آسمان بہت بلند ہے اور بہت دور ہے! اے نمرود!

تو وہاں تک کسی طرح نہیں پہنچ سکے گا۔ جس نے اُن کہنا نہ مانا اور ایک بہت اونچا منارہ تعمیر کرنے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ لکھوکھا آدمی اس کام پر لگا کر تین سال کے عرصہ میں وہ منارہ تیار کرایا۔ جب وہ ایک نہایت درجہ کا بلند و بالا منارہ تیار ہو گیا تو نمرود ایک وزیر کو اپنے ہمراہ لیکر اس منارہ پر چڑھا اور اُس کی چوٹی پر پہونچکر آسمان کو اپنا ہاتھ بڑھا کر ٹٹولتا ہے کہ دیکھوں آسمان کو ہاتھ لگتا ہے یا نہیں۔ وہاں کیسا آسمان۔ اور پھر اس نے وزیر سے کہا کہ ذرا آنکھیں کھول کر تو دیکھ! اب جو نمرود نے آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے تو آسمان جیسا زمین سے بہت نظر آتا تھا ویسا ہی یہاں سے اونچا نظر آتا ہے سخت برہم ہوا اور دو تین تیر آسمان کی طرف چلائے اور جل کر نیچے اتر گیا۔ اُس کا نیچے اترنا تھا کہ ایک شدت کی ہوا چلی۔ جس سے وہ اس قدر زیادہ اونچا منارہ اسطرح گرا کہ الامان والحفیظ! جسے معبود اپنے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس عمارت کی جڑ پیڑ سے خبر لی اور وہ بڑی طرح سے ان کے سروں پر گری اور ان کو عذاب نے اس طرح آن لیا کہ ان کو

Marfat.com

جس کا گمان بھی نہ تھا۔ تفسیر معالم و ثعلبی میں اس آیت کی تفسیر اِس طرح مرقوم ہے کہ اس منارہ کا بالائی حصّہ دریا میں گرا اور باقی نمرودیوں کے گھروں پر آیا اور ایک ایسی مہیب آواز اس کے گرنے میں پیدا ہوئی کہ تمام نمرودیوں کے حواس باختہ اور اُن کی زبان مقفّل ہوگئی جس کو علامہ محمد ابن جریر طبری لکھتے ہیں کہ نمرود کے زمانے میں تمام لوگوں کی زبان سُریانی تھی۔ لیکن بصورتِ عذابِ الٰہی وہ منارہ گرا ہے تو اُن کی زبانیں مختلف ہوگئیں اور ہر قوم ایک زبان خاص کے ساتھ کلام کرنے لگی یہاں تک کہ ایک کی زبان دوسرا نہ سمجھتا تھا۔ چنانچہ اِس عذاب میں مبتلا ہوکر بے انتہا مخلوق ہلاک ہوگئی مگر نمرود کی سرکشی اِس سے اور بھی افزوں ہوگئی۔

نظم

چاہیئے عبرت تجھے ہوتی نہیں	اور بھی تو ہوگیا ہیں برجبیں
کون کہتا ہے کہ تو نمرود ہے	بلکہ سچ یہ ہے کہ تو مردود ہے
دیکھئے لکھا ترا ہوتا ہے کیا	سرکشی تیری بڑھی حد سے سوا
کیوں قضا آئی ہے تیری اے لعیں	حکم ربّی سے ہے تو چیں برجبیں

Marfat.com

کس نے ڈھایا ہے یہ مینار اتیرا
ہو رہا ہے کس پہ تو اتنا خفا

آسمان کی پرواز

کتب تواریخ و تفاسیر میں لکھا ہے کہ جب قہر الٰہی سے وہ منارہ گرا ہے تو نمرود کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی اور یہاں تک اس نے بنکارنا شروع کیا کہ اب ضرور آسمان پر جاؤں گا اور ابراہیمؑ کے خدا سے مقابلہ کروں گا کہ اُس نے اپنے ابراہیمؑ کو تو آگ سے بچایا اور میرے منارہ کو گرا کر پاش پاش کر دیا۔ لہٰذا آسمان پر جا کر ضرور اُس سے جنگ کروں گا اور ضرور اس پر فتح حاصل کروں گا۔ چنانچہ چار کرگس پرواز کے لئے اُس نے طلب کئے اور اُن کو بے حد مقویات کھلانے شروع کئے۔ جب وہ چاروں کرگس کمال قوی اور طاقتور ہو گئے کرگس (بموجب روایت حیات الحیوان کے ایک اُڑنے والا جانور ہے جو تمام جانوروں سے بڑا اور انتہائی پرواز کرنے والا ہے)

بعضے کہتے ہیں کہ کبھی کبھی رات کے وقت ایک تیز پرواز جانور کے پروں کی آواز کان میں آتی ہے اور فی الحقیقت وہ تیز

Marfat.com

جانور اتنے زور سے اُڑتا ہے کہ صرف دو تین پروں کی آواز میں ہمارے سروں کا سارا فاصلہ طے کر جاتا ہے۔ یہی وہ جانور ہے جس پر نمرود نے آسمان پر جانے کی اپنی طبیعت میں ٹھانی اور ایک نہیں چار کرگسوں کو کھلا پلا کر تیار کر لیا۔ تو بموجب مشورہ ابلیس لعین ایک صندوق بنوایا۔ جس میں دو آدمی آرام سے بیٹھ سکیں اور اُس صندوق میں دو کھڑکیاں رکھیں۔ ایک اوپر کی جانب اور دوسری نیچے کی جانب نیز اس صندوق کے چاروں کونوں پر چار نیزے لگائے اور گوشت کے مُچّے اُن چاروں نیزوں میں لٹکائے اور پھر تین دن کرگسوں کو بھوکا رکھ کر وہ صندوق اُن کرگسوں کی کمر پر باندھ کر کس دیا اور سمجھدار وزیر کو اپنے ساتھ لیکر اور تیر کمان اپنے ہاتھ میں لے کر اُس صندوق کے اندر بیٹھ گیا اب جو کرگسوں نے اپنی کمر کے اوپر گوشت کے مُچّے دیکھے جن کو کھانے کے لئے اوپر کو قصد کیا تو اُن کی سیدھی آسمان کی طرف پرواز شروع ہوئی اور پھر تین رات دن کی پرواز کے بعد نمرود نے نیچے کی کھڑکی کھول کر زمین کی طرف دیکھا تو سوائے پانی پانی کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ پھر اوپر کی کھڑکی کھولی تو سوائے اندھیرے کے کچھ نہیں دکھائی دیا۔ جلدی سے تیر کمان سنبھالا اور تیر کو کمان

میں جوڑا۔ وزیر سمجھدار نے کہا کہ خیر ہے۔ یہ تیر کس پر چلایا جائے گا؟ نمرود مردود کہتا ہے کہ ابراہیمؑ کے خدا کو ماروں گا اُس نے میرا منارہ کیوں گرایا۔ پس میں اپنے منارہ کا اُس سے بدلہ لوں گا۔ سمجھدار وزیر نے کہا کہ وہ خدا ایسا زبردست ہے کہ سب کو جلاتا اور مارتا ہے مگر اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ پس وزیر کا یہ کہنا تھا کہ نمرود نے غصے میں آکر نیچے والی کھڑکی کھول کر وزیر کو دھکا دیا۔

نظم

شانِ ربی دیکھئے اے مومنیں
حکم فرماتا ہے ربُّ العالمیں

اس کو؟ جبرئیل امیں کو اے فتا
زود تر جبرئیل جا اس کو بچا

دوست کو دشمن نے پھینکا ہے جہاں
لے پروں پر اُس کو جا کر بے گماں

بلکہ اُس کو خلد میں لے آ یہیں
اب کرے گا جا کے کیا وہ بر زمیں

میرا پیارا پاس ہی میرے رہے
دشمنوں میں کیوں رہے اور کیوں گرے

وہ وزیر اُس کا نہیں میرا ہے بس
قدرداں بندے کا اک مولا ہے بس

مل گئی جنت اُسے ہاں اے فتا
قدرتِ ربی کا جو قائل ہوا

القصہ نمرود مردود نے اپنے وزیر کو نیچے دھکا دے کر

ایک تیر چھوڑا اور آسمان کی طرف چلا۔ اللہ تعالیٰ نے کرۂ آبی کی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی کو حکم دیا کہ اے مچھلی! ہمارے نام پر قربان ہو! اور دشمن کی تیر کی زد میں آ! اور اُس کے تیر کو اپنے خون میں رنگ دے! چنانچہ وہ خوش نصیب مچھلی اپنے مولا پر قربان ہوئی اور اُس نے نمرود کے تیر کو اپنے خون سے رنگ دیا اور وہ تیر خدائے قادر قیوم نے نمرود مردود کے صندوق میں بامراد واپس کیا۔

نظم

پوری کرتا ہے مرادیں سب کی وہ
اور سنتا ہے دعائیں سب کی وہ

دوست دشمن ہو کوئی ہوائے خدا
تو تو برلاتا ہے سب کا مدعا

اس نے یوں نمرود کو خوش کر دیا
اس تمنا سے بھی دامن بھر دیا

جب وہ خون آلود تیر نمرود کے صندوق میں آ کر گرا تو اُسے دیکھکر بہت خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اب زمین پر چلوں اور چلکر ابراہیم اور اس کے تابعداروں کو دکھاؤں کہ لو! جس آسمانی خدا کو تم پوجا کرتے تھے اُس کو میں شہید کر آیا چنانچہ اُسی

Marfat.com

وقت وہ گوشت کے ٹکڑے جو صندوق کے اوپر لٹکے ہوئے تھے
انہیں نیچے کی طرف لٹکایا کرگسوں نے بجائے اوپر کے نیچے کی
طرف پرواز شروع کی اور پھر تین رات دن میں نیچے اتر آئے۔

نظم

آج ہے نمرود کو اتنی خوشی
خواب میں بھی جو کبھی دیکھی نہ تھی

ہے خوشی اس بات کی اے دوستو!
دیکھے آیا ہے شکست اللہ کو

حیف دیوانے ترا ہے کیا خیال
تو کہاں احمق! کہاں وہ ذوالجلال

ایک مچھلی جس پہ صدقہ ہو گئی
تو نے سمجھا فتح میری ہو گئی

یہ فقط تیری تمنا اس نے دی
دینے والا ہے وہ بس بیحد سخی

نمرود کو آخری پیغام

حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک شام سے ایک مرتبہ پھر شہر بابل کی طرف عازم ہوتے ہیں جن کو جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ نمرود کی سرکشی اب حد کو پہنچ گئی ہے۔ تم جاؤ! اور

Marfat.com

ایک مرتبہ پھر سمجھاؤ! چنانچہ جناب خلیل اللہ شہر بابل پہنچے یہاں آکر دیکھا کہ واقعی نمرود کا دماغ بالکل ہی خراب ہو چکا ہے اور وہ اپنے خیال میں آسمانی خدا کو شکست دیئے ہوئے خوشی کی بغلیں بجا رہا ہے اور لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ میں نے ابراہیمؑ کے خدا پر فتح حاصل کی اور نعوذ باللہ میں اس کو قتل کر آیا۔ چنانچہ ابراہیم خلیل اللہ اس کے پاس گئے اور اُس سے فرمایا کہ اے نمرود! خدائے وحدہٗ لاشریک پر ایمان لا اور اُس کی عبادت کر! یہ سُن کر وہ ہنسا اور ہنس کر کہا کہ اے ابراہیمؑ میں نے تیرے خدا کو قتل بھی کر ڈالا اور یہ دیکھ یہ تیر خون آلود موجود ہے اور تیرے خدا کا خون ہے لعین کے جواب میں جناب خلیل اللہ نے فرمایا کہ توبہ توبہ مارنا تو درکنار لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ اُس کے حکم کو کوئی نہیں پھیر سکتا اس پر نمرود کہتا ہے کہ اچھا ابراہیمؑ یہ تو بتاؤ کہ تمہارے خدا کے پاس کچھ فوج و سپاہ اور غنیم سے لڑنے کے لئے کچھ لشکر بھی ہے؟ یہ سُن کر آپ ہنسے اور ہنس کر فرمایا۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ ط یعنی اُس کی فوج و سپاہ اور اُس کی مخلوق کے لشکروں کی تعداد کوئی نہیں بتا سکتا اور کوئی نہیں جان سکتا کہ اس کے پاس کس قدر لاتعداد لشکر ہیں یہ سُنکر نمرود نے ازراہ تمسخر کہا اے ابراہیمؑ! تیرے خدا کے

Marfat.com

پاس لشکر اور فوج وسپاہ کے نام میرے خیال میں ایک مچھر بھی نہیں ہے۔ یہ سب تیرے خیال خام اور ڈھکوسلے بازی کی باتیں ہیں اگر اس کے لشکر ہوتا تو کہیں چھاؤنیاں اور اُسکی فوجیں نظر آتیں خلاصہ یہ ہے کہ تیرے خدا کے پاس فوج وسپاہ کے نام ایک مچھر بھی نہیں ہے۔

نظم

سُن کے یہ خلّت بنی تھرّا اُٹھے
اور رہے پھر دیر تک گریہ کناں
تھرتھرانے کانپتے یہ عرض کی
بھیجدے بس غیب سے لشکر کوئی

اور وہیں مولا کے سجدے میں گِرے
دیر تک کرتے رہے آہ و فغاں
اے خبر گستاخ کی اپنے ابھی
ٹھیک کردے اُسکی ساری سرکشی

اے میرے معبود اے ربّ کریم
بھیجدے اس کے لئے کوئی غنیم

مچھروں کی فوج

نمرود مردود بے حد طیش دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ اے ابراہیم میں اپنی تمام فوج وسپاہ میدان میں لاتا ہوں اور تجھ

آگاہ کرتا ہوں کہ تو اپنے خدا سے کہہ اگر اُس کے پاس کوئی قوت ہے تو اسے میرے مقابلہ میں بھیجے! پھر میں دیکھوں کہ کسے فتح ہوتی ہے اور کون میدانِ مقابلہ سے بھاگتا ہے۔ چنانچہ نمرود نے اپنی جتنی فوج و سپاہ تھی سب میدان میں لاکر جمع کردی۔ اتنی اور اس قدر کہ سینکڑوں میل کے میدان دَل بادَل افواج سے لبریز ہوگئے اور پھر حضرت ابراہیمؑ کو نمرود نے اس میدان میں بلوایا اور کہا کہ اے ابراہیم! دیکھو میری قوت اور عظیم الشان طاقت کو اب بھی مان لو! اور میری خدائی کے اب بھی قائل ہوجاؤ اور اگر تم کچھ بھی سچائی رکھتے ہو تو اپنے خدا سے کہو کہ وہ میرے مقابلہ کے لئے اپنی فوجیں روانہ کرے! آپ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور کہا کہ ؎

اے مرے معبود اے ربِ کریم
بھیجدے اس کے لئے کوئی غنیم

چنانچہ اُسی وقت آپ کی دعا درِ اجابت کو پہنچی اور قبول ہوئی اور اُسی وقت ملائکہ کے نام اُس خدائے مَلِکُ الْعَلَّام کا حکم صادر ہوا کہ اے ملائکہ پردۂ قاف کی فلاں وادی میں سے ایک مہین سوراخ سرزمین بابل کی طرف کھول دو! اور وہاں سے اتنی

مقدار میں مچھروں کو نکال دو! اور اُن سے کہدو کہ آج تمہارا
رزق معبود کے دسترخوان پر نہیں ہے بلکہ نمرود کے میدان میں
اُس نے تمہارا رزق اُتارا ہے۔ اللہ اللہ اب جو مچھر اس سوراخ
سے نکلے ہیں ایک آناً فاناً میں نمرود کے تمام لشکروں پر مچھروں
کے وہ دَل بادَل آکر چھا گئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ دن کی رات
ہو گئی۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ نے پکارا کہ نمرود!
ہوشیار ہو جا! کہ میرے معبود کا لشکر آگیا اور بہت تو کہا کرتا
تھا کہ تیرے خدا کے پاس فوج و سپاہ کے نام ایک مچھر بھی نہیں ہے
لے اب تو اپنی فوج و سپاہ اور اپنے لشکروں کو میرے معبود کی
ایک ادنیٰ فوج سے بچا! نمرود یہ حالت دیکھکر چراغ پا ہو گیا اور
بجائے ایمان لانے کے کہتا کیا ہے کہ اِن مچھروں کا اُڑا دینا بھی کونسی
بڑی بات ہے۔ چنانچہ اپنی فوج کو حکم دیتا ہے کہ پھر سب اُڑاؤ اور
نقارے بجاؤ! اور غل مچاؤ! ابھی یہ مچھر بھاگ جائیں گے۔ چنانچہ
لا انتہا پھر پھر سے اُڑائے گئے۔ نقارے بجائے گئے اور سب طرف
شور و غل کیا گیا۔ مگر بجائے بھاگنے کے مچھر سروں کے قریب
ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ آخر بموجب حکم الٰہی مچھر تمام دَل بادَل
افواج پر آن گرے اور ایک آنا فانا میں جملہ لشکروں اور

Marfat.com

تمام نمرودی فوجوں کو چاٹ گئے اور کسی کا نام و نشان تک صفحۂ ہستی پر باقی نہ رہا۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ۝ ۔ یعنی

پ ۳۰ ۔ ع ۱۰ ۔ آیۃ ۱۲

اے خدا تیری پکڑ سے الاماں
کپکپاتے ہیں پڑے دونوں جہاں

تیرے غصّے سے لرزتے ہیں سبھی
کیا زمین و آسماں اور کیا کوئی

کانپتی ہے تجھ سے اک دُنیائے دوں
اے خدا اے ذات بیچون و چگوں

تیری رحمت کی نہیں ہے انتہا
تیرے غصّے کی نہیں ہے کوتی تھا

تجھ سے پھر کر آہ کیا لے گا کوئی
موت بس اُس کے لئے وہ دوزخی

آرہا تھا جب کہ لشکر پر عذاب
چین سے بیٹھے ہیں بس خلت مآب

نمرود کی ہلاکت

چونکہ ابھی نمرود کو جیتی زندگی میں گوناگوں سزائیں دینی تھیں اس لئے اُسے باقی رکھا اور یہ عذابِ خداوندی دیکھ کر لیّاں پیّاں گھر کی طرف بھاگا۔ اِدھر یہ بھاگا اُدھر مچھّروں کے لشکر کا ایک سردار جس کی ایک ٹانگ اور ایک آنکھ تھی اس کے پیچھے بھاگا جس نے اپنے پروردگار کی جناب میں دُعا کی تھی کہ ربُّ العالمین

میری تباہی نمرود کے دماغ کا بھیجا مقرر کیا جائے۔ چنانچہ اس لشکر نے مچھر کی دعا قبول ہو چکی تھی اس لئے وہ نمرود کے تعاقب میں اس کے ساتھ چلا۔ چنانچہ سرکش خبیث اپنی جورو سے کہتا ہے کہ دیکھ! یہ مچھر جو میرے اوپر اڑا چلا آتا ہے۔ ایسے مچھر اس قدر آئے کہ میرے تمام لشکروں کو آن کی آن میں چاٹ گئے۔ اب دیکھئے یہ مچھ میرے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے۔ چنانچہ نمرود اپنی جورو سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ وہ مچھر نمرود کی ناک میں گھس گیا اور فوراً دماغ میں پہنچ کر اس کا بھیجا چاٹنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے نمرود کی بری حالت ہوئی۔ کبھی کھڑا ہوتا ہے کبھی بیٹھتا ہے کبھی لیٹتا ہے کبھی کروٹیں لیتا ہے مگر کسی پہلو اسے چین نہیں آتا سخت بے چین ہے آخر بھیجے کی تکلیف سے تنگ آکر لعین نے ایک گھونسا اپنے سر پر مارا جس سے فی الجملہ اسے راحت سی معلوم ہوئی۔ اب تو اس نے چند آدمی اس خدمت پر مقرر کئے جو ہر آن اس کے سر پر گھونسے اور کوسنے مارتے رہیں جب سر پر چوٹ پڑتی ہے آرام رہتا ہے اور جہاں ان کا ہاتھ رکا وہیں نمرود مچھلی کی طرح تڑپنے لگا جب کئی روز اس دشمن خداوند کو اس حالت میں گذر گئے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو حضور رب العزت

کی جانب سے حکم آیا کہ اے خلیل! ہماری طرف سے آخری اتمام حجت کے لئے ایک مرتبہ نمرود کے پاس پھر جاؤ اور اُس سے کہو کہ اب بھی اللہ پر ایمان لے آ! چنانچہ حضرت خلیل اللہ پھر اُس کے پاس تشریف لے گئے اور کہا اے نمرود اب بھی لا اِلٰہَ اِلّا اللہ اِبرَاھِیمُ خَلِیلُ اللہ کہہ لے تاکہ تیری تکلیف کو وہ معبود دور فرمائے جن کے جواب میں نمرود کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! سوائے تیرے کوئی اور بھی گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور اُس کا خلیل ہے آپ نے نمرود کی محلسرائے کے تمام ساز و سامان کی طرف اشارا کیا ہر شئے میں سے آواز آنی شروع ہوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اِبرَاھِیمُ خَلِیلُ اللہِ۔ یہ واقعہ دیکھ کر نمرود غصے میں بھرا اور اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ جملہ ساز و سامان میں آگ دکھا دو! اور سب کو جلا دو! چنانچہ لعینوں نے اپنا تمام سامان جلوا دیا کہ اے ابراہیمؑ اب بتا کہ تیرے خدائے واحد کی کون گواہی دے گا! آپ نے در و دیوار اور چھت کی طرف اشارہ کیا جن میں سے صاف آواز لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اِبرَاھِیمُ خَلِیلُ اللہِ کی آنی شروع ہوئی نمرود نے غیظ میں آکر در و دیوار بھی توڑ ڈالے تو اب اُس کے جسم کے کپڑوں میں سے آواز آنے لگی۔ چنانچہ نمرود نے اپنے جسم کے کپڑے جلا دیئے

Marfat.com

اور کہا اب بتا کون تیرے معبود کے یکتا ہونے کی گواہی دیگا۔
آپ نے اُس کے سر کی طرف اشارہ کیا چنانچہ نمرود کے سر
میں سے آواز آئی کہ اللہ ایک ہے اور ابراہیم اُس کے رسول
ہیں جب نمرود کی سرکشی کی یہاں حد ہو گئی تو اُسی وقت جبرئیل
علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے
فرمایا کہ بڑے بڑے کافر بھی موت کے وقت اللہ سے ڈرتے
اور ایمان لے آتے ہیں مگر یہ شقی ازلی اس وقت بھی نہ ڈرا اور
ایمان نہ لایا اے ابراہیمؑ اب تم اس کے پاس سے ہٹ جاؤ
کہ عنقریب اس پر اللہ کا عذاب نازل ہونیوالا ہے اور اس
کے ہلاک ہونے میں اب کچھ دیر نہیں ہے۔ چنانچہ ایک غلام
جو نمرود کے سر پر موگریاں مار رہا تھا اُس نے ایک موگری اس
زور سے نمرود کے سر پر ماری کہ لعین کا بھیجا نکل پڑا اور وہ مچھر
جو مچھر کی برابر نمرود کی ناک میں سے داخل ہوا تھا چڑیا کی برابر
ہو کر دماغ نمرود سے نکل کر اڑا اور یہ کہتا ہو گیا۔

نظم

اے لعیں فی النار ہو تو اے لعیں		مر کہیں مردود مردک مر کہیں

Marfat.com

تجھ کو وہ ذلت کی موت آئی لعیں
ایک مچھر کی بھی ہستی کچھ نہیں

تیرا بھیجا جس قدر تھا کھا گیا
مل گیا تجھ کو خدائی زا لقہ

اور کر دعوئ خدائی کا ذرا
سرکشی کا ہے یہی آخر مزا

لعنت و پھٹکار برساتا ہوا!
آہ وہ مچھر وہاں سے بس اڑا

ولادت اسمٰعیل

جب نمرود دشمنِ خداوندی فی النار والسقر ہوا اور اس کا تمام کارخانۂ کفر درہم برہم ہو گیا اور توحیدِ الٰہی کی فتح ہو گئی اور حضرت ابراہیم پھر ملکِ شام کی طرف بہت سے مسلمانوں کو لے کر روانہ ہو گئے یہ وہ مسلمان تھے جو کچھ منارے کے گرنے پر مسلمان ہوئے تھے اور کچھ مچھروں کا عذاب آنے پر ایمان لائے تھے اور لشکر کے مچھر کے اڑتے وقت عبرتناک فقرے سن کر مسلمان ہوئے تھے۔ غرضکہ بہت سی مخلوق کلمۂ خلت پڑھتی ہوئی حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئی جب آپ ملک شام بیت المقدس اپنے وطن جدید میں پہنچے تو ایسا من جانب اللہ آپ کی عزت اور آپکا وقار شاہانہ عالم پر آشکارا اور ہویدا

Marfat.com

ہوا۔ اور عام دُنیوی جاہ وحشم کا ایک طوطی بولنے لگا۔ مگر اولاد کی طرف سے آپ اور خاص کر بیوی سارا نہایت غمگین رہا کرتی تھیں۔ کیونکہ اب تک آپ کے ہاں کوئی اولاد ہی نہیں ہوئی تھی ایک روز حضرت سارا نے آپ سے کہا کہ میں اللہ کے بھروسے اور اُس کے توکل پر ہاجرہ کا آپ سے نکاح کرتی ہوں۔ شائد اللہ پاک اُس سے کوئی فرزند عطا فرمائے۔ آپ نے منظور فرمایا اور حضرت ابراہیمؑ کا ہاجرہ سے عقد نکاح ہو گیا اور پھر پورے نو مہینہ میں ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام پیدا ہوئے جن کی خوبصورتی اور جن کا حُسن و جمال سبحان اللہ دیکھنے ایک تو ضعیفی میں فرزند کا ہونا اور پھر انتہائی حُسن و جمال اور پھر پیغمبر خداوندی۔

نظم

دینے والا ہے وہ ایسا ہی کریم
کون ہے اُس کا شریک اُسکا سہیم

اُس کی وہ جود و سخا اُس کی عطا
واقعی جس کی نہیں ہے انتہا

ہم سے ابراہیمؑ کیوں مایوس ہو
لو یہ اسمٰعیل پیارا ہم سے لو

اپنی آنکھیں اپنا دل ٹھنڈا کرو
میری بس حمد و ثنا کرتے رہو

Marfat.com

عہدِ سارا کا مگر رکھنا خیال
جس پہ ثابت رہتے ہیں اہلِ کمال

عہدِ سارا

اب جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام پیدا ہوئے تو ملکِ شام میں ایک دھوم ہو گئی اور انتہائی مسرت و شادمانی کا غلغلہ ہوا جس پر حضرت سارا بہت چڑ بڑ ہوئیں اور ان کا یہ چڑ بڑ ہونا منجانب اللہ تھا۔ کیونکہ وہ معبود سوائے اپنے دوسرے کی محبت کو نا پسند کرتا ہے۔ غرضکہ حضرت سارا اس مسرت و شادمانی کی رکاوٹ کا باعث ہوتی ہیں اور غیظ میں آکر حضرت ابراہیمؑ سے کہتی ہیں کہ اے ابراہیمؑ دیکھو اس فرزند کو پیار کرتے ہوئے تمہیں نہ دیکھوں اگر ایسا ہوا اور میں نے فرزند کو پیار کرتے ہوئے تمہیں دیکھا تو قسم ہے مجھے اپنے اللہ کی ہاجرہ کے تین عضو کاٹ دونگی اور جہاں سے میرا دل چاہیگا وہاں سے کاٹوں گی حضرت ابراہیمؑ نے اقرار کیا کہ اب فرزند کو پیار نہ کروں گا۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ایسا موقع ہوا کہ حضرت سارا موجود نہ تھیں ابراہیم علیہ السّلام نور عین چاند سے اسمٰعیل کو پیار کرنے لگے کہ اتنے میں حضرت سارا

آگئیں اور یہ دیکھتے ہی کہ خلیل اللہ اپنے فرزند کو پیار کر رہے ہیں غصے میں سرخ ہو گئیں اور کہا کہ اب میں اپنی شرط پر ہاجرہ کے تین عضو کاٹتی ہوں - یہ سن کر حضرت ہاجرہ کہیں پوشیدہ ہو گئیں اور جناب خلیلؑ نے ہاجرہ پر رحم دلانے کی بہت کچھ سفارش کی - اس پر حضرت سارا اور ابراہیمؑ کا یہ مشورہ قرار پایا کہ یہ قسم اور یہ قول و قرار یوں پورا کیا جائے کہ ہاجرہ کے کان اور ناک چھیدی جائے اور اسمٰعیل کی ختنہ کی جائے - چنانچہ ناک کان چھیدنے کا اس دن سے رواج قرار پایا اس سے پہلے کسی عورت کے ناک کان نہیں چھیدے جاتے تھے - پس حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ کو لائے اور ہر سہ امور انجام دیئے گئے اور آپس میں صفائی ہو گئی - مگر اس باہمی صفائی کے وقت پھر یہ معاہدہ قرار پایا یعنی حضرت ابراہیمؑ سے حضرت سارا نے کہا کہ اب اگر تم نے اس فرزند کو پیار کیا تو میں ہرگز رحم نہ کروں گی اور فرزند کو سمیت اس کی ماں کے ایک ایسے جنگل میں ڈلوا دوں گی جہاں پانی اور دانے کا نام و نشان تک نہ ہو گا - چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے اقرار کر لیا اور بآرام رہنے سہنے لگے - چند مہینے تک آپ اس عہد پر قائم رہے اور باوجود جوشِ پدری کے پیار نہ کیا - آخر پھر ایک دن ایسا

Marfat.com

موقع ہوا کہ حضرت سارا مکان میں نہ تھیں اور پیارے اسمٰعیل کی موہنی صورت دیکھ کر آپ نے انہیں گود میں اُٹھا لیا اور پیار کرنا شروع کیا کہ یکایک۔

نظم

آن پہنچیں حضرت سارا وہیں
بھیجنے والا تھا ربُّ العالمیں

کیونکہ کب اُس کو یہ ہو سکتی سہار
خُلّت اور فرزند کا ہو دل سے پیار

آگئیں القصہ سارا آگئیں
غیظ و غصّے میں وہیں تھرا گئیں

اور کہا لو اے خلیل اللہ کے
ہاتھ دھو ڈالو بس اب فرزند سے

چھوڑ آؤ اس کو اب جنگل میں تم
ہاجرہ کو بھی وہیں کر آؤ گم

لق و دق میدان ہو ایسا وہاں
آب و دانے کا نہ ہو نام و نشاں

اور شجر ہو واں نہ ہر کوئی کنواں
اور اک سُنسان جنگل ہو جہاں

ہو کے حیراں بولے یہ حضرت خلیل
اے خدا! اے ارحم و ربِّ جلیل

کیا یہ سارا کہہ رہی ہے اے کریم!
کیا کروں میں اے مرے ربِّ رحیم

آسماں سے بس وہیں آئی ندا
یوں ہوا خلّت کو ارشاد خدا

کہہ رہی ہے تم سے یہ سارا نہیں
کہہ رہا ہے بلکہ ربُّ العالمیں

Marfat.com

جس طرح کہتی ہے یہ وہ ہی کرو | چھوڑ دو جنگل میں ان کو چھوڑ دو

مرضیِ مولا یہی ہے اے خلیلؑ
ساتھ ہے سارا کے وہ ربِ جلیل

جنگل کی روانگی

جب جنابِ ابراہیم خلیل اللہ کو یہ معلوم ہوا کہ سارا کی مرضی عین خدا تعالیٰ کی مرضی ہے تو اُسی وقت سفر کی تیاری شروع کی اور کچھ تھوڑا سا کھانا دانہ ساتھ لیا اور ایک مشک پانی کی بھری اور پھر ایک تیز رَو اونٹنی پر سب سامان رکھا اور گود میں نورِ عین لختِ جگر اسمٰعیل کو بٹھایا اور اپنے پیچھے حضرت ہاجرہ کو بٹھا کر روانہ ہو گئے۔ جب شہر بیت المقدس سے باہر نکلے تو کہتے ہیں کہ خداوندا کہاں اور کس طرف لے جاؤں؟ حکم ہوا کہ اے ابراہیمؑ! اونٹنی کی مہار چھوڑ دو! جہاں کے لئے ہماری مرضی ہو گی وہیں یہ اونٹنی تمہیں لیجائے گی آپ نے اونٹنی کی مہار اللہ کا نام لے کر چھوڑ دی اور اسنے وہ ملکِ شام سے سیدھی مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئی ہے جہاں نہ کوئی عمارت ہے نہ مکان ہے بلکہ محض ایک سنسان یا ہو کا میدان ہے۔ غرضکہ وہ اونٹنی تینوں مبارک

Marfat.com

نفوس کو لئے ہوئے مکہ معظمہ کے جنگل میں پہنچی اور جہاں آج چاہِ زمزم ہے وہاں آکر بیٹھ گئی اور یہ وہ جگہ ہے جہاں بارہ اور بارہ چوبیس کوس پانی یا آدمی کا نام ونشان نہیں۔ ہر چہار طرف خشک پہاڑوں کا سلسلہ ہے جن میں نہ کہیں آبشار ہے نہ تالاب نہ کنواں۔ بلکہ وہ غیر آباد جگہ ہے جس کے چاروں طرف بیسیوں کوس کسی بستی یا کسی آبادی کا نشان تک نہیں۔

نظم

آدمی ہے واں نہ آدم زاد ہے
کیا بیاباں پُر خطر ہے بات ہے

کس جگہ چھوڑیں گے یہ اہل وعیال
اس قدر طاعت رب ذوالجلال

اور آگے شان مولا دیکھئے
دیکھئے ہوتا ہے کیا کیا دیکھئے

پس جب وہ اونٹنی کعبۃ اللہ کے سنسان جنگل میں آکر بیٹھ گئی تو اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اے خلیل اللہ! حکم الٰہی یہ ہے کہ آپ اپنے اہل وعیال کو یہیں اور اسی سنسان جنگل میں ہمارے توکل پر چھوڑ کر ملک شام کو واپس تشریف لے جائیں! چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے بموجب حکم سبحانی حضرت ہاجرہؑ اور ننھے سے اسمٰعیل کو اونٹنی پر سے اتارا۔ اور

Marfat.com

اُس ہُو کے میدان میں اُنہیں تنہا چھوڑ کر چلے۔ جب حضرتِ خلیلؑ
نہنے سے فرزند اور ہاجرہ کو اس کوہستان جنگل میں تنہا چھوڑ کر چلے
تو حضرت ہاجرہ نے آپ کا پلّہ پکڑا اور زار و قطار روتے روتے
کہا۔

نظم

اے خلیل اللہ یہ کیا راز ہے
کوئی بھی اپنا نہ یاں دمساز ہے

ناتواں میں اور یہ ننھی سی جان
اور یہ کہسار؟ یہ ہُو کا مکاں

ہاجرہ کو چھوڑتے ہو کس پہ تم
دودھ پیتے کو یہ کیوں کرتے ہو گم

کس کو سونپا اپنا پیارا شیر خوار
کس پہ چھوڑا ہاجرہ کو بے قرار

آپ یہ کیا کر رہے ہیں اے جناب
یا نبی اللہ! کچھ دیجے جواب

خلیل اللہ

آنکھ سے آنسو رواں ہیں آپ کے
اور لب خاموش جاتے ہیں ہلے

کچھ نہیں فرماتے ہیں منہ سے جناب
ہے اگرچہ حد سے بڑھ کر اضطراب

جب بہت روئیں نحیفہ ہاجرہ	تب یہ رو کر آپ نے انسے کہا

ہاں یونہی حکم خدا ہے اے کنیز
جس پہ بندہ چھوڑتا ہے اے کنیز

کتب تواریخ و تفاسیر میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا دامن پکڑے ہوئے جب ہاجرہ روتی ہوئی چل رہی تھیں اور آپ کو روکنا چاہ رہی تھیں تو جناب خلیل اللہ نہ تو آپ کے روکے رکتے تھے اور نہ کچھ جواب دیتے۔ بلکہ نہایت صبر و خاموشی کے ساتھ یہ حکم الٰہی بجا لا رہے تھے اس وقت بی بی ہاجرہ نے اخیر کے درجے یہ کہا کہ اَللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا؟ یعنی کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم کیا ہے کہ آپ ہمیں اس جنگل میں چھوڑ جائیں؟

جن کے جواب میں آپ نے فرمایا نَعَمْ ہاں اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم دونوں کو اس جنگل میں چھوڑ جاؤں بس اتنا سنتے ہی حضرت ہاجرہ نے آپ کا دامن چھوڑ دیا اور حکم الٰہی پر نہایت فراخدلی اور خندہ پیشانی سے فرمایا۔ لَنْ یُّضَیِّعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی یعنی اے خلیل اللہ! بسم اللہ جائیے! اب ہمیں ہمارا پروردگار ہرگز ضائع نہ کرے گا اور وہ آپ سے بہتر ہمارا محافظ ہوگا۔

Marfat.com

نظم

واہ کیا کہنا ہے حضرت ہاجرہ
دامنِ خلت کو چھوڑا ہاتھ سے
حکم مولیٰ سنتے ہی بس یہ کہا
اور صدقے ہو گئیں اللہ کے
چاہیے ہر مرد و زن کو چاہیے
حکم مولیٰ پر یونہی قانع رہے

ہاجرہ کی تنہائی

حضرت ابراہیم خلیل اللہ محض حکمِ الٰہی بجا لاتے ہوئے ہاجرہ سے اپنا دامن چھڑا کر ملکِ شام کی طرف روانہ ہوئے مگر دل کی حالت یہ ہے کہ بار بار نورِ عین اسمٰعیل اور بی بی ہاجرہ کو دیکھتے جاتے ہیں جوں جوں دور ہوتے جاتے ہیں قلبِ مبارک بے چین ہوا چلا جاتا ہے۔ جب چلتے چلتے آپ وہاں پہونچے کہ جہاں سے ایسا نہ تھی میں جان اسمٰعیل اور ہاجرہ دونوں نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ وہ وہ ایک پہاڑی ہے جس پر کھڑے ہو کر آپ آخری نظریں اُن پر ڈالتے ہیں تو ایک سنسان وادی میں اپنے بے کس اہل و عیال کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگتے ہیں

Marfat.com

اور آسمان کی طرف منہ کرکے کہتے ہیں۔ رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ یعنی

نظم

اے میرے معبود رَبِّ ذوالجلال
چھوڑتا ہوں اسجگہ اہل و عیال

ہے جہاں کھیتی نہ آبادی کہیں
ہے تیرے گھر کی وہ اک چٹیل زمیں

اے مرے معبودِ خلّاقِ جہاں
تو ہی ہے اک دستگیرِ بے کساں

اُن کا تو حافظ محافظ ہو کریم
اور نمازوں پر رہیں یہ مستقیم

تجھ کو یہ بھولیں نہ اس سنسان میں
اور رہیں تنہا نہ اس میدان میں

پھر سیدوں کے دلوں کو اسطرف
آئیں وہ بسنے یہاں پر صف بصف

غیب سے روزی ہو بس ان کو عطا
باغ میووں کے یہاں جلدی لگا

تا کہ شکریہ ترا کرتے رہیں
تیرا کلمہ یہ سدا بھرتے رہیں

الغرض حضرت ابراہیم خلیل اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہاتے ہوئے اس مفارقت کی پہاڑی سے اُتر کر ملکِ شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں جناب ہاجرہ علیہا السّلام اپنے

نورِ عین اسمٰعیل کو گود میں لئے ہوئے ایک خوفناک وادی میں تن تنہا بیٹھی ہیں جن کو صرف اس اکیلی ذات کا بھروسہ اور تکیہ ہے جس سے نہ کوئی مکان خالی ہے اور نہ سنسان اور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی وہ چودہ طبق کا نور چودہ طبق میں موجود ہے اور حاضر و ناظر ہے۔ وہ چار روز میں وہ مشکیزہ پانی کا اور وہ کھجوریں وغیرہ ختم ہو گئیں۔ جو کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اُن کے پاس چھوڑ گئے تھے۔

اب حضرت ہاجرہ بھوک پیاس کی تکلیف میں پریشان ہوئیں۔ جس کی وجہ سے آپ کا دودھ بھی خشک ہو گیا۔ اور اب بچے سے اسمٰعیل نے بھوک کی تاب نہ لا کر رونا شروع کیا۔ آہ جس کے رونے سے ہاجرہ کا کلیجہ منہ کو آنے لگا اور دودھ پیتے فرزند کی ننھی سی زبان بھوک پیاس کے سبب باہر نکلی ہوئی دیکھی اور پھر اس کا رونا۔ اللہ اکبر آپ اپنی بھوک پیاس کو بھول گئیں اور دل بیقرار ہونے لگا۔ چنانچہ اس اضطراب و بے چینی میں حضرت ہاجرہ نے اپنے نورِ عین کو وہیں لٹایا اور خود دیوانہ وار از خود رفتہ ہو کر کوہِ صفا پر چڑھ گئیں اور اس پر چڑھ کر چاروں طرف نظریں دوڑائیں کہ کہیں کوئی پانی کی علامت۔ کوئی چشمہ کوئی

Marfat.com

تالاب کوئی کنواں نظر آئے مگر وہاں سینکڑوں میل پانی کا نام و نشان نہیں۔ نظر آئے تو کہاں سے اور کیوں کر نظر آئے؟ جب کوہِ صفا پر پانی کا نشان کہیں نہ پایا تو اپنا لباس یعنی کپڑے سمیٹ کر جلدی جلدی وہاں سے اُتریں اور روتے ہوئے نورِ عین کو آکر دیکھا اور مضطر بانہ کوہِ مروہ پر چڑھ گئیں اور وہاں پہونچکر چاروں طرف پانی کی علامتیں دیکھیں۔ مگر پانی کی علامت کہیں نہ دکھائی دی۔ پھر اپنے کپڑے سمیٹتی ہوئی کوہِ مروہ سے بہت تیز قدموں اُتریں اور روتے ہوئے بچے کو دیکھکر پھر بیتابانہ کوہِ صفا پر چڑھ گئیں اور نہایت سراسیمہ ہوکر پانی تلاش کیا اور پھر اپنے کپڑے سمیٹ کر نیچے اُتریں۔

نظم

آہ رستے ہیں زمین و آسماں
تم نہیں مضطر سبھی مضطر ہیں آہ

ہاجرہ! تم پر ہیں سب لوگ نثار
دیکھتا ہے تم کو وہ بارِ الٰہ

ہاجرہ یہ بے قراری آپ کی
خالقِ رحمت انہا کو بھا گئی

Marfat.com

چاہِ زمزم کا نکلنا

حضرت ہاجرہ کا یہ اضطرابی حالت میں دوڑنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ حاجیوں پر قیامت تک کے لئے لازم کر دیا کہ میں طرح میری بندی ہاجرہ کوہِ صفا اور کوہِ مروہ پر بیتابانہ سات مرتبہ دوڑی ہے اسی طرح تم بھی بوقتِ ادائیگی حج بیت اللہ سات مرتبہ کوہِ صفا مروہ پر دوڑو! اور ہاجرہ کی طرح تم بھی اپنی بیتابانہ صورت ہمیں دکھاؤ جس کے صلے میں یا جرہ کو ہم نے چاہ زمزم عطا فرمایا۔ تمہیں اس کے صلے میں حوضِ کوثر عطا فرمائیں گے۔ القصہ حضرت ہاجرہ کبھی کوہِ صفا پر چڑھ جاتی ہیں اور کبھی کوہِ مروہ پر اور پانی کی تلاش میں سخت بیقرار ہیں اور نورِ عین کے رونے سے اپنی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ دل پھٹا پڑتا ہے اور تلاش آپ میں ایک بے حواسی کا عالم ہے جس کو آسمان کے ملائک دیکھ رہے ہیں اور مقدر حضور رب العزت اپنی بندی کی اس بے قراری کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ آخر جب ساتویں مرتبہ حضرت ہاجرہ کوہِ صفا پر پہونچی ہوئی دیوانہ وار پانی کی حالت چاروں طرف دیکھ رہی ہیں تو رب سوائے کریم نے فضل فرمایا اور فوراً جبرائیل

Marfat.com

کے نام حکم صادر ہوا جبرئیل علیہ السلام اسی وقت ایک باز کی صورت میں ننھے سے اسمٰعیل کے پاس آتے ہیں جن کے پروں کی آواز حضرت ہاجرہ کو آندھی کی آواز معلوم ہوئی کوہِ صفا پر سے مڑ کر اپنے فرزند کی طرف دیکھتی ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک عظیم الشان پرندہ ننھے سے اسمٰعیل پر چھایا ہوا ہے۔ سخت بے حواسی کے عالم میں وہاں سے فرزند کی طرف دوڑتی ہیں اور وہاں آکر کیا دیکھتی ہیں کہ ننھے سے فرزند کی ایڑیوں کے پاس سے زمزم کا چشمہ ابل رہا ہے۔ جلدی سے تین چلو نورِ عین کو پلائے اور پھر خود سیر ہو کر وہ ٹھنڈا اور شیریں پانی پیا جس سے بھوک اور پیاس سب جاتی رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آبِ زمزم میں یہ خاص اثر رکھا ہے کہ اس کے پینے سے انسان کی بھوک اور پیاس رفع ہو جاتی ہے پس حضرت ہاجرہ مع اپنے فرزند کے بھوک پیاس سے سیر ہو گئیں تو اب جلدی جلدی اس ابلتے ہوئے پانی کے ارد گرد مٹی سمیٹ سمیٹ کر تھانولا بنانا شروع کیا۔ چنانچہ جلدی جلدی تھانولہ بنائی جاتی ہیں اور یہ کہتی جاتی ہیں زَمْ یا مُبَارَکْ زَمْ یا مُبَارَکْ یعنی ٹھیر اے پانی۔ تھم اے پانی یہاں جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں رَحِمَ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ اللہ اسمٰعیل کی والدہ

Marfat.com

پر رحم فرمائے کہ چشمۂ زم زم کو زُمْ زُمْ کہہ کر روک دیا۔ ورنہ یہ سارے جہاں میں ایک دریائے روان بنکر جاری ہوتا۔

غرضکہ حضرت ہاجرہ کوشش کر رہی ہیں اور سنگریزے اور مٹی خوب سمیٹ سمیٹ کر اس کا گھیرا یا باڑ بنا رہی ہیں کہ یکایک آسمان کی طرف سے ایک آواز ان کے کانوں میں آتی ہے۔

نظم

چشمۂ رحمت ہے یہ اے ہاجرہؑ!
ہم نے یہ بخشا تجھے اے صالحہ

اب قیامت تک یہ بس جاری رہا
حق نے بخشا ہے یہ چشمہ فیض کا

یہ ترے فرزند کی املاک ہے
جس سے بس راضی خدائے پاک ہے

یہ نبی ہوگا ہمارا اے کنیز
عرش کا ہوگا یہ تارا اے کنیز

اور کرینگے یہ زمیں آباد ہم
تم کو اور اسکو کریں گے شاد ہم

ہم نے سن لی تھی خلیل اللہ کی
لو کئے دیتے ہیں ہم پوری سبھی

ہر طرف سے آئے اب بندے مرے
آئے بس اب قافلوں پر قافلے

Marfat.com

مکّے کی آبادی

حضرتِ ہاجرہ اِس ندائے غیبی سے نہایت شاد ہو کر اور مطمئن ہو کر بیٹھی تھیں کہ چند آدمی دُور کھڑے ہوئے پانی کے قریب آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یمن میں قبیلہ جُرہُم کے لوگ بڑے بڑے تاجر اور مالدار تھے جن کے قافلے اکثر اسی سرزمینِ مکّہ سے ہوتے ہوئے ملک شام کو جایا کرتے تھے۔ اور یہ منزلیں اُن کو نہایت کٹھن اور دُشوار ہوتی تھیں کیونکہ یہاں سینکڑوں کوس کہیں پانی کا نام و نشان نہ تھا۔ آج خلافِ عادت اِس سرزمین میں اُنہوں نے پانی کے آثار دیکھے اور یہ دیکھا کہ کوہِ صفا مَروَہ کے درمیان جانورانِ خوش اِلحان کے جمگھٹے ہیں اور بے انتہا پرندے اُڑ رہے ہیں۔ یہ دیکھکر سالارِ قافلہ نے چند آدمی کوہِ صفا کی طرف روانہ کیے کہ جاؤ! اور معلوم کرو کہ آج یہاں کونسا غیبی چشمہ نمودار ہوا ہے۔ جس سے اِن پرندوں میں خوش الحانی کے ترانے ہو رہے ہیں اور ان بے زبانوں میں ایک عید ہو رہی ہے پس جلدی جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ یہ کیا واقعہ ہے

چنانچہ وہ قافلے کے چند آدمی دُور سے کھڑے ہوئے دیکھتے ہیں کہ ایک حیادار بی بی شیر خوار بچے کو گود میں لئے بیٹھی ہے اور بچے کے قدموں کے پاس پانی کا چشمہ جاری ہے اُس پر جانوروں کے جھنڈ کے جھنڈ سایہ کئے ہوئے ہیں۔ غرضکہ چند آدمی دُور سے کھڑے ہوئے حضرت ہاجرہ سے دریافت کرتے ہیں کہ اے صاحب پردہ! اور اے صاحب حیا! تم انسان ہو یا جنّات؟ حضرتِ ہاجرہ نے فرمایا کہ میں انسان ہوں اور میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی بیوی ہوں۔ اور یہ میری گود میں میرے فرزند ہیں جو اسمٰعیل ہیں جن کے پیاسے رہنے کی مجھے توقع تھی بلکہ اللہ تعالیٰ تک کو سہار نہ ہو گی اور اُس نے اپنے فضل سے مجھے یہ چشمہ عنایت فرمایا جس کے پینے سے انسان کی بھوک پیاس سب رفع ہو جاتی ہے پھر اُن چند آدمیوں نے اس چشمہ سے پانی پینے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دی اور الگ کو بیٹھ گئیں۔ چنانچہ وہ لوگ آئے اور انہوں نے چاہِ زمزم میں سے پانی پیا۔ واقعی اُن کی بھوک پیاس دونوں رفع ہو گئیں۔ اُسی وقت وہ چند نفوس دوڑتے ہوئے سالار قافلہ کے پاس گئے اور اس چشمہ سقیہا کا تمام حال بیان کیا۔ سالار قافلہ آیا اور اُس نے جناب ہاجرہ

سے عرض کیا کہ اے مالکہ! اِس چشمۂ آب حیات کی آپ ہی مالک ہیں یا اور بھی کوئی حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ چشمۂ حیات اللہ نے صرف مجھے اور میرے بچے اسمٰعیل کو ہی عطا فرمایا ہے۔ دوسرا کوئی بشر اس کا مالک نہیں ہے! پھر اس سالار قافلہ نے تمام وادی کی طرف پھر چلکر دیکھا اور کہا کہ مویشیوں کی چراگاہ بکثرت ہے اور اب چشمۂ آب حیات یعنی زمزم کا کنواں بھی عجیب سیراب کنواں ہے لہذا یہاں ضرور کوئی نفیس شہر بسانا چاہیئے۔ پھر اس سالار قافلہ نے آپ سے اجازت مانگی کہ آپ اجازت دیں تو ہم یہاں مکانات و عمارات بنالیں؟ آپ نے اسے اجازت دی اور وہ اجازت لے کر اور اپنے قافلے کے چند مرد و عورت کو یہاں آپ کی خدمت کے لئے چھوڑ کر یمن پہونچا اور قبیلۂ اعمام کے بڑے بڑے سرداروں کو اور بڑے بڑے معماروں کو ساتھ لیکر مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوا اور آتے ہی حضرت ہاجرہ سے پھر اجازت حاصل کی اور تعمیرات شروع کردیں۔ چند روز میں اللہ تعالیٰ نے اس سنسان جنگل کو ایک گنجان شہر بنادیا جس سے نہ صرف حضرت ہاجرہؑ کی وحشت و تنہائی رفع ہوئی بلکہ ایک بہت بڑی آبادی یا شہر کی آپ رئیسہ

Marfat.com

یا مالک ہو گئیں۔ اور تمام لوگ یہاں بطور رعیت کے آباد ہونے شروع ہو گئے اور بے انتہا کھجوروں اور میووں کے باغ لگ گئے جب یہاں کی حالت بالکل ہی بدل گئی اور ایک شہر مکمل کی صورت میں ہو گئی تو حکم الٰہی ہوا کہ اے جبرئیل جاؤ اور ہمارے خلیل کو جا کر خوشخبری سنا دو! چنانچہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ وہ دعا جو آپ ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر اپنے اہل و عیال کو دے کر آئے تھے وہ آپ کی دعا ہم نے بجنسہ قبول کی اور فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ۔ یعنی تم نے اس دعا میں یہ کہا تھا۔

نظم

پھیر بندوں کے دلوں کو اس طرف	آئیں وہ بسنے یہاں پر صف بصف
غیب سے روزی بھی ان کو کر عطا	باغ میووں کے یہاں جلدی لگا
ہم سے جو تم نے کہا وہ ہی کیا	شہر ایک آباد کر کے دے دیا

Marfat.com

مکّے کا عزم

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جبرئیل علیہ السلام سے یہ بشارت و خوشخبری سنی تو بیحد مسرور ہوئے اور بے انتہا شکر الٰہی بجا لائے! اور حضرت سارا سے مکّے کی آبادی اور وہاں کی تمام پُر فضا کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اسمٰعیل کو جا کر دیکھوں اس پر حضرت سارا نے بخوشی آپ کو اجازت دی مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہا کہ قیام وہاں صرف ایک لحظ کی لحظہ ہو! زیادہ نہ ہو! آپ نے منظور فرمایا اور اب عزم مکّہ مبلہرہ کر کے آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور بیت المقدس سے مکّہ کی سمت روانہ ہو گئے جو تقریباً ایکہزار میل سے زیادہ ہے۔ جس اونٹنی پر آپ سوار ہوتے تھے وہ مہینوں کا راستہ دنوں میں طے کرتی تھی اور دنوں کا راستہ گھنٹوں میں۔ القصّہ جناب خلیل اللہ مکہ معظمہ پہنچے تو فی الحقیقت جیسا جبرئیل علیہ السلام نے کہا تھا ویسا ہی مکہ معظمہ کو پایا۔ آپ جس جنگل بَر میں اپنے اہل و عیال کو چھوڑ گئے تھے وہاں مسلسل آبادی نظر آتی ہے اور وہاں کے جنگل کھجوروں اور انگوروں کے باغ اور کھیت

Marfat.com

کیا رسے سرسبز و شاداب ہو رہے ہیں یہ عجیب و غریب حالت دیکھکر آپ نے بحضورِ خداوندی سجدہ ادا کیا اور بہت شکرِ الٰہی بجالائے اور پھر اہل و عیال کے مکان کی طرف چلے لوگوں نے آپ کو پتہ بتایا کہ مالکِ شہر کا مکان یہ ہے! آپ حیران ہیں کہ الٰہ العالمین کس سنسان جنگل میں ان کو چھوڑ کر گیا تھا آج تیرے فضل و کرم سے یہ کیفیت ہے کہ مجھ کو میرے نورِ عین کا مکان بتاتے لوگ میرے ساتھ چل رہے ہیں۔

نظم

اللہ اللہ قدرتِ پروردگار
دم کے دم میں کر دیا یک گلعذار

کل جو اک سنسان تھا ہو کا مکاں
آج طوطی بولتا ہے اک وہاں

کل جہاں پانی کا اک قطرہ نہ تھا
آج واں زمزم کا چشمہ ہے بھرا

نام آدم کا جہاں کل تک نہ تھا
آج ہے بازو سے بازو چھل رہا

کل جہاں چٹیل زمیں تھی ہر طرف
باغ انگوروں کے ہیں واں صف بصف

شکر ہے تیرا الٰہ العالمیں
تو نے بس آباد کر دی یہ زمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر محلِ اسمٰعیل پر پہونچے

Marfat.com

اور آواز دی حضرت ہاجرہ آپ کی آواز پہچان گئیں اور ڈیڑھ برس کی جان حضرت اسمٰعیل کو گود میں لے کر دروازہ پر آگئیں تو دیکھا کہ جناب خلیل اللہ ایک ناقے پر سوار ہیں جن کی زیارت کر کے بہت خوش ہوئیں اور عرض کیا کہ ناقے سے اُتریئے! اور مکان میں تشریف لایئے! آپ نے فرمایا کہ ناقے سے اُترنے کا حکم نہیں ہے۔ پھر آپ نے نور عین اسمٰعیل کو اُسی ناقہ پر اپنی گود میں لیا۔ اور بہت پیار کیا اور فرمایا کہ اے بچے! اللہ نے تجھ کو اپنے کعبۂ اطہر کا مالک بنایا اور عنقریب وہ تجھے نبوت کی دولت سے بھی مالا مال کرنے والا ہے۔ چنانچہ فرزند کو بہت پیار کیا اللہ سونپ ہاجرہ کو دے دیا اور خود اپنی واپسی کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ سُن کر ہاجرہ رونے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ حکم الٰہی یونہی ہے ہاجرہ خاموش ہو گئیں اور عرض کیا کہ اچھا اتنی تو مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کا سر دھلا سکوں! آپ نے اجازت دی! ہاجرہ اسی وقت ایک بڑا پتھر لائیں آپ نے اونٹنی کو بٹھایا اور ایک پاؤں اس پتھر پر رکھ اور اس جانب کو جھک گئے ہاجرہ نے اس طرف سے

Marfat.com

سر نہ ہلایا پھر دوسری جانب پتھر لے جاکر رکھا اُس پر پاؤں رکھ کر آپ اُس طرف جھک گئے تو ہاجرہ نے اس طرف سے آپ کا سر جھلایا۔ اور یہ وہ پتھر ہے جس کو مقام ابراہیم کہا جاتا ہے جس پر آپ کے قدموں کے نشان ہیں۔ اور اب تک وہ پتھر مکہ معظمہ میں موجود ہے۔ حاجی لوگ جس کی زیارت کرتے ہیں اور اس پر دو نفل نماز ادا کرتے ہیں اور اس کا نام مقام ابراہیم ہے اسی کو وہ اپنے کلام میں فرماتا ہے فیہ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ۔ پھر جب ہاجرہ آپ کا سر دھلا چکیں تو آپ بیوی ہاجرہ اور لختِ جگر اسمٰعیل کو اللہ کے سپرد کرکے ملکِ شام کی طرف رخصت ہو گئے اور وہاں پہنچ کر حسبِ دستور عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے۔

کتبِ تفاسیر میں لکھا ہے کہ آپ جب اپنی محرابِ عبادت میں ذکرِ الٰہی اور عبادت الٰہی کرتے تھے تو آپ کی آواز ایک میل کے فاصلہ تک جاتی تھی اور اُس کے اثر سے اُڑتے ہوئے پرند تک پتھر کے مانند ہو جاتے تھے اور ہر شے پر ایک سکتہ کا عالم طاری ہو جاتا تھا نیز کتبِ تفاسیر میں یہ بھی مرقوم ہے کہ جب پورا ایک سال گذر جاتا تھا تب آپ حضرت سارا سے اجازت لے کر مکہ معظمہ تشریف لایا کرتے تھے۔

Marfat.com

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جناب خلیل اللہ جس سواری پر سوار ہو کر ملک شام سے مکہ معظمہ جاتے اور آتے تھے وہ جانور اس کے کہ مہینوں میں یہ راستہ نے کرے ایک آنا فانا میں منزل مقصود پر پہنچ جاتی۔ اور آپ یہ تکلیف سفر اللہ تعالیٰ نے بالکل آسان کردی تھی

نظم

نظر پڑتی تھی حضرت کی جہاں پر
سواری کا قدم پڑتا تھا واں پر
خلیل اللہ کا تھا پاس اتنا
سفر ان کے لئے کر دیا تھا
ابھی چھوڑا ہے ملک شام اپنا
ابھی آیا نظر میں ان کو کعبہ

خواب عجیب

حضرت ابراہیم علیہ السلام باجازت حضرت سارا شروع مہینہ ذی الحجہ سے مکہ معظمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ساتویں شب کو آپ نے خواب میں دیکھا، کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اے ابراہیم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اٹھ! اور اپنے فرزند کو ہماری راہ میں قربان

کر۔

صبح کو آپ نے بہت کچھ اس بارے میں غور کیا اور فکر مند ہوئے کہ یہ کیا خواب نظر آیا۔ نیز اپنے دل میں یہ کہتے ہیں کہ آیا خواب من جانب اللہ ہے یا وسوسۂ شیطانی ہے۔ تاہم آپ نے اُسی روز راہ خدا میں باختلاف روایت بیس۲۰ اونٹ قربان کئے۔ آٹھویں شب کو پھر خواب میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! اپنے فرزند کو خدا کی راہ میں قربان کر! آپ اُسی وقت اُٹھ بیٹھے اور صبح کو راہِ خدا میں چالیس اونٹ قربان کئے۔ نویں شب کو پھر خواب میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! اُٹھ اور اپنے فرزند کو راہِ خدا میں قربان کر۔ آپ اُٹھ بیٹھے اور صبح کو راہِ خدا میں دو سو اونٹ قربان کئے۔ دسویں۱۰ شب کو پھر خواب میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ اپنے فرزند اسمٰعیل کو راہِ خدا میں قربان کر۔

نکتہ

فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ یعنی اللہ علیم و حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ یہ خواب دکھانے میں مولا کی یہ حکمت ہے کہ اپنے خلیل کا مرتبہ انتہائی حد تکمیل کو

Marfat.com

پہونچائے فرشتوں نے کہیں یہ اعتراض کردیا تھا کہ یہ آپ کے قلبِ میں کیسے کہ اپنے فرزند اسمٰعیل سے بے حد محبت کرتے ہیں اور ہر سال بڑی مسافت طے کرکے آتے ہیں اور انہیں پیار کرتے ہیں، جنکو مولائے کریم اپنے خلیل سے یہ عملی جواب دلوانا چاہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ! اپنے اسمٰعیل کو ذبح کردو! تاکہ ان فرشتوں کو ہم جواب شافی دے سکیں۔ اس لئے بار بار حکم ہوتا ہے کہ اے خلیل! اپنے فرزند اسمٰعیل کو ہماری راہ میں قربان کر!

چنانچہ آج دسویں ذی الحجہ کی شب کو جب واضح طور پہ کہا گیا کہ اے ابراہیم! اپنے فرزند اسمٰعیل کو ہماری راہ میں قربان کر! نیز آج کے خواب میں یہ بھی کہا گیا کہ اے ابراہیم! پیغمبروں کا خواب بمنزلہ وحی کے واجب التعمیل ہوتا ہے لہٰذا اپنے فرزند اسمٰعیل کو خدا کی راہ میں قربان کر۔

نظم

ہو گئے بس تیار اٹھ بیٹھے خلیل
اب رہی دل میں نہ کچھ بھی قال و قیل
ہو گئے یکسو خیالاتِ خلیل
یہ کہ بے لاریب یہ حکمِ جلیل

Marfat.com

عزم قربانی کا دل میں کر لیا — سنتے ہی فرزند اسمٰعیل کا
عمر تھی اُس وقت جنکی سات سال — اور نبت بھی تھی اُنکی بس کمال
اب کیا قربان اُن کو اب لیا — اب ثبوت اس ذات جلّت کا دیا
اب چلے کر یہ قربان گاہ میں — اب یہ پورے اترے اُسکی راہ میں

اے خلیل اللہ اے عالی جناب
اس قدر طاعات رب ذوالجلال

ذبح کی تیاری

دسویں ذی الحجہ کی صبح کو عبادت الٰہی سے فارغ ہو کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بیوی ہاجرہ سے فرمایا کہ آج مجھے تمہارے اسمٰعیل کو ایک بڑی جگہ مہمان لے جانا ہے اُس کو بناسنوار کر تیار کر دو۔ بیوی ہاجرہ نے آپ کے حکم کی تعمیل میں اُسی وقت اپنے نورعین اسمٰعیل کو بنانا سنوارنا شروع کیا۔ پہلے خوب مل مل کر نہلایا اور پھر اچھے اچھے کپڑے پہنائے اور سر میں تیل ڈالا اور کنگھی کی اور آنکھوں میں سرمہ لگایا اور پھر اپنے نورعین کے کپڑوں میں مشک و عنبر کا خوشبو لگایا اور پھر اس کی پیشانی سر بوسہ دے کر اللہ کے سپرد کیا اور جناب خلیل اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔

Marfat.com

ادھر ابراہیم خلیل اللہ نے ایک چھری اور ایک رسّی پہلے ہی سے اپنی بغل میں چھپا کر رکھی تھی جنہوں نے اپنے نورِ عین کا ہاتھ پکڑا اور انہیں لے کر چلے۔ ادھر یہ چلے ادھر آسمانوں کے فرشتے اس امتحان عظیم کی سیر دیکھنے کے لئے چلے اور ادھر شیطان لعین اپنی جگہ سے اٹھا کہ ہائیں! ابراہیمؑ طاعت مولا میں یہاں تک بڑھ گیا کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کرنے چلا۔ نہیں نہیں میں انہیں ہرگز یہ فعل نہ کرنے دوں گا چنانچہ سب سے پہلے ابلیس لعین ایک ضعیف عورت بن کر حضرت ہاجرہ کے پاس آیا اور کہا اے والیٔ مکہ! تمہیں خبر ہے آج تم نے اپنے نورِ نظر کو بنا سنوار کر کہاں بھیجا ہے؟ حضرت ہاجرہ نے جواب دیا کہ آج اُس کے والد ماجد کسی بڑی جگہ مہمان لے گئے ہیں۔ لعین نے کہا کہ نہیں نہیں وہ بڑی جگہ مہمان نہیں لے گئے بلکہ تمہارے نورِ نظر کو ذبح کرنے لے گئے ہیں۔

حضرت ہاجرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ عورت! تو کوئی دیوانی ہوئی ہے۔ باپ کہیں اپنے بیٹے کو ذبح کیا کرتے ہیں

حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے اکلوتے فرزند اسمٰعیل کو ذبح کریں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب حضرت ہاجرہ کو اس لعین کے کہنے کا یقین نہ ہوا تو اُس کو اصل راز کھولنا پڑا۔ اور کہا کہ دیکھو وہ یقینی اپنے نورِ عین

Marfat.com

کو ذبح کرنے لے گئے ہیں اس لئے کہ انہیں حکم الٰہی ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو ہماری راہ میں قربان کر! لہٰذا وہ اسمٰعیل کو ذبح کرنے لے گئے ہیں یہ سُنکر حضرت ہاجرہ نے فرمایا۔ کہ اے ضعیفہ تیری اتنی عمر ہوئی اور اب تک تو مولا کے حکم کی تابع نہ ہوئی۔

نظم

حکم مولا ہے اگر اس کام کا
ہاجرہ کو اس میں پھر کیا دغا

میرا اسمٰعیل اور بچہ مرا
راہ مولا میں اگر کام آ گیا

یہ کہاں قسمت مری میرے نصیب
ہو مرا فرزند مولا کا حبیب

ایک اسمٰعیل کیا قربان سب
مل گیا خلت کو جب یہ حکم رب

ہاجرہ کی جان تک قربان ہے
اے لعین شاید کہ تو شیطان ہے

اللہ اللہ ہاجرہ کی اس رضائے مولا پر ابلیس نا امید ہو کر وہاں سے بھاگا اور سات برس کے بچے کی صورت بنا کر حضرت اسمٰعیل کے پاس پہنچا اور چپکے سے دریافت کیا کہ اے دوست کہاں جا رہے ہو؟

حضرت اسمٰعیل نے فرمایا کہ ہمارے والد بزرگوار ایک بڑی جگہ

Marfat.com

مہمان لیجا رہے ہیں۔ یہ سُن کر ابلیس ہنسا اور ہنس کر کہا کہ نہیں نہیں مہمان نہیں لے جا رہے۔ بلکہ اے دوست یہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے لئے جاتے ہیں۔ اس پر جناب اسمٰعیل نے فرمایا۔ کہیں باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہیں؟ اور جس میں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے رحم دل اور باخدا پیغمبر! نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

جب تیسرے اسمٰعیل کو اُس لڑکے (یعنی ابلیس) کا یقین نہ آیا تو مجبوراً ابلیس کو اُن سے بھی اصلی راز صرف یقین دلانے کی غرض سے کہنا پڑا۔ یعنی کہتا ہے کہ اے دوست! تمہارے باپ کو حکم خدا وندی ہوا ہے کہ اپنے اسمٰعیل کو میری راہ میں قربان کر۔ لہذا یہ اُس حکم کی تعمیل میں تمہیں ذبح کرنے لئے جا رہے ہیں۔ یہ سُن کر پیارے اسمٰعیل فرماتے ہیں۔

نظم

حکم مولا ہے تو پھر کیا عذر ہے
اُس پہ بس قربان ہے ہر ایک شئے

ہے یہ اسمٰعیل کی خوش قسمتی
جس سے حاصل ہو رضائے ایزدی

مرضیٔ مولا میں جو کام آ گیا
ہو گیا بس اُسکو پھر سب کچھ عطا

جب کہ یوں حکم الٰہی ہو گیا
ہم کو کیا اُس میں تامل اے فتا

جانِ اسمٰعیل ہے اُس پر نثار
تو لعیں شاید ہے شیطاں نابکار

اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل کی یہ اطاعتِ ربّی معلوم کر کے شیطان ناامید ہو کر وہاں سے بھی بھاگا۔ اور ایک بڑے بھاری پیر مرد کی صورت بنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آیا اور اُن سے کہا کہ اے خلیل اللہ کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مہم درپیش ہے جس کی تعمیل کے لئے جا رہا ہوں۔ جن کے جواب میں لعین کہتا ہے کہ افسوس اے خلیل تم جیسا عقلمند اور اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ یعنی محض شیطانی خواب پر اتنی بڑی جرأت کا ارادہ کر لیا کہ فرزند کو ذبح کرنے لے چلے؟ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہ کرنا یہ محض شیطانی وسوسہ ہے جس پر تم اپنے نورِ عین کو قتل کرنے لے چلے! جناب خلیل اللہ نے اس پیر مرد کی طرف دیکھا اور نورِ باطنی سے صاف پہچان گئے کہ یہ وہی لعین ہے جس نے آدم سے نافرمانی کرائی اور گیہوں کا دانہ کھلوا کر انہیں جنت سے نکلوایا۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

یعنے

Marfat.com

نظم

دُور ہو اے دُشمنِ پروردگار
دُور ہو تو اے لعینِ نابکار
حکمِ ربّی مجھکو کرنے دے ادا
ہو چکا ہے مجھکو فرمانِ خدا

تیرے کہنے میں نہ آؤں گا کبھی
جا کہیں چل دُور ہو اے دوزخی

شیطان کی دھین دھوکڑی

حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے کورا جواب سُن کر لعین بھاگا نہیں بلکہ وہاں کا وہیں جما رہا۔ اور کہا کہ اچھا اب آگے بڑھو میں بھی دیکھوں کہ کس طرح آگے بڑھتے ہو؟ یہ کہہ کر لعین ایک بڑا زبردست بھینسا بن کر اُس پہاڑی کے درے میں پھنس کر بیٹھ گیا جہاں سے آگے کو راستہ جاتا تھا۔ اب تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ رُکے اور بجناب ربّ العزّت دُعا کی کہ خداوندا اِس لعین نے میرا راستہ روک لیا ہے تو ہی اپنے کام میں میری مدد فرمائے گا اور مجھے راستہ دیگا وہاں سے بحکمِ الٰہی جبرئیل علیہ السّلام آئے اور سات کنکریاں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو وہیں سے اُٹھا کر دیں۔ اور کہا

لہ اللہ اکبر کہہ کر یہ ساتوں کنکریاں اس لعین بھینسے کے مارنا۔ آپ نے وہ کنکریاں اللہ اکبر کہہ کر اس کے ماریں۔ چنانچہ پہلی کنکری جب اللہ اکبر کہہ کر ماری تو وہ لعین کچھ گھل گیا مگر وہاں سے ہٹا نہیں۔ دوسری کنکری جب اللہ اکبر کہہ کر ماری تو وہ بیل کی برابر ہو کر رہ گیا۔ لیکن وہیں اڑا ہوا۔ غرض کہ پھر جب اللہ اکبر کہہ کر ساتویں کنکری آپ نے اس کے ماری تو اب وہ چڑیا بن کر اس جمرۂ اولیٰ سے اڑا اور جمرۂ وسطیٰ بیچ کے درے میں بھینسا بن کر جا اڑا۔ جہاں حضرت خلیل اللہ پھر رہے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام آئے اور پھر اسی طرح سات کنکریاں آپ کو دیں اور کہا کہ اسی طرح یہاں بھی یہ کنکریاں اس کے مارو! چنانچہ آپ نے یہاں بھی اللہ اکبر کہہ کر کنکریاں اس پر ماریں چنانچہ وہ کنکریاں کھا کر اور چڑیا بن کر یہاں سے بھی اڑا۔ اور اب تیسرے جمرے یعنی تیسرے درے میں بھینسا بن کر جا اڑا۔ یہاں بھی بموجب حکم الٰہی سات کنکریاں آپ نے پھر اس کے ماریں اب یہ لعین ناامید ہو کر وہاں سے ہٹا اور کہتا ہے اے ابراہیم تم نے میرا کہنا تو مانا نہیں ہے۔ اچھا اب میں دیکھوں گا تم کیونکر اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ذبح کرتے ہو؟ دیکھنا تمہارا ہاتھ ہی نہیں چل سکے گا کیونکہ تم نہایت رحم دل خلیق اور مہمان نواز ہو! بھلا کیسے ہو سکتا

Marfat.com

ہے کہ تم اپنے بچے کے ذبح کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ ضرور تمہارا ہاتھ رُکے گا اور ضرور تم ناکام رہو گے یہ کہہ کر ایک ٹیلے پر سیر دیکھنے کے لئے بیٹھ گیا۔ جناب خلیل اللہ نے اس لعین کی شمہ برابر پروا نہ کی اور مقام منا میں پہنچ کر رہے جن کو شیطان نے بہکانے میں اپنی ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا اور پھر وہ ناکام رہا۔

نظم

فتح خُلّت کو یہاں بھی ہو گئی — ہو گئی شیطان کی بس کِرکِری
کنکری تھی ایسی بھینسے کا علاج — ٹھیک بس سے ہو گیا اُسکا مزاج
حاجیو! تم بھی سنبھالو کنکری — اور اِس بھینسے کو کر دو مُرزخی
کہہ کے بس اللہ اکبر پھینک دو — اور خُلّت کی طرح آگے بڑھو
ترکۂ خُلّت ملا ہے تمکو یہ — حکم مولا نے دیا ہے تم کو یہ

کامیابی ہے تو اُسکے نام میں
فتحیابی ہے تو اُسکے کام میں

ذبح کا منظر

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی منزلِ مقصود پر پہنچے

...ئے تو منا میں کھڑے ہو کر اپنے لختِ جگر ننے سے اسمٰعیل سے فرماتے ہیں
...بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری یعنے

...ت دل اے میرے ننے سے پسر	خواب میں مجھکو یہ آیا ہے نظر
...بح کرتا ہوں میں اک ننی سی جان	نام اسمٰعیل ہے وہ بے گماں

اب بتا تو سوچکر جلدی مجھے
تیرا دل کیا رائے دیتا ہے تجھے

جن کے جواب میں بیساختہ سات برس کی جان پیارے اسمٰعیل فرماتے ہیں۔ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۝ یعنی اے بابا کیجئے جو آپکو حکم دیا گیا ہے مجھکو انشاء اللہ صبر کرنیوالوں میں سے پائینگے۔ جب وہ دونوں آگے بڑھے اور (آیۃ ۲۸-۲۹-۳۰) اسنے اپنی پیشانی پیش کی اور ہم نے پکارا اسکو اے ابراہیم۔

ترجمہ

اے خلیل اللہ اے میرے پدر	حکمِ ربی کر گذریئے جلد تر
خواب جو دیکھا ہے سچا کیجئے	داد حکمِ ایزدی کی دیجئے

راہِ مولا میں لٹائیں گے مجھے
صابروں میں آپ پائیں گے مجھے

لیکن اے والدِ بزرگوار! اس وقت آپ کی خدمت میں چند

Marfat.com

وصیتیں کرتا ہوں انہیں ضرور قبول فرمایا جائے اور وہ وصیتیں یہ ہیں جو میں خدمت جناب والا میں پیش کرتا ہوں۔

پہلی وصیت

ہو وصیت میری پوری اے ابی
سنتے سے فرزند کی کیجئے خوشی

قبلۂ حاجات جب قرباں کریں
ہاتھ پاؤں میرے کس کر باندھ دیں

اس طرح بندھ جائے پھر یہ کمتریں
تاکہ یہ پھڑکے نہیں تڑپے نہیں

خون کی چھینٹیں اڑیں ایسا نہ ہو
آپ کے دامن میں اک دھبہ ہو

دوسری وصیت

آپ جب دیکھیں مری ننھی سی لاش
صبر کا پردہ نہیں کیجے گا فاش

آزمائش میں رہیں ثابت قدم
ہو نہ اسمٰعیل کی فرقت کا غم

طاعتِ ربی میں قرباں کیجئے
ما متاعِ دل سے بس دھو دیجئے

تیسری وصیت

ح کر ڈالیں مجھے جس وقت آپ
پھر بھلا دیں دل سے بس یکلخت آپ
ر کرتا میرا لے جائیں حضور
میری ماں کو جا کے یہ دیدیں ضرور

یہ نشانی ہوگی اسمٰعیل کی
والدہ کا جس سے کچھ بہلیگا جی

چوتھی وصیّت

ن سے کہئے گا مرا جا کر سلام
اُن کے اسمٰعیل کا آخر پیام
ہر جو پوچھیں اور کچھ وہ میرا حال
اُن سے کہدینا تمہارا نونہال

تم سے بھی اچھی جگہ پہنچا دیا
بندے کو اللہ سے ملوا دیا

اللہ اللہ پیارے اسمٰعیل اپنے والد بزرگوار کو یہ وصیّتیں کر چکے
واب حضرتِ خلیل اللہ نے رسّی سے اپنے نورِ عین کے ہاتھ پاؤں باندھے
ور زمین پر لٹا کر چھُری اُن کے نتّے سے گلے پر رکھدی اور بسم اللہ
للہ اکبر کہکر زور سے پھیرنی شروع کردی۔ ہر چند چھری پھیرتے ہیں
کر پیارے فرزند کے گلے کا ایک رونگٹا تک نہیں کٹتا۔ پھر الگ ہٹ
ر ایک پتھر پر دوبارہ چھری تیز کر کے فرزند کو ذبح کرتے ہیں پھر بھی وہ
چھری کام نہیں کرتی۔ آخر مجبور ہو کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ چھُری

Marfat.com

کی نوک پیارے فرزند کے گلے پر رکھ کر اپنے سارے جسم کا زور دیتے ہیں لیکن گلے کا رونگٹا تک نہیں کٹتا۔

یہ حالت دیکھکر آسمانوں کے فرشتے چلّا اٹھتے ہیں اور رحمت الٰہی کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔ اُدھر رحمتِ خداوندی کا ایک دربار ہو رہا ہے۔ اِدھر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام چھری تیز کر کے اپنے اکلوتے فرزند کا گلا بزور طاقت کاٹنا چاہتے ہیں۔

نظم

رکھ کے شہ رگ پر چھری اے اتقیا
زور سارے جسم کا بس دے دیا

مرضیٔ مولا میں بے چون و چرا
کس طرح پورا کیا حکمِ خدا

دست و کہنی سے دیا سینے کا زور
چیخ اُٹھے دشت و جبل کے مار و مور

آہ ابراہیم کیا کرتا ہے تو
ہو رہی ہے کاہے کی یہ جستجو

کس پہ یہ زور آزمائی اے خلیل
دے رہے ہیں سب دہائی اے خلیل

حکمِ ربی میں یہ تو ثابت قدم
لختِ دل کا کچھ نہیں تجھ کو الم

مڑ گئی جب زور پا کر وہ چھری
کام ذرہ بھر نہ اپنا کر سکی

ہاتھ سے پھینکی خلیل اللہ نے
تب زباں دیدی اُسے اللہ نے

وہ چھری بولی کہ اے پیارے خلیل
کس لئے کرتے ہو تم مجھکو ذلیل

Marfat.com

آتشِ نمرود کیوں ٹھنڈی ہوئی
کیوں نہ پھر وہ آپکا کچھ کر سکی؟

ہوئے حضرت حکم ربی اسکو ہوا
اے چھری یا نار کوئی برد کا

آپ سے پھر اس چھری نے یہ کہا
حکم بس یہ ایک بار اس کو ہوا

جی ستر بار یہ مجھکو ہوئی
اے چھری لا تقطعی لا تقطعی

آپ کا کہنا کروں میں اے خلیل
یا کروں میں طاعت رب جلیل

وقت قبولیت

تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل کے حلقوم اور تمام گلے اور گردن پر تانبے کے غار پیدا کر دیئے پھر اس کو بار بار ندا فرمائی لا تقطعی لا تقطعی اب فرمایئے کہ چھری کس طرح حضرت اسمٰعیلؑ کا گلا کاٹ سکتی تھی۔ جب کہ بار بار اسے حکم ایزدی ہو رہا ہے کہ خبردار اے چھری جو اسمٰعیل کا ایک رونگٹا بھی کاٹا غرضکہ جب وہ چھری حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غصے میں آکر پھینکی ہے اور وہ چھری یہ کہتی ہوئی آپ کے ہاتھ سے چھو ہے کہ اے خلیل اللہ علیہ السلام تم کہتے ہو کاٹ! اور رب جلیل فرماتا ہے لا تقطعی نہ کاٹ! تم ایک مرتبہ کہتے ہو کاٹ! رب معبود ستر مرتبہ فرماتا ہے نہ کاٹ! پھر آپ ہی فرمائیں کہ میں آپ کا کہنا

Marfat.com

مانوں یا خالقِ چودہ طبق کا کہنا مانوں! جنابِ خلیل اللہ اِس چھری کو بنظرِ غیظ و غضب دیکھ ہی رہے تھے کہ اتنے میں آپ کی پشت کی جانب سے اللہ اکبر کی آواز آئی یہ کہ کوئی نئی اور اجنبی آواز والا کہہ رہا ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اِس نئی اور اجنبی آواز پر حیرت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ مڑ کر دیکھتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ جناب جبرئیل علیہ السلام جنت کا ایک دُنبہ لئے کھڑے ہیں اور دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی انہوں نے تکبیر کہی جنہیں دیکھ کر ننھے سے اسمٰعیل سے نہ رہا گیا اور مارے خوشی کے بے تحاشہ آپ کے منہ سے نکلا لا الٰہ الا اللہ

نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی فرطِ خوشی میں بے ساختہ پکار اُٹھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور وہ بڑی قدرت والا ہے پھر وہ بڑا اور بڑی قدرت والا بھی اپنے دونوں تابعدار بندوں اور صابروں سے اپنی تعریف اور اپنی بڑائی سُنکر نہ رہ سکا بیساختہ وہ ملک العلام فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ یعنی حقیقت میں سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

پس یہ مجموعتاً ایک تکبیر ہو گئی اور قبولیت کے وقت کی یادگار اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مسلمانوں کے لئے لازم کر دی

Marfat.com

کہ یوم الاضحیٰ کے پانچ رات دن تک یہ پوری تکبیر ہمارے بندے پکارتے رہیں تاکہ ہم اُن مبارک بندوں کی طرح اُن کہنے والوں سے بھی خوشنود ہوں۔

شریعت کا مسئلہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لوگو! ایامِ تشریق یعنی ماہ ذی الحجہ میں نویں تاریخ کی صبح سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر کے وقت تک نمازِ مفروضہ کے بعد مرد پکار کر یہ تکبیر پڑھیں اور عورتیں آہستہ سے پڑھیں۔

نظم

راز اس میں ہے یہ اُس معبود کا
پیارے بندوں سے جو اپنے خوش ہوا

اُن سے خوش ہو کیا عجب تم سے بھی ہو
اس طرح تم بھی ثنا اُس کی کرو

جو قبولیت کے ہیں رحمت کے دن
شانِ خلت کے ہیں وہ شوکت کے دن

تم بھی اس شوکت میں ملجاؤ ذرا
غلغلہ تم بھی کرو تکبیر کا

جس سے راضی ہو خدائے کردگار
کیوں نہ تم اُس کو پڑھو پھر بار بار

Marfat.com

عجیب و غریب منظر

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

مولائے کریم اپنے قرآن مجید میں اُمّتِ محمدیہ کی آگاہی کے لئے منا کے میدان میں جو اپنے دو مبارک بندوں کا امتحان لے رہا تھا وہ عجیب و غریب منظر نقل فرماتا ہے یعنی جب وہ دونوں باپ بیٹے یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام ہمارے حکم پر برضا و رغبت ہمہ تن تیار ہو گئے تو باپ نے تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اپنے بیٹے کے ماتھے اور ٹھوڑی کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اُس کا چاند سا مکھڑا مروڑ کر زمین پر گرایا تو فَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ قسم ہے ہمیں اپنی عزت و جلال کی ہم سے نہ رہا گیا اور ہم سے اسمٰعیل کی یہ تکلیف گوارا نہ ہو سکی تو بلا واسطہ جبرئیل ہم خود پکار اُٹھے وَنَادَيْنٰهُ اَنْ

ابراہیمؑ

نظم

آج ابراہیم اے میرے خلیل
کر دیا تو نے ادا حکم جلیل
بس بس اب دریائے رحمت ہے رواں
لے لیا دونوں کا میں نے امتحاں

خواب تم نے اپنا سچا کر دیا
لو لقب ہم سے خلیل اللہ کا

نیز اے ابراہیم! ہم تم کو اور بڑے بڑے رتبے عطا کریں گے اور ہم اپنے فرمانبرداروں کو اسی طرح اعزاز دیا کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ یہ بہت بڑی آزمائش تھی جس میں ابراہیمؑ اور اسمٰعیل کو ہم نے ثابت قدم پایا وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ اور ہم نے بڑی قربانی یعنی جنت کا پلا ہوا دنبہ اسمٰعیلؑ کے بدلے ابراہیم کے پاس پہنچا دیا اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی زبانوں پر ابراہیمؑ و اسمٰعیل کا یہ ذکر خیر جاری رکھا۔

نیز اس وقت جب کہ ابراہیمؑ اپنی آستین چڑھائے ہوئے اپنے نور عین کے ذبح کرنے کے مبارک کام میں مصروف تھے تو چودہ طبق میں سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ

Marfat.com

کا ایک غلغلہ تھا اور چودہ طبق کے فرشتے ان کو سلام نیاز پہنچا رہے تھے۔ اور یہ اعزازی بدلہ ہم نے اُن کو عطا فرمایا تھا اور اس میں شک نہیں کہ ابراہیمؑ ہمارے نہایت ایماندار بندے تھے جن کو اس زبردست امتحان پر ثابت قدم رہنے کے صلے میں ہم نے اسی وقت بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ابراہیمؑ کو ایک دوسرے فرزند اسحاق کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی۔

نظم

اللہ اللہ قدرت مولا	کیا عجیب و غریب منظر تھا
تا قیامت جو یادگار ہوا	فضل مولا کا بے شمار ہوا
باپ بیٹوں میں عید ہوتی ہے	تا قیامت یہ دید ہوتی ہے
ہے یہ عید الضحیٰ اسی کی یاد	جس میں ہوتے ہیں سب مسلماں شاد

عید افطار ہے جہاں بھر کی
عید قرباں ہے اس پیمبر کی

قربانی جنت

وہ دُنبہ جو حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تھے فوراً ابراہیم خلیل اللہ کے حوالے کیا اور خود جلدی سے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کے پاس آئے اور اللہ کا سلام اُنہیں پہنچایا اور منجانب اللہ خلعت پیغمبری اُنہیں عنایت فرمایا۔ یعنی آج پورے سات برس کی عمر میں آپ پیغمبر بنا دیئے گئے اور خود حضرت جبرئیل نے پیارے اسمٰعیل ذبیح اللہ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں رسی سے کھولے اور سلسبیل سے اُنہیں غسل دے کر جنت کے حلے پہنائے۔

جبرئیل علیہ السلام یہ کام کر رہے ہیں اور خلیل اللہ نہایت مسرت کے ساتھ وہ جنت کی عجیب قربانی ذبح کر رہے ہیں۔ جن کو تمام آسمانوں کے فرشتے آ آ کر مبارک باد دے رہے ہیں۔

نیز صاحب تفاسیر لکھتے ہیں کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو زمین پر سے اُٹھایا اور اُن کی رسیاں کھولیں اور اُنہیں دولھا بنایا تو پھر فرمایا کہ اے اسمٰعیل ذبیح اللہ! اب تم اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھاؤ! اور جو چاہو اپنے معبود کی جناب میں دُعا کرو کہ یہ وقت نہایت قبولیت کا ہے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تم پر بے حد مہربان ہے پس اس وقت جو تم دعا کرو گے قبول ہوگی۔ یہ سُن کر اُس ننھے سے دولھا

نے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور دُعا کی :-

نظم

اے خدا اے مالکِ ہر دو سَرا
اے کریم و اے رحیم و کبریا

بخش دے بس اپنے اُن بندوں کو تو
جو کہ مومن ہوں مُوحد نیک خو

جس طرح مجھ پر کرم تو نے کیا
فضل اُن پر بھی یونہی ہو اے خدا

جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اِس ذبحِ عظیم یعنی جنت کے دُنبے کی قربانی سے فارغ ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ جبرئیل امین پیارے نورِ عین اسمٰعیل علیہ السّلام کو دولہا بنائے ہوئے کھڑے ہیں اور وہ ننّے سے دولہا اپنے ننّے ننّے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے مولائے متعال جَلَّ جَلَالُہٗ کی حضوری میں دعا کر رہے ہیں اور جبرئیل علیہ السّلام آمین آمین کہہ رہے ہیں اور اِس وقت نورِ عین پر رحمتِ الٰہی کے ہوئے سے چہرہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام تا دمِ حیرت میں کھڑے اپنے پیارے نورِ عین کو ملاحظہ فرماتے رہے جب وہ دُعا سے فارغ ہوئے تو جلدی سے آگے بڑھے اور اپنے نورِ نظر پیارے لختِ جگر

کو گود میں اٹھا لیا اور کلیجے سے لگایا اور اس نور بھری پیشانی کے بوسے لئے اور بہت کچھ پیار و محبت کے بعد فرمایا۔

نظم

اے مرے لختِ جگر نورِ نظر
آفریں ہے تجھکو اے رشکِ قمر

خوب تو ثابت قدم ثابت ہوا
تو نے بس اللہ کو خوش کر دیا

اپنی ماں کے پاس بس اب تم چلو
فضلِ ربی سے انہیں بھی خوش کرو

اور دکھلاؤ انہیں اپنا جمال
ہو گئے پیغمبری سے نونہال

لائے اس نورِ نظر کو ماں کے پاس
دیر سے جو تک رہی تھی شوق کی آس

اور کہا لو ہاجرہ اپنا پسر
یہ پیمبر ہو گیا نورِ نظر

اس کو میں ایسی جگہ پر لے گیا
جس جگہ رزاق کل موجود تھا

نعمتیں وہ وہ ملیں اسکو وہاں
کچھ نہ پوچھو ہاجرہ وہ داستاں

کیا کروں تعریف اس فرزند کی
انتہا یہ کہ نبوت مل گئی

احوالِ اسمٰعیل علیہ السلام

Marfat.com

جناب ابراہیم خلیل اللہ نے اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ کے سپرد کیا اور خود ملک شام کی طرف مراجعت فرمائی اور وہاں پہنچکر حضرت سارا سے نور عین کا حکم الٰہی ماننے پر تیار ہونا اور اطاعت خداوندی پر اپنی جان عزیز کی پرواہ نہ کرنا اور پھر اس کے صلے میں ان کا پیغمبر ہونا بیان کیا۔ سارا خاتون جسے سن کر خوش ہوئیں اور اب حضرت خلیل اللہ عبادت خداوندی اور ابلاغ توحید میں مصروف ہو گئے کیونکہ شرک کو مٹانے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی توحید دنیا بھر میں پھیلانے کا آپ کو انتہائی شوق اور انتہائی عشق تھا چنانچہ آپ ابلاغ توحید میں مصروف ہوئے۔

یہاں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی سنیئے کہ شدہ شدہ آپ کی عمر اب گیارہ سال کی ہو گئی ہے اور تمام اہل مکہ آپ کی بیحد عزت کرتے ہیں اور ہمہ تن آپ کی خدمت و مدارات میں مصروف رہتے ہیں قضائے کار اسی سن میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ حجر اسود کے قریب دفن کر دی جاتی ہیں جس سے جناب اسمٰعیلؑ بیحد ملول اور مغموم ہو کر چاہتے ہیں کہ کسی طرف کو ہجرت کر جائیں۔ جنہیں تمام اہل مکہ روکتے ہیں اور بہت کچھ آپ کی دلجوئی کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک بڑے معزز اور

مراف خاندان کی لڑکی سے آپ کی شادی کر دیتے ہیں جس سے
الجملہ آپ کی دلبستگی ہوتی ہے اور مزید برآں یہ کہ تیر و کمان یا
کار کا شوق آپ کو ہوتا ہے اور اب ماں باپ کا سایہ سر پر نہ ہونے
قدرے غم غلط ہونا شروع ہوتا ہے اور جبرئیل علیہ السلام آتے
ہیں اور اللہ کا سلام لاتے ہیں تو بآرام تمام وہ رہنے سہنے لگتے ہیں نیز
ول و مشروب حضرت اسمٰعیل نے اپنا محض شکار پر موقوف کر لیا
ہے۔ کیونکہ وجہ معاش اور اکل حلال اس سے زیادہ آپ کے
ال میں نہیں آیا۔ گیارہ برس کی جان تنے سے اسمٰعیل بمشورہ جبرئیل
لڑ شکار میں مصروف رہتے ہیں۔ کیونکہ اکل حلال شکار کی روزی سے
یادہ کوئی نہیں ہے اور یہی فطرتی اور قدرتی خدائی تعلیم ہے اور
شکار ہی سب سے زیادہ اس حلال ہے۔ غرضکہ اس حالت میں
جب پورا ایک سال گذر گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جناب
خلیل اللہ کو اطلاع دی کہ بیوی ہاجرہ کا انتقال ہو گیا ہے اور تنے
سے اسمٰعیل ... کی مکہ والوں نے شادی کر دی ہے اور اب وہ شکار
میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ ہاجرہ کے انتقال کی خبر معلوم کر کے
حضرت خلیل اللہ کو بیحد ملال ہوا اور حضرت سارا سے اجازت لیکر
مکہ کو روانہ ہوئے۔ جب وہ در اسمٰعیل پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازہ

بند ہے۔ آواز دی اہلیہ اسمٰعیل دروازہ پر آئیں اور پوچھا کون
آپ نے فرمایا ایک مسافر! نیز آپ سمجھ گئے کہ یہ ضرور میری بہو
ہے۔ فرمایا تمہارا خاوند کہاں ہے۔ بہو نے جواب دیا ہیں کہاں شکار
کی تلاش لگی ہوئی ہے تمام دن جنگل میں رہتے ہیں اور ہم تو جس دن
سے اُن کے گھر میں آئے ہیں سدا تکلیف ہی تکلیف میں ہیں میاں ہیں
کہ دن بھر شکار میں رہتے ہیں۔

تیرا اور بھی بہت سی شکائتیں اس بہو نے اس مسافر سے
کیں۔ جبکہ تمام شکایات سُنکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنی
بہو سے صرف اتنا فرمایا کہ اچھا بیٹا وہ آئے تو اُس سے کہدینا
ایک بوڑھا مسافر آیا تھا اور وہ کہہ گیا ہے کہ بس اسمٰعیل اپنے
دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالو اور سا تھ ہی اُس کے سلام کہا ہے
اور بس یہ فرما کر آپ رخصت ہو گئے۔ کیونکہ زیادہ ٹھہرنے کی مجھ کو
اللہ کی اجازت نہیں تھی۔

شام کو جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گھر میں تشریف
لائے تو اُن کو دروازے پر برکاتِ خلت محسوس ہوئے بغیر نہ رہ سکے
کیا کوئی آیا تھا؟ کیونکہ مجھکو روحانی انوار و برکات محسوس ہو رہے
ہیں۔ بتاؤ کون آیا تھا؟ بیوی نے جواب دیا کہ ہاں ایک بوڑھا

Marfat.com

ض اونٹنی پر سوار ہوئے آئے تھے اور وہ تمہیں پوچھتے تھے میں نے
ا جو کچھ حال تھا وہ اُن سے صاف صاف کہدیا اور میں نے یہ بھی
دیا کہ انہیں شکار کی بہت لت ہے۔

حضرت اسمٰعیل سمجھ گئے کہ وہ ضرور میرے والدِ بزرگوار
رت ابراہیمؑ علیہ السلام تھے۔ فرمایا اچھا وہ کچھ فرما بھی گئے
ہیں؟ کہا کہ ہاں کہہ گئے ہیں۔ ایک تو تمہیں سلام کہہ گئے ہیں
ر دوسری بات یہ کہہ گئے ہیں کہ یہ چوکھٹ تیرے کام کی نہیں ہے
سے بدل ڈال۔

پس اتنا سنتے ہی جناب اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ
ے والد ماجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے، نیز وہ مجھ سے جو
کھٹ بدلنے کو فرما گئے ہیں چوکھٹ تو ہے پس میں تجھ کو طلاق
تا ہوں کیونکہ ناشکر عورت سے نہ خدا خوش نہ رسول خوش
ا تو شکر گذار کو پسند کرتے ہیں۔

نظم

ے ناشکری بھی ہے کیسی بلا	انتہائی جس سے مولا ہے خفا
جو ناشکری کرے وہ سن رکھے	تجھ سے بس مولا تیرا ناراض ہے

نارِ دوزخ سے نہیں ڈرتا ہے وہ
ہائے ہائے کس لئے کرتا ہے

گھر مصیبت کا ہے دنیا یاد رکھ
گھر فراغت کا ہے عقبیٰ یاد

چھوڑ دے شکوہ شکایت جو بشر
ہو رہے مولا کا وہ مرغوب

شکریہ یہ ہو لب پہ بس شکوہ نہ ہو
دیکھ اُس معبود کے فرمان کو

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

یعنے جو لوگ ہمارا شکریہ ادا کرتے ہیں ہم اُن کو بہت انعام و اکرام دیتے ہیں اور جو لوگ کفرانِ نعمت اور ہائے ہا کرتے ہیں اُن کے لئے ہی عذاب شدید تیار ہے۔

الغرض جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اُس نا شکر عورت کو چھوڑ دیا تو اُسی دن اہل مکہ نے ایک اور شریف زندا کی صالحہ لڑکی سے آپ کا عقد کر دیا اور پہلی ناشکر لڑکی کے بار میں آپ سے بہت معذرت اور معافی کے طلبگار ہوئے اور عرض کیا کہ حقیقت میں وہ ناشکر عورت آپ کے لائق نہیں تھی۔

غرضکہ آنکھ بند کرتے پھر ایک سال گذر گیا اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ معظمہ در اسمٰعیل آکر آواز دیتے ہیں۔ اسمٰعیل حسب عادت شکار میں ہیں۔ نئی بہ

دروازے پر آتی ہے اور کہتی ہے۔ آپ کون صاحب ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ آپ ذرا آرام فرمائیں۔ وہ ابھی آتے ہیں۔ آپ اتنے میں کچھ تھوڑا سا ناشتہ کریں۔ اور اگر آپ میری التماس قبول فرمائیں تو میں آپ کا سر اور ڈاڑھی دھو کر راستے کا غبار صاف کر دوں! چنانچہ لائق بہو کی یہ تواضع اور تعظیم سنکر بہت خوش ہوئے۔ لائق بہو کو جناب خلیل اللہ نے اجازت دی۔ بہو اسی وقت اپنی ساس ہاجرہؑ کی طرح ایک پتھر لائی اور کہا کہ اس پتھر پر اپنا ایک پاؤں رکھ لیجئے۔ تاکہ آرام سے میں آپ کا سر دھلا سکوں۔

چنانچہ بہو نے نہایت راحت و آرام کے ساتھ آپ کا سر دھلایا۔ اور کنگھی کی۔ اور پھر کچھ ناشتہ لے کر جلدی سے آئی اور وہیں کھڑے کھڑے آپ کو نوش کرایا۔

پھر جناب خلیل اللہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کا گھر کا حال معلوم فرمایا۔ جن کے جواب میں بہو نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے بہت اچھی طرح گذرتی ہے اور اللہ نے ہمیں بہت کچھ عیش و آرام دے رکھا ہے یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اچھا ہم زیادہ نہیں ٹھیر سکتے۔ جب تمہارے خاوند آ جائیں تو ان سے ہمارا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اسمٰعیل یہ چوکھٹ نہایت عزت

کے قابل ہے اور بہت اچھی ہے۔ پھر اس مبارک بہو نے یہ بھی کہا کہ اے بزرگا! ہمیں اللہ نے سب کچھ دیا ہے۔ جس کے صلے میں ہم اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے صرف شکار کا گوشت اور آبِ زمزم پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ یہ کنواں ہمارے پاس اور ہماری ملک ہے اور اب ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ بہت اچھی گذرتی ہے۔ بہو کی یہ مزید شکر گذاری سن کر آپ خوش ہوئے۔ اور پھر جناب خلیل علیہ السلام نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس گوشت اور آبِ زمزم میں برکت عطا فرمائے گا؟۔

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ جناب خلیلؑ کی دعا کے طفیل مکہ معظمہ میں اللہ پاک نے یہ خاص تاثیر بخشدی ہے کہ جو کوئی وہاں صرف گوشت اور آبِ زمزم کے پانی پر اپنی روزی مقرر کرے تو اس کو تمام عمر اناج اور غلہ کی ضرورت نہیں ہو گی اور قوت جسمانی اس کی برقرار رہے گی۔ بخلاف اس کے دیگر مقامات میں یہ تاثیر نہیں۔

القصہ بوقتِ رخصت آپ نے پھر فرمایا کہ اے صالحہ اپنے خاوند سے ہمارا سلام کہنا اور کہنا یہ چوکھٹ عزت کے

قابل ہے اس کو غنیمت سمجھنا اور اس کی قدر و منزلت کرنا اس چوکھٹ سے بڑے بڑے انبیاء و مرسلین نکلیں گے یہ فرما کر آپ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

شام کے وقت جب اسمٰعیل علیہ السلام تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ کو انوار و برکات نظر آئے۔ دریافت کیا کہ کیا کوئی بزرگ آئے تھے۔ بیوی نے جواب دیا کہ ہاں ایک نحیف الجسم بزرگ تشریف لائے تھے۔ جن کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ میں آپ سے بیان نہیں کر سکتی میں نے ان کا سر دھلایا اور جو کچھ مجھ سے ہو سکا ان کی خاطر مدارات کی۔ مگر وہ سواری پر سے اترے نہیں اور میری ناچیز خدمت کے صلے میں انہوں نے ہمارے لیے دعائے خیر کی اللہ اکبر۔

حضرت اسمٰعیل نے فرمایا کہ اچھا وہ کچھ فرما گئے ہیں؟ کہا کہ تمہیں سلام کہہ گئے ہیں اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی فرما گئے ہیں۔ کہ اپنے خاوند سے کہنا کہ اس چوکھٹ کی عزت کرنا۔

یہ سن کر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد بزرگوار تھے اور وہ تمہارے حق میں سفارش کر گئے ہیں سو وہ چوکھٹ سے مراد تم ہو کہ اب انشاء اللہ میں کبھی اپنے سے علیحدہ نہ کروں گا۔

Marfat.com

چنانچہ تاریخ اسلام بتارہی ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اُن کی مبارک خاتون وہ مبارک اور شاندار زوجین ہیں کہ انہیں کے خاندان اور اُنہیں کی نسل سے سید الکونین نبی الحرمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

نظم

سُنئے اب تعمیر بیت اللہ کی — جس کا حج کرتی ہے یہ دنیا سبھی
اب بنا ہوتا ہے کعبہ اے فتا — فرض اب ہوگا وہ حج اتقا
اور قربانی کا بھی ہوگا رقم — یاد ہے جس کی مچی تھی کیسی دھوم
ہاجرہ کی اور ابراہیمؑ کی — بات اِک اِک اُس خدا کو بھا گئی
حج کعبہ فرض اُس نے کر دیا — اور پھر حجّاج سے یہ کہہ دیا
ہاجرہؑ نے جو کیا تم بھی کرو — اور خلیل اللہ کے پیرو بنو

تا قیامت یادگاری یہ رہے
اور مقلد ہر کوئی اُن کا بنے

تعمیر کعبہ

جناب ابراہیم خلیل اللہ نے حضرت سارا سے فرمایا کہ میں نے

چنانچہ آپ اپنے فرزند اسمٰعیلؑ سے ملنے کے لیے حجاز کا سفر کیا اکثر ایسا ہوا کہ وہ مکان پر ملا نہیں اور اگر ملاقات بھی ہوئی تو تھوڑی دیر۔ لہٰذا اس مرتبہ میں کچھ چاہتا ہوں کہ کچھ عرصہ وہاں رہ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں اور اس مقام متبرک کی برکتیں حاصل کروں۔

چنانچہ حضرت سارا نے آپ کو کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کی بخوشی اجازت دی۔ اور اب آپ ملک شام سے مکہ معظمہ روانہ ہوئے اور جب آپ وہاں پہونچے تو دیکھا کہ اسمٰعیل علیہ السلام چاہ زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے اپنے تیر و کمان درست کر رہے تھے جنہوں نے نگاہ اٹھا کر اپنے والد ماجد کی طرف دیکھا بے قرار ہو کر اٹھے اور معانقہ کیا۔ اور جو کچھ کہ ایک صالح اور سعادت مند فرزند کو اپنے بزرگوار کی مدارات کرنی چاہیئے تھی وہ عمل میں لائے۔ اور حضرت قبلہ و کعبہ کو مکان پر لے گئے۔

جناب خلیل اللہ نے فرزند کو خوشخبری سنائی کہ اس مرتبہ تمہارا باپ تمہارے پاس ایک عرصہ تک ٹھیرے گا۔ چنانچہ آپ رہنے سہنے لگے۔ ایک روز جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا السلام یقرأ ک السلام یعنی اے ابراہیمؑ وہ معبود رب السلام آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے۔ ان اول بیت وضع للناس یعنی اے ابراہیمؑ

لوگوں کے لئے سب سے پہلا گھر یعنی خانہ کعبہ تعمیر کرو! تاکہ دُنیا و جہاں کے لوگ آئیں اور ہمارے اُس گھر کا طواف کریں۔

چنانچہ جبرئیل علیہ السّلام سے یہ حکمِ خداوندی سُنتے ہی آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہاں۔ اور کس جگہ تعمیر کروں۔ اِدھر حضرت ابراہیمؑ حکمِ الٰہی کی تعمیل بجالانے کے لئے کمربستہ ہو کر کھڑے ہوئے اور اُدھر آسمان سے ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا اور ابر کو دیکھ کر حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے کہا، کہ جہاں اور جتنی زمین پر یہ ابر آکر سایہ فگن ہو وہاں خانہ کعبہ تیار کریں!

غرضکہ وہ نورانی ابر اُٹھا ہوا چلا آتا ہے اور آتے آتے چاہ زمزم کے متصل ایک سُرخ ٹیلے پر آکر سایہ فگن ہو گیا اور وہیں ٹھہر گیا اور ساتھ ہی اِس کے ایک نورانی سفید رنگ کا سانپ آیا اور اُس نے آکر اُس سُرخ ٹیلے کا کنڈل مارا اور پھر ساتھ ہی اُس کے اِس نورانی ابر میں سے آواز آئی کہ اے خلیل ہمارا گھر ان آثاروں اور ان بنیادوں پر بناؤ۔

چنانچہ اُسی وقت حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور اسمٰعیل علیہ السّلام مع امداد جبرئیل علیہ السّلام اُس مبارک ٹیلے کی صفائی میں مصروف ہوئے ہی تھے کہ اِسی حلقہ کی سیدھ میں نہایت سنگین

وہ مضبوط بنیاد حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کی کھدی ہوئی نکلی جس پر کبھی بیت المعمور رکھا ہوا تھا۔ جو بوقت طوفانِ نوح آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا اور اس کی بنیادیں رہ گئی تھیں۔

نظم

نام بیت اللہ اسی گھر کا ہوا	خانہ کعبہ بھی یہی سمجھا گیا
گو وہ مولا ہر جگہ موجود ہے	کعبۂ اظہر سے یہ مقصود ہے
اپنا گھر چھوڑے گا جو اس کے لئے	معصوم ہونگے سب گناہ چھوٹے بڑے
اس میں بس عشاق کا ہے امتحاں	کون جو ہوتے ہیں نظارہ کناں

ماشقوں کی شکل جو آئے یہاں
جنت الفردوس میں ہیگا مکاں

بیت المعمور

تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ بیت المعمور کے نازل ہونے سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ کعبہ معظمہ کے لئے اس کی بنیاد کھریں۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام کو اپنی امداد میں لیا اور کعبہ کی بنیاد اس طرح شروع کرائی کہ جبرئیل علیہ السلام

Marfat.com

نے وہاں کھڑے ہو کر اپنا ایک پر مارا جس کے صدمے سے طبقہ زمین نکل آیا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ قدرت خداوندی کی تجلی ہوئی نہایت مضبوط ایک بنیاد پہلے سے موجود ہے جس کو اونچا کرنے اور زمین کے برابر تک لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مامور کیا کہ وہ رنگ برنگ کے پتھر لا کر موجود کریں۔ چنانچہ مفصلہ ذیل پہاڑوں میں سے رنگ برنگ کے پتھر لائے کوہ لبنان اور جودی۔ طورِ سینا اور پھر جب وہ بنیاد بامداد ملائکہ حضرت آدمؑ سطح زمین تک لے آئے تو اللہ پاک نے ایک یاقوت سرخ جنت سے بھیجا جو چاروں طرف سے لمبان چوڑان میں اس بنیاد پر صحیح آجانے والا تھا۔ اور اس میں دروازے تھے ایک مشرق کی طرف ایک مغرب کی طرف جو اندر سے خالی تھا اور اس کے بیچ میں ایک گوہر آبدار مثل قندیل کے درخشاں اور تاباں تھا اور اسی کا نام بیت المعمور تھا جو یاقوت سرخ کا بنا ہوا تھا۔ نیز یاقوتِ سرخ ایسا صاف نظر آتا تھا۔ جس کے اوپر ایک خیمہ زبرجد کا تنا ہوا تھا۔ جس کی طنابیں خالص سونے کی تھیں۔

نظم

تھا نمونہ خلد کے ایوان کا		تھا یہ اک اظہار اس کی شان کا

Marfat.com

اپنے بندوں کو یہیں دکھلا دیا
جنت الفردوس کا کچھ کچھ سماں

اللہ اللہ شانِ خلاقی تری
خود ہی صنعت کی ہے اک اک چیز کی

کیا بشر کی تاب و طاقت ہے بھلا
کیا وہ رکھ سکتا ہے کعبہ کی بنا

گو خلیل اللہ اٹھے ہیں مگر
ساتھ ہیں جبرئیل اُنکے سر بسر

بنائے بیت اللہ

تفسیر لجر المواج و مواہب لدنیہ وغیرہ میں مرفوم ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل بنائے کعبہ کے لیے کمر بستہ ہوئے تو ساتھ ہی اُن کے حضرت جبرئیلؑ بھی شامل ہو گئے۔ جن کے شامل ہوتے ہی اشاروں میں کام ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ ازرقی و جبل ابو قبیس کی چوٹیوں کے وہ وہ پتھر اُن کی آن میں آموجود ہوئے کہ اللہ اکبر اور وہ جبرئیلؑ امین کے اشاروں سے خود بخود چُنے جا رہے تھے تبریز نے لکھا ہے کہ جناب خلیل اللہ نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ میرے لئے کوئی ایسا پتھر تلاش کر کے لاؤ کہ میں اُس پر کھڑے ہو کر کعبہ کی دیوار کو بلند کروں چنانچہ [illegible] میں حضرت اسمٰعیلؑ جبل ابو قبیس پر گئے اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے

Marfat.com

اسمٰعیلؑ! دو پتھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لے کر آئے تھے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت رکھی ہے اور ان دونوں پتھروں کو حضرت ادریس علیہ السلام نے بخوف ظہور طوفانِ نوح اس پہاڑ میں دفن کر دیا تھا۔

ایک حضرت ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کے لئے اور دوسرے کو خانہ کعبہ کے ایک گوشہ پر لگا دینے کے لئے لیجاؤ! ایک کا نام حجر اسود ہوگا۔ اور دوسرے کا نام مقام ابراہیمؑ پہلے پتھر کے پاس کھڑے ہو کر دو رکعت نماز سب کو ادا کرنی ہوگی۔ اور دوسرے پتھر یعنی حجر اسود کو بوسہ دینا ہر ایک کے لئے لازمی ہے۔ غرضکہ وہ دونوں پتھر حضرت اسمٰعیل اس پہاڑ سے لیکر آئے۔ اور اب سرعت کے ساتھ تعمیر کعبہ شروع ہوئی مقام ابراہیمؑ جس پتھر کا نام ہے وہ پاڑ کا کام دے رہا ہے۔ خود بخود سرکتا ہے بلند سے بلند ہوتا ہے۔ اور ایک کرشمہ بنا ہوا ہے۔ اس عمارت کا طول و عرض اس طرح پر مرقوم ہے کہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نے بنائی تھی بلندی نو گز اونچی اور حجر اسود سے تا رکن شامی تینتیس گز لمبان اور رکن شامی سے تا رکن غربی بائیس گز چوڑان اور رکن غربی سے تا رکن یمانی اکتیس گز لمبان۔ اور رکن یمانی سے تا حجر اسود

بیس گز چوڑان۔ نیز حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ حجر اسود ابتدا میں نہایت سفید اور نورانی تھا۔ جو بسبب چھونے اور مس کرنے گنہگاروں کے سیاہ ہو گیا۔

پھر جب اس کی تعمیر تکمیل کو پہنچی تو حضرت ابراہیمؑ نے حضرت جبرئیلؑ کے ایماء سے حجر اسود اس عمارت کعبہ کے کونے پر لگایا۔ جس میں سے ایک نور یا ایک روشنی ظاہر ہوئی۔ کہ چہار سمت وہ روشنی دور دور تک پہنچی۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہاں جہاں وہ روشنی پہنچی وہیں وہیں تک حد حرم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے لئے مقرر کر دی گئی۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ پورے پچیس ۲۵ روز میں یہ تعمیر ذی شان حد تکمیل کو پہنچی۔ پھر جب یہ کعبہ اطہر بن کر تیار ہو گیا تو حکم الٰہی صادر ہو گیا وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یعنی اے ابراہیم! لوگوں کے لئے اذان دیدو کہ وہ یہ گھر کی زیارت کے لئے پیدل اور سوار آنے شروع ہو جائیں۔ اور یَاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ اور دور دور سے اپنے اُخروی فائدے کے لئے اور ہماری یادگاری کے لئے حج کے دنوں میں یہاں حاضر ہونے لگیں۔

یہ حکم خداوندی سن کر جناب خلیلؑ نے عرض کیا کہ اے معبود! میری چھوٹی سی آواز کہاں کہاں تک پہونچے گی؟ وہاں سے جواب

Marfat.com

ملا کہ اے ابراہیم! آواز لگانا تمہارا کام ہے اور تمہاری آواز تمام روحوں کو پہنچا دینا ہمارا کام ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام بمشورۂ جبرئیلؑ جبل ابو قبیس پر چڑھ گئے۔ اور ایک پتھر پر کھڑے ہوئے جو آپ کو لیکر انتہائی بلند ہو گیا۔ ادھر آپ ایک ذی شان اذان دینے کے لئے بلند ہوئے اُدھر اللہ نے تمام ارواحِ مومنین و مومنات کو مانند دسترخوانِ طعام آپ کے سامنے لاکر جمع کر دیا۔ اور پھر آپ نے بآواز بلند ندا اسطرح شروع کی۔

نظم

اے مسلمانو چلو حج کے لئے	تم کو اس گھر کی زیارت فرض ہے
یہ بنایا ہے خدا نے ایک گھر	فرض ہے جس کی زیارت سر بسر
رحمتِ ربی برستی ہے یہاں	جنت الفردوس سستی ہے یہاں

آؤ اور آکر کرو اس کا طواف
نامۂ اعمال کر لو اپنے صاف

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ یعنی لوگو! آؤ اور خانہ کعبہ کا طواف کرو! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے یہ آواز لگائی تو لبیک اللہم لبیک کی آوازیں

کثرت سے آنی شروع ہوئیں کہ اللہ اکبر۔ حالانکہ اُس وقت جبل ابو قبیس پر سوائے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و جبرئیلؑ کے اور کوئی متنفس موجود نہ تھا لیکن لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی گونج تھی کہ جس سے تمام عرب کی وادیاں گونج رہی تھیں، اور ہر حج کرنے والی روح لبیک کہہ رہی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس روح نے ایک مرتبہ لبیک کہا وہ ایک مرتبہ حج کرے گی اور جس نے دو مرتبہ کہا وہ دو مرتبہ حج کرے گی اور جس نے پانچ اور دس مرتبہ لبیک کہا وہ پانچ اور دس مرتبہ حج کرے گی۔ اور جو شخص ایک مرتبہ حج کرے گا وہ ساری عمر کعبہ اطہر کی زیارت کا مشتاق بنا رہے گا۔ اللہ اللہ۔

نظم

حاجیوں کے دل سے یہ پوچھے کوئی
کیا تمہاری کوئی شے واں رہ گئی

تلملاتے ہو وہاں کے ذکر سے
اور گھٹے جاتے ہو واں کے ذکر سے

تو نے کیا دیکھا وہاں حاجی بتا
کیوں ہوا اُس گھر پہ اتنا شیفتہ

پر نہیں تیرے کہ اُڑ جائے وہاں
ہے وہ مقناطیس قدرت بے گماں

واسطہ مسلم کو اُس گھر سے ہوا
دین خلت کا ہے یہ اک شائبہ

پسندیدۂ مولا

جب خانۂ کعبہ بن کر تیار ہو گیا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہوئے عرض کیا کہ خداوندا تیرا ہزار ہزار احسان ہے کہ تو نے میرے ہاتھ سے یہ کام لیا اور تعمیر کعبہ تکمیل کو پہنچائی کہ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے۔ اَجْعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی اے ابراہیم! ہماری قدرت کے کھیل ہی انوکھے ہیں۔ اے ابراہیم کعبہ بنا کر یہ نہ سمجھنا کہ ہم نے کوئی بڑا کام کیا اور کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ مکّے میں حاجیوں کو پانی پلانا خود مکہ معظمہ تعمیر کرنا ہی سب سے بڑا کام ہے۔

اے ابراہیمؑ ہمارے نزدیک سب سے بڑا کام یہ ہے کہ آدمی اللہ پر اور روزِ قیامت پر یقینِ کامل رکھے۔ اور ہماری توحید پھیلانے میں محنتیں کرے لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ ط ابراہیمؑ ہمارے نزدیک یہی کام بڑھ جائیگا۔ اللہ اللہ۔

پھر حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اے خلیلؑ! جو شخص کسی کی مطلب براری کردے یا بھوکے کا پیٹ بھر دے یا ننگے کو کپڑا پہنا دے۔

Marfat.com

وہ اللہ کے نزدیک تعمیر کعبہ سے افضل اور بہتر کام ہے۔ اس دن سے حضرت ابراہیمؑ کھانا نہ کھاتے تھے۔ جب تک کہ بھوکے کو کھلا کے کھانا نہ کھلا دیتے اور کپڑا نہ پہنتے تھے جب تک کہ مسکین کو کپڑا نہ پہنا دیتے۔

نظم

کہاں ہیں مرغن غذاؤں کے عادی
جنہیں فکر کچھ ہے تو بس ہاضمے کی

غریبوں کو بھی کچھ کھلایا پلایا
پھرایا فقط ایک اپنا نوالا

جو کھا کھا کے موٹے ہوئے اس قدر
کہ بھوکے غریبوں کو وہ سر بسر

کہاں ہیں وہ الوان اور شال والے
کہاں ہیں وہ پھولی ہوئی کھال والے

غریبوں کا تن بھی کبھی تم نے ڈھانکا
کوئی ساتھ جوڑا لیا بھی وہاں کا

کسی کی بھی کی تم نے حاجت روائی
جو کل ہوتی اپنی بھی مشکل کشائی

جو آسانیاں تم کو کسنی ہوں اپنی
تو آسانیاں ڈھونڈو بس دوسروں کی

پسندیدہ یہ کام ہے اس خدا کا
کیا جس نے پیدا تمہیں عقل والا

خدا کے لیے کام آؤ کسی کے
خدارا بنو اب بھی ہمدرد سب کے

Marfat.com

دوبارہ زندگی

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے ایک روز اپنے مولا کی جناب میں عرض کی رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ط یعنی اے میرے معبود! میں اپنی آنکھوں سے یہ بات دیکھنی چاہتا ہوں کہ قیامت کے روز کس طرح تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی بخشے گا اور وہ فنا ہوئے پیچھے کیونکر اٹھیں گے۔

وہاں سے ارشاد ہوا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط یعنی اے ابراہیمؑ! کیا ابھی تک تمہیں اس بات کا یقین نہیں کہ قیامت کے روز ہم اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی بخشیں گے! قَالَ بَلٰی ۵ وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ط حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ مولیٰ! بیشک میرا ایمان ہے کہ تو دوسب کو زندگی بخشے گا۔ لیکن میرے انتہائی اطمینانِ قلب کے لئے تجھ میں سب قدرت ہے کہ تو قدرے اس کا نمونہ مجھے بھی دکھلا تاکہ اس کی کیفیت معلوم ہو جائے۔

وہاں سے حکم ہوا کہ اچھا دوبارہ زندہ ہونے کی کیفیت آنکھوں سے دیکھ لو فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم!

Marfat.com

ڑنے والے جانور پکڑ لو اور انہیں اپنے سے مانوس کر لو اور ان کی شناخت پہچان اچھی طرح کر لو پھر جب وہ تم سے نہایت مانوس ہو جائیں اور تم بھی ان چاروں پرندوں کے ایک ایک پر اور ایک ایک تل اور خال تک سے شناسا ہو جاؤ تو پھر ایک ایک روز ان چاروں کو ذبح کرو اور ان کی گردنیں یعنی سر اپنے پاس رکھ کر باقی سب کو ملا جلا کر قیمہ قیمہ اور سرمہ سرمہ کر لو۔ اور تمام پہاڑوں میں ان کے ذرے ذرے بکھیر دو! اور پھر اپنے مقام پر کھڑے ہو کر ان چاروں پرندوں کو آواز دو! پھر دیکھو کہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا یعنی بے سر کے کس طرح اڑتے ہوئے تمہارے پاس آتے ہیں وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنی دل سے یہ بات سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ تمام علوم و فنون جاننے والا واقف کار ہے اور وہ بڑا حکمت والا ہے۔

یہ حکم خداوندی سنکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بمشورہ حضرت جبرئیل علیہ السلام چار پرندے جانور پکڑے۔ جس میں ایک مور، ایک مرغ، ایک کبوتر، ایک کوا، اور ان چاروں پرندوں کو خوب گردان کیا۔

پھر جب یہ چاروں پرندے آپ سے خوب مانوس اور گردان ہو گئے اور آپ نے ان کے ایک ایک تل اور خال کو ذہن

Marfat.com

نشین کر لیا۔ تو پھر ایک روز اُنہیں ذبح کیا۔ اور اُن کے چاروں سر اپنے پاس رکھ کر باقی سب ٹکڑے ٹکڑے کئے اور پھر اُن سب کو ملا کر قیمہ کر لیا۔ اور جگہ جگہ پہاڑوں پر منتشر کر دیا۔ اور پھر اپنے مقام پر کھڑے ہو کر اُن چاروں جانوروں کو آواز دی کہ اے مور اور اے مرغ اور اے کبوتر اور اے کوّے!

پس آواز کا دینا تھا کہ وہی چاروں پرندے بغیر سر کے اُڑتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ جن کو دیکھتے ہی آپ وہ چاروں سر اُچھال دیتے ہیں۔ جو اپنے اپنے قالب اور اپنے اپنے جسد سے جا ملے ہیں اور اب وہ چاروں جانور بالکل صحیح وسالم اور زندہ و سلامت ہیں چاروں گردان پرندے آپ کے چاروں طرف پھرنے لگتے ہیں۔ یہ دیکھکر آپ سجدے میں جاتے ہیں اور اُس قادرِ مطلق کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اور بہت کچھ تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے اُس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

نظم

ایک تو ہے تو اے خدائے دو جہاں	تجھکو سب آسماں ہیں دوش بدوش
قادرِ مطلق ہے تو اے کبریا	خالقِ چودہ طبق ہے اے خدا

Marfat.com

کوئی بھی مشکل تجھے مشکل نہیں
آسماں ہوں سات یا ساتوں زمیں
تیری اک کُن میں ہے ہر شئے کا ظہور
ہیں ترے محکوم سب نزدیک و دور

اب سنو احوال حضرت لوطؑ کا
بھائی تھے خلت کے جو بس اے فتا

احوالِ قومِ لوطؑ

وَلُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ ۔ یعنے لوط علیہ السلام کو ہم نے حکمت و علم نبوت سے مالا مال کیا اور ہم اپنے پیغامبروں کو اسی طرح اجر عظیم دیا کرتے ہیں نیز ہم نے اُن کو ایسی بستیوں کی طرف بھیجا كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ جہاں کے لوگ نہایت گندے عمل کیا کرتے تھے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ اُن بستیوں کے لوگ پرلے درجے کے نافرمان تھے۔

جس کے متعلق صاحب روضۃ الصفا لکھتے ہیں کہ وہ سر زمین کہ جہاں حضرت لوط علیہ السلام نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وہ ایک بہت بڑا وسیع ملک تھا۔ جس کے چند بڑے بڑے شہر اس نام کے تھے۔ سودوم۔ عمودا۔ ازمومار۔ صفردار۔ صوابم اور یہ پانچ شہر اتنے بڑے تھے کہ ہر شہر کی بساست لاکھ لاکھ اور ڈیڑھ

لاکھ تو صرف جوان اور تلوار چلانے والوں کی تعداد تھی۔ اور یہاں عام طور پر وہ بڑے بڑے جرائم اور کبیرہ گناہ کھلم کھلا یا علی الاعلان کئے جاتے تھے۔ جو آج بھی اُمتِ محمدیہ میں بجنسہٖ رواج پکڑے گئے ہیں اور کوئی اُن کو روکنے والا اور منع کرنے والا نہیں۔ اور اگر بالفرض کوئی اُن کو سمجھاتا بھی ہے تو وہ جرائم پیشہ لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ بہرحال قوم لوط کے پانچ گناہ یہ تھے جس پر غضب الٰہی اُن پر نازل ہوا اور اُن کی بستیاں ہلاک کر دی گئیں ..... اول غیر اللہ پرستی دوسرے لواطت یعنی اغلام سوم رہزنی چہارم کبوتر بازی۔ پنجم سیٹی بجانا۔ بس یہ پانچوں عیب شرعی اُن میں نہایت تھے۔ اور انہیں عیوب کے روکنے کے لئے حضرت لوط علیہ السلام کو وہاں بھیجا تھا۔

چنانچہ لوط علیہ السلام نے اُن لوگوں کو سمجھانا شروع کیا اور سمجھاتے سمجھاتے برسوں اور مدتوں اور قرنوں ہو گئے۔ مگر ذرہ برابر اُن کی سمجھ میں نہ آیا۔ اور وہ اپنے پانچوں عیوبِ شرعیہ میں مبہوت و مبتلا رہے اور کوئی عیب اُن سے نہ چھوٹا۔ اور پھر آخر یہاں تک نوبت آگئی کہ حضرت لوط علیہ السلام سے وہ نافرمان لوگ یہ کہنے لگے۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ائْتِنَا

بِعَذَابِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ یعنی اے لوط (علیہ السلام) جس عذابِ الٰہی سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ اگر تم سچے ہو اور عذابِ الٰہی واقعی کوئی چیز ہے تو وہ عذاب اپنے اللہ سے کہکر ہم پر نازل کرادو اے لوطؑ ہم تمہارے عذابِ الٰہی کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ اللہ یہ سخت کلمات سنکر حضرت لوط علیہ السلام ڈر گئے۔ کیونکہ پیغمبروں میں عام صفاتِ مقبولہ یہی تو ہیں کہ وہ ہر وقت غضبِ الٰہی اور خوفِ خداوندی سے کانپتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اُس کی جناب میں التجا کی۔ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی خداوندا! تو مجھے اور میرے اہل و عیال کو اِن موذیوں سے نجات عطا فرما۔ اور اب اِس قومِ نافرمان پر اپنا عذاب نازل کر! کیونکہ یہ نافرمان لوگ نہ تجھ سے ڈرتے ہیں اور نہ تیرے غیظ و غضب کی کچھ پرواہ کرتے ہیں۔

چنانچہ ربِّ ذوالجلال نے اپنے پیارے لوطؑ پیغمبر کی دعا قبول فرمائی اور نزولِ عذاب کے لئے فرشتوں کو حکم ہو گیا اِس نزولِ عذاب کے لئے چار فرشتے مامور کئے گئے حضرت جبرئیل علیہ السلام۔ میکائیل علیہ السلام۔ اسرافیل علیہ السلام اور عزرائیل علیہ السلام۔

Marfat.com

نظم

ایک بھی جن میں بہت ہے اے خدا
چار! اُن کا کیا ٹھکانا ہے بھلا

ایک جن میں سے پلٹ دے سرزمیں
چار ایسے آگئے زد آفریں

ایک کی بھی تاب جن میں ہو نہ بس
چار واں آجائیں حد ہے پیش و پس

آہ عزرائیلؑ تیرا زور شور
کانپتے ہیں جس سے سارے مار و مور

آہ اسرافیلؑ تیری پھونک سے
کُل میں اُڑنے کو بس تیار ہے

آہ میکائیلؑ سرِ رعد و برق
اِک جہاں ہے جس کے آگے غرق غرق

آہ اے جبرئیلؑ اے شدید القویٰ
کیا ٹھکانا ہے تمہارے زد کا

چار یہ جس سرزمیں پر جا گریں
خاک ہوں وہ یا بسیں یا وہ بچیں

یا الٰہی حکم قہاری تیرا
ایک عالم کپکپاتا ہے پڑا

چار فرشتوں کا نزول

القصہ یہ چاروں فرشتے بحکمِ الٰہی اپنے مقام سے چلے اور نہایت خوبصورت لڑکوں کی شکل بنا کر سب سے پہلے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے پاس ملک شام میں نازل ہوئے کہ اللہ تعالیٰ

کی جانب سے پیارے ابراہیم خلیل اللہ کو ایک خوشخبری سنائی تھی وہ یہ کہ حضرت سارہؑ کے بطن سے حضرت اسحاقؑ کی پیدائش جب مولائے کریم بارہویں پارے سورہ ہود کے ساتویں رکوع میں ارشاد فرماتا ہے وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا اسلٰمًا ط طویل آیتیں۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ حبیب ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے انہیں سلام کا جواب دیا اور پھر ابراہیمؑ نے بلا توقف ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت اُن کے سامنے لا کر موجود کیا۔ پھر جب ابراہیمؑ نے دیکھا کہ اُن مہمانوں کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں اُٹھتے اور وہ نہیں کھاتے تو یہ اُن سے ڈر گئے۔ پس جب ابراہیمؑ اُن سے زیادہ خوف زدہ ہوئے تو ہمارے فرشتوں نے اُن سے کہا کہ اے ابراہیمؑ آپ کسی طرح کا خوف نہ کیجئے! ہم فرشتے ہیں۔ اور ہم قوم لوط کی طرف اللہ تعالےٰ کے حکم سے بھیجے گئے ہیں کہ قوم لوط کو اُن کی بدکرداریوں کی سزا دیں۔ اس گفتگو کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی بیوی سارہؑ بھی کھڑی ہوئی تھیں۔ جو فرشتوں کے اطمینان دلانے سے خوش ہو گئیں تو پھر ہم نے انہیں فرشتوں

Marfat.com

کے ذریعہ اسحٰق بیٹے اور یعقوب پوتے کی ابراہیمؑ کو بشارت سنائی
یہ سنکر حضرت ساراؑ بول اٹھیں کہ ہائے میری کمبختی! اس ضعیفی
میں میرے ہاں اولاد ہوگی؟ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ط یعنی
میں بڑھیا اور میرے یہ شوہر ابراہیمؑ مہا ضعیف! ایسی حالت
میں ہمارے ہاں اولاد کا ہونا ایک اچنبھے کا مقام ہے۔

چنانچہ ساراؑ کے جواب میں ہمارے فرشتوں نے کہا۔ اَتَعْجَبِیْنَ
مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ یعنے ساراؑ! کیا حکم الٰہی پر تمہیں تعجب معلوم ہوتا ہے
دیکھو اے اہل بیت نبوت! تم پر وہ خدائے حمد و ثنا خاص رحمتیں
اور برکتیں نازل فرمانی چاہتا ہے اور وہ بڑا ہی کرم فرمانے
والا معبود ہے۔ اور وہ اپنے خاص بندوں پر اسی طرح اپنی
رحمتیں نازل کیا کرتا ہے۔

پھر جب ابراہیم علیہ السلام کے دل سے خوف دور ہو
اور ان کو ساتھ ہی اس کے اسحاقؑ فرزند کی خوشخبری بھی مل گئی
تو اب وہ لگے اس معاملے میں جھگڑنے کہ میرے بھائی لوط کی قوم
پر کیوں عذاب نازل ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ابراہیم
بڑے نرم دل اور بڑے بردبار تھے۔ عذاب کی خبر سن کر انہیں
وحشت ہوئی۔ جن کو ہم نے سمجھایا اور کہا۔ یَا اِبْرَاهِیْمُ اَعْرِضْ

عَنْ هٰذَا ط اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ج وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ
غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ یعنی اے ابراہیم! تم اس خیال کو چھوڑ دو اور
دیکھو جو تمہارے پروردگار کا آخری حکم تھا وہ اُن کے لئے آپہنچا
لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ط یعنی اُس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اور
اُن لوگوں پر وہ عذاب نازل ہونے والا ہے۔ جو کسی طرح
نہیں ٹلے گا۔ اور بدکردار لوگ سب کے سب یقیناً ہلاک ہو کر
رہیں گے۔

نظم

وہ فنا ہو کر رہیں گے بالیقیں
اب تو قوم لوط بچ سکتی نہیں

چاہے تم کتنی سفارش اب کرو
چاہے تم اُن کے لئے کچھ بھی کہو

معصیت کی اُن کی اب حد ہو گئی
منہ سے مانگا ہے عذاب ایزدی

لوطؑ سے کہتے ہیں بھیجے وہ عذاب
ہم نہیں چھوڑینگے یہ عصیاں خراب

اے خلیل اللہ اب تم ہی کہو
کس طرح ہم چھوڑ دیں اُس قوم کو

دم بخود ساکت ہوئے حضرت خلیلؑ
سُن چکے جب حکم مولائے جلیل

حکم قہاری سے بس تھرا گئے
سر سے پیروں تک پسینے آ گئے

Marfat.com

عذاب کے فرشتے

جب حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ سے یہ آخری حکم خداوندی معلوم کیا تو وہ سمجھ گئے کہ اب میرے بھائی لوطؑ کی قوم پر سے عذاب نہیں ٹلے گا۔ اور فی الحقیقت اُن کی انتہائی نافرمانیوں کی یہی سزا ہے یہ خیال کر کے آپ اپنے اہل و عیال کی طرف متوجہ ہو گئے اور یہ چاروں اُولوالعزم فرشتے حضرت ابراہیمؑ کے پاس سے اُٹھ کر حضرت لوطؑ علیہ السلام کی بستیوں کی طرف روانہ ہوئے اور آن کی آن میں وہ شہر سدوم میں وہاں پہنچے کہ جہاں اور جس وقت شہر کے باہر حضرت لوطؑ علیہ السلام اپنے کھیت کیاری کے کام میں مصروف تھے۔ اس جنگل میں نہایت خوبصورت چار لڑکے یکایک آن موجود ہوئے جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام موجود ہیں۔

چنانچہ ان چاروں خوبصورت فرشتوں نے سلام علیک کی حضرت لوطؑ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے سخت غم و الم کو اپنے دل میں جگہ دی کیونکہ ان لڑکوں کا حسن و جمال انتہائی حسن و جمال سے بھی بہت بڑھا ہوا حسن و جمال تھا۔ جنہیں دیکھ کر حضرت لوطؑ بہت تنگدل ہوئے جیسے مجبور اپنے کلام اقدس میں ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے:- وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝ یعنی جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو اُن کا آنا لوطؑ کو بُرا معلوم ہوا۔ محض اس لیئے کہ وہ حسین بہت تھے۔ اُنہیں دیکھ کر لوطؑ بہت تنگ دِل ہوئے۔ اور کہا کہ آج کا دِن تو بڑی مصیبت کا دن مجھ پر آیا۔

چنانچہ فرشتے شام تک وہیں کھیت پر آپ کے پاس بیٹھے رہے۔ جب رات ہوئی اور حضرت اپنے گھر جانے لگے تو اُن خوبصورت لڑکوں کو اپنے ساتھ گھر لیجاتے ہوئے شرم آئی۔ اور اِن مہمانوں کو گھر لے جانا نامناسب معلوم ہوا۔ کیونکہ اُن کی خوبصورتی اور قوم کی بدکرداری و ناپاکی سے آپ نے اندیشہ اور سخت اندیشہ کیا۔ لہذا اِن نو عمر مہمانوں سے حضرت لوطؑ نے فرمایا کہ ہائے افسوس میری قوم سخت نابکار ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ آپ لوگ مسافر غریب الوطن ہیں مبادا آپ حضرات میرے مکان پر چلیں اور وہ لوگ آپ کو ستائیں یہ میرے لیئے نہایت مذموم بات ہوگی۔ اور آپ صاحبان سے شاید ان لوگوں کے احوال سُنے نہیں ہیں کہ یہ نہایت بدکردار اور بداعمال لوگ ہیں۔

چنانچہ اُن لڑکوں میں سے ایک نے یعنی جبرئیلؑ نے بیٹوں

فرشتوں سے کہا کہ یہ پہلی گواہی ہوئی۔ پھر جب مہمانوں نے حضرت لوطؑ کا کہنا نہ مانا اور ان کے ساتھ ساتھ ہی لگے رہے تو آخر مجبور و لاچار ہو کر حضرتِ لوط علیہ السلام ان مہمانوں کو لے کر مکان کی طرف چلے اور ڈرتے ڈرتے جب شہر سودوم کے دروازے پر پہونچے تو حضرت لوطؑ نے پھر مہمانوں سے فرمایا کہ آپ لوگ میرے ہمراہ اس قومِ نابکار کی طرف نہ چلیں کہ مجھے ان کی زیادتیوں سے ڈر لگتا ہے کہ بہ نہایت ہی بدکردار اور لائقِ عذاب ہیں۔

یہ سُنکر حضرت جبرئیل نے پھر ان تینوں فرشتوں سے فرمایا کہ قومِ معذّب کے لئے یہ دوسری گواہی ہوئی۔ مگر مہمان ہیں کہ ساتھ ساتھ لگے چلے آتے ہیں۔ آخر چلتے چلتے جب حضرت لوطؑ مع ان خوبصورت مہمانوں کے اپنے مکان پر پہونچے اور دروازے میں کھڑے ہو کر پھر فرمایا کہ اے مہمانو! کاش تم اپنی منزلِ مقصود کی راہ لیتے تو بہت اچھا ہے۔ کیونکہ میری قوم سیاہ کار بڑی ناپاک اور لائقِ عذابِ الٰہی ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پھر تینوں فرشتوں سے فرمایا کہ یہ تیسری گواہی ہو گئی۔ آخر مجبور ہو کر حضرت لوط علیہ السلام

Marfat.com

اُن مہمانوں کو اپنے مکان میں لے گئے اور اپنی بی بی سے فرمایا کہ اِن کے لئے کھانا تیار کرو! اور خبردار اِن کا ذکر کہیں نہ کرنا۔ میں ان کو نہایت پوشیدہ پوشیدہ راستوں سے اِن کے اصرار پر یہاں لایا ہوں۔ بس تم جلدی گھر کا دروازہ بند کر دو۔

چنانچہ گھر کا دروازہ بند کر دیا گیا اور سب کو منع کیا گیا کہ خبردار ان مہمانوں کی کہیں باہر خبر نہ نکلنے پائے۔ اور محلّے اور شہر میں کسی کو ذرا معلوم نہ ہو کہ لوطؑ پیغمبر کے ہاں چار خوبصورت لڑکے مہمان آئے ہیں۔

نظم

آزمائش ہے یقینی اے فتا
امتحاں لیتا ہے وہ رب العلا

خالی از علّت نہیں یہ میہماں
لے یقینی یہ کچھ اُس کا امتحاں

کاش ہم ثابت قدم اس پر رہیں
صبر کو ہاتھوں سے ہم جانے نہ دیں

یا الٰہی رکھ ہمیں ثابت قدم
اور ہم گھبرا نہ جائیں بیش و کم

گھر کا بھیدی

جہاں اور مختلف طریقے سے روایات مشہور ہے وہاں یہ حقیقت ہے کہ

Marfat.com

جناب لوطؑ علیہ السّلام کی ایک بیوی جو درپردہ کفریہ عقیدہ رکھتی تھی اور وہ خفیہ خفیہ قومِ نابکار سے ملی ہوئی تھی۔ اِدھر اُدھر کہیں نہ کہیں سے وہ موقع پاکر مکان کے باہر نکل گئی اور وہ سیدھی رئیسِ قوم کے پاس پہونچی اور اُس سے جاکر کہا کہ آج لوطؑ کے گھر میں چار لڑکے اتنے خوبصورت آئے ہیں کہ دُنیا جہان میں کہیں ایسے حُسن وجمال کے لڑکے نہ ہونگے۔ اور لوطؑ میرا خاوند خود اپنے ساتھ انہیں اپنے کھیت پر سے لایا ہے اور اب اُس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا ہے۔

رئیسِ بدعمل نے دس سپاہی اُسی وقت طلب کئے اور اُن سے کہا کہ ابھی اور اسی وقت لوطؑ کے گھر جاؤ! اور اُن سے کہو کہ اے لوطؑ ہم نے پہلے ہی تمہیں ہدایت کردی تھی کہ تم کسی مہمان کو اپنے گھر نہ ٹھیرایا کرو! لیکن تم نہیں مانتے۔ آج اور ابھی ہم نے سُنا ہے کہ چار مہمان لڑکے نہایت خوبصورت تمہارے گھر میں آئے ہوئے ہیں۔ جنہیں ہمارے سپاہیوں کے ساتھ ہمارے پاس بھیجدو۔

نیز اُن سپاہیوں سے رئیسِ پلید نے یہ بھی کہدیا تھا کہ اگر حضرت لوطؑ اُن لڑکوں کے دینے سے انکار کریں یا وہ خود نہ

Marfat.com

آئیں تو اُن کو بزور طاقت یہاں سے آنا۔

غرضکہ وہ سپاہی حضرت لوطؑ علیہ السّلام کے مکان پر پہونچے اور دروازہ مکان میں داخل ہو کر حضرت لوط علیہ السّلام سے چاروں لڑکوں کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ ہمارے رئیس نے اِن کو طلب کیا ہے اگر آپ بخوشی ان کو ہمارے ساتھ نہ کریں گے یا یہ لڑکے برضا و رغبت ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کرینگے تو ہم جبریہ ان کو لے جائیں گے۔ جناب لوط علیہ السّلام نے بہت کچھ عذر و معذرت کر کے کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں اور مہمانوں پر رحم کرنا بہت ضروری بات ہے۔ لہٰذا تم لوگ جا کر رئیسِ قوم سے یہی کہدو! چنانچہ وہ سپاہی واپس چلے گئے اور رئیس قوم سے جا کر کہا کہ لوطؑ معذرت کرتے ہیں۔ یہ سُنکر رئیسِ قوم آگ بگولا ہوا اور ایک سو سپاہی اُسی وقت روانہ کئے کہ جبریہ اُن لڑکوں کو پکڑ لائیں۔

چنانچہ وہ کثیر جماعت حضرت لوطؑ کے پاس آئی۔ جنہیں دیکھ کر حضرت لوط علیہ السّلام نے اُن چاروں لڑکوں کو اپنے گھر کی کوٹھری میں بند کر دیا اور اُس کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا جیسے مولا فرماتا ہے۔ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ الخ یعنی حضرت لوط

Marfat.com

علیہ السلام نے فرمایا کہ اے قوم! یہ میری بارہ بیٹیاں موجود ہیں۔ ان سے نکاح کر لو! یہ تمہارے لئے حلال طیب ہیں مگر ان مہمانوں کی طرف نظر نہ ڈالو۔ اور خدا سے ڈرو! اور میرے مہمانوں کے بارے میں خدا کے لئے میری آبرو ریزی نہ کرو!

نظم

حضرت لوطؑ کیا خبر تم کو — کیا کہتے ہیں ان سے عالم ڈر
چار لڑکے نہیں ہیں یہ حضرت — ہیں فرشتے وہ صاحب قوت

کاٹتے ہیں نہ ہیں زماں ان سے
کیا کہتے ہیں دو جہاں ان سے

غرضکہ حضرت لوطؑ نے پھر ان لوگوں سے فرمایا اے قوم! کیا تم میں کوئی بھی انسان رحم دل نہیں کہ اس مہمان نوازی کے معاملہ میں غور کرے؟ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ۝ یعنی قوم نے جواب دیا کہ اے لوطؑ تم کو خوب معلوم ہے کہ ہم کو تمہاری بیٹیوں سے کسی طرح کا سروکار نہیں۔ بلکہ ہم جس ارادے سے آئے ہیں اسے تم خوب جانتے ہو! آخر جب اس قوم نابکار کے کہنے پر حضرت لوط علیہ السلام

Marfat.com

کو مایوسی ہوئی اور آنکھوں میں آنسو بھر کر نہایت درد کے ساتھ پکار اُٹھے۔ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ۝

یعنی کاش میرے پاس بھی تمہارے اتنی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط چیز کی پناہ میں آسکتا (آیۃ ۱۲)

نظم

کاش اتنا مجھ میں ہوتا زور آج
کاش رکھتا اپنے مہمانوں کی لاج

کاش ہوتی مجھ میں قوت اس قدر
اور بچا لیتا میں ان کو سر بسر

اُس بڑی قوت کے بل بوتے پہ آج
میں بچاتا اپنے مہمانوں کی لاج

اور روئے لوطؑ پیارے اس قدر
ہل گئے جس سے سبھی دیوار و در

لوطیوں کا جام اب لبریز ہے
اب عذاب و قہر طوفاں خیز ہے

عذاب کی خبر

جناب لوط علیہ السلام کوٹھری کے دروازے پر زار و قطار رو رہے تھے کہ اتنے میں ہوا بنکر حضرت جبرئیل علیہ السلام وہی خوبصورت لڑکے کی صورت بنے ہوئے کوٹھری کے باہر نکل آئے اور اُن لوطیوں کی طرف ایک پھونک ماری جس سے آدھے

Marfat.com

آدمی اُن میں سے بالکل نابینا اور اندھے پن کر ختم ہو گئے اور
وہاں سے نیاں پیاں ہو کر بھاگے اور اس ہولناک واقعہ سے
اُن میں ہل چل پڑ گئی اور وہ وہاں سے ٹوک دُم بھاگے اور اپنی
قوم میں غُل مچاتے اور واویلا کرتے ہوئے پہونچے۔ اور بہت
کچھ شور و شغف مچا کر کہا کہ لوطؑ کے وہ مہمان لڑکے جادوگر ہیں
اور لوطؑ نے ہمارے تباہ کرنے کے لئے جادوگروں کو بلا کر اپنے
گھر میں چھپا رکھا ہے۔ جنہوں نے ہمارے بہت سے آدمی اندھے
کر دیئے ہیں۔ اور افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ لوطؑ ہم پر
ایسا حاوی ہو گیا کہ اپنے مہمان جادوگروں سے ہمیں اندھے
کرا دیا۔

اب تو رئیس قوم گرما گیا اور اپنی بہت سی فوج و سپاہ کو
کہکر روانہ کیا کہ اے لوطؑ اب تمہاری خیر اسی میں ہے کہ تم
صادق سے پہلے اس شہر سے نکل جاؤ اور اپنے اُن مہمان جا
گروں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ! ورنہ صبح سورج نکلنے کے
ہم تمہیں مع زن و فرزند کے اور مع مہمانوں کے ہلاک کر دیں
لو! غضب ہے انہوں نے ہمارے آدمیوں کو اندھا کر دیا
جس کے بدلے میں ہم ایسا کریں گے کہ تم سب کو اندھا بھی کر دیں

Marfat.com

اور پھر سب کو موت کے گھاٹ بھی اُتار دیں گے!

چنانچہ فرشتوں کی بہت سی جماعت آئی اور حضرت لوطؑ کے رئیس قوم کا یہ پیغام پہونچایا کہ اے لوطؑ تم سب صبح ہونے سے پہلے یہاں سے چلے جاؤ! ورنہ بُری طرح سے ہلاک کر دیئے جاؤ گے لوطؑ علیہ السّلام اپنی قوم کی اس دھمکی سے ڈر گئے اور لوگوں سے فرمایا۔ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ۔ یعنی اے مہمانو! فی الحقیقت میں بھی تم سے ڈر گیا ہوں کہ تم مجھے بالکل اجنبی معلوم ہوتے ہو حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا۔ یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ الخ یعنی ہمارے فرشتوں نے کہا کہ اے لوطؑ! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور جبرئیلؑ۔ میکائیلؑ۔ اسرافیلؑ عزرائیلؑ ہمارے نام ہیں۔

نیز اے لوطؑ پیغمبر! تم خاطر جمع رکھو! یہ لوگ صبح کو تم تک پہنچ ہی نہیں سکتے! مگر ہاں تم ان کے آنے سے قبل اور صبح صادق سے پہلے کچھ رات باقی رہے تو اپنے متعلقہ اہل و عیال کو لیکر یہاں سے نکل جاؤ اور اس طرح جاؤ کہ کوئی تم میں سے مڑ کر بھی ان کی طرف نہ دیکھے۔ مگر اے لوطؑ! تمہاری بیوی (جو ان کو مڑ مڑ کر دیکھے گی۔ جس سے عذاب الٰہی بھی ضرور اس کو لے کر رہے گا

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ یعنی اے لوط ان کے عذاب کا وقت مقررہ رونِ ازل میں آج کی صبح کا ہے پس کیا وہ صبح قریب نہیں پہونچی؟

نظم

آگئی وہ صبح اے لوگو ستم
آگئی وہ ساعتِ قہرِ الٰہ

دیکھئے اس صبح کو کیا ہوگا یہاں
کیونکہ ہے قہری تجلی بے گماں

کیا تماشہ ہوگا ان شہروں میں آج
کاش وہ رکھے نبی اپنے کی لاج

آج نازل ہوگا وہ قہرِ خدا
سرزمیں یہ آج بس ہوگی فنا

آدمی اللہ سے ڈرتا رہے
جسکے قبضے میں ہے بس ہر ایک شئے

عذاب الٰہی

پ۱۴ - الحجر - ۵۶ - آیۃ ۵

مولا فرماتا ہے:- فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ یعنی جب ہمارے فرشتے لوطؑ پیغمبر سے کہہ رہے تھے۔ کہ اے لوطؑ تم اپنے خاندان کو لے کر اس شہر سے نکل جاؤ! اور تم ان سب لوگوں

Marfat.com

پیچھے رہنا اور نہ دیکھنا تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر تم دیکھنا! اور جہاں تم کو جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی ملک شام کی طرف سیدھے چلے جانا ۔۔۔

کہ جب ہمارا حکم عذاب آپہونچا تو ہم نے ان تمام شہروں کو پلٹ دیا جس سے وہ سب نیچے کے اوپر اور اوپر کے نیچے ہو گئے۔ اور پھر ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں پر سات رات دن تک سنگ خارا کے پتھر برسائے۔

نظم

اللہ اللہ قہر نادل ہے وہاں
جس کی قہری تجلی ہر مکاں
جب وہ سب الٹی گئی ہیں بستیاں
آسماں سے اس قدر پتھر گرے

اڑتی ہیں جڑ پیڑ سے سب بستیاں
جس کے غصے کی نہیں ہے کوئی تھا
پتھروں کی پھر ہوئی بارش وہاں
سات دن تک جو برستے ہی رہے

ایک بھی ان میں نہیں زندہ بچا
بلکہ سب کے سب ہوئے ظالم فنا

جبرئیلؑ کی چیخ۔ میکائیلؑ کا پتھر برسانا۔ اسرافیلؑ کا بھونکنا۔ عزرائیلؑ کا جانیں نکالنا۔ اللہ اکبر کتنا سخت عذاب آیا ہے زمین آسمان پتھر اسے ہیں۔ اور چودہ طبق کی ایک ایک شے مولا کی قہری تجلی سے کپکپا رہی ہے۔ پورے سات رات دن تک اللہ سرزمین پر یہ قہر نازل رہا۔

Marfat.com

پھر جب یہ عذاب الٰہی تھما اور اُس سرزمین پر سکوت طاری ہوا تو اب وہاں کسی متنفس اور کسی شے کا نام و نشان تک باقی نہ تھا۔

ایک ہُو کا مقام تھا جس پر قہری چنگاریاں اپنا دھواں اُٹھا رہی تھیں۔ اور حضرت لوط علیہ السلام مع اپنی قوم کے اُس سرزمین سے بہت دور نکل چکے تھے جن کو حضرت جبرئیل علیہ السلام بوقت نزول عذاب اپنے پَر کے اشارے سے بہت دُور چھوڑ آئے تھے اور وہ مُلک شام کے قریب آن پہنچے کو تھے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو برابر مُڑ مُڑ کر دیکھ رہی تھی کہ دیکھئے قوم کا کیا حال ہوا۔ چنانچہ اسی خیال سے وہ ایک مرتبہ مُڑ کر دیکھ رہی تھی کہ ایک سنگ خارا کا آگ میں تپا ہوا سُرخ پتھر اُس کے سر پر آ کر گرا۔ جس سے اُس کا بھیجا پاش پاش ہو گیا۔

نظم

کوئی مشرک کو بچا سکتا نہیں	دشمن توحید ہے وہ یا لیتین
لوط پیغمبر نہ کچھ کام آ سکے	اپنی بیوی کو نہ وہ بچوا سکے
جبکہ مشرک کو پکڑتا ہے خدا	کام آ سکتا نہیں کوئی ذرا

Marfat.com

علیٰ ہذا القیاس قوم لوطؑ کا جو شخص کہیں سفر میں تھا یا جہاں کہیں وہ مقام کئے ہوئے تھا اسی طرح سنگ خارا کے آگ میں تپے ہوئے سرخ پتھر ان کے سروں پر آکر گرے۔ جس سے وہ دشمنان الٰہی وہاں کے وہیں ہلاک و فنا ہو گئے۔ اور کسی نافرمان کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

تفسیر زاہدی میں مرقوم ہے کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرے ہیں ہر پتھر بڑے سے بڑا مٹکے کے برابر تھا اور چھوٹے سے چھوٹا آبخورے کے برابر تھا۔

انہیں ایام میں ایک شخص ان میں کا حرم کعبہ میں مقیم تھا کہ یکایک ایک پتھر مٹکے کے آسمان سے آیا۔ کہ اتنے میں ملائکہ نے آواز دی کہ اے پتھر۔ یہ حرم الٰہی ہے۔ اور یہ جگہ مامن خلائق ہے! پتھر یہ صدا سن کر معلق اس کے سر پر تنا رہا۔ جب حد حرم سے وہ شخص باہر ہوا تو وہ فوراً اس کے سر پر گرا۔ جس سے اس کا بھیجا پاش پاش ہو گیا اور وہ بھی جہنم واصل ہوا۔

نظم

ہو گئے سنگسار وہ لوطی لعیں	ہو گئی اب پاک ان سے سرزمیں

ایک بھی لوطی نہ اب باقی رہا
اور کبوتر باز بھی گویا نہ تھا

آج اُن کا ہو گیا پھر اب ظہور
کیا عذاب ایزدی سمجھا ہے دُور

اُس کی نافرمانیاں وہ قہر ہیں
آدمی کے حق میں بس یہ زہر ہیں

چاہے وہ پہلا ہو یا پچھلا کوئی
دُور مت سمجھے عذاب ایزدی

آدمی اللہ سے ڈرتا رہے
اور گناہوں پر نہ وہ اتنا اڑے

اب سُنو احوال ابراہیمؑ کا
جن کے سر پر اب بڑھاپا آ گیا

خلیل اللہ کا حال

حضرت لوط علیہ السلام جو جناب ابراہیمؑ خلیل اللہ کے بھائی ہوتے ہیں وہ مع اپنے خاندان کے اُفتاں و خیزاں ملک شام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہنچے اور یہیں بود و باش اختیار کی اور پھر جب سات برس اُن کو یہاں رہتے ہو گئے تو بارہویں ربیع الاوّل بدھ کے روز اُن کے پاس ملک الموت آ پہونچے اور اللہ کا سلام اور اُس کا آخری پیام پہنچایا۔ جناب لوط علیہ السلام لبیک کہہ کر حاضر ہو گئے۔ اور اس دار فانی سے ملک جاودانی کی طرف سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

Marfat.com

کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کہ جب فرشتے قومِ لوط پر عذاب لے کر آئے تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت سارا علیہما السلام کو اسحٰق کے پیدا ہونے کی بشارت سنائی۔ جس پر حضرت سارا کو بہت تعجب معلوم ہوا اور انہوں نے ماتھا پیٹا اور کہا کہ ہائے کمبختی! مجھ بوڑھی کے ہاں فرزند ہوگا؟ جبکہ میں اور میرے خاوند نہایت ضعیف و اضعف ہو گئے ہیں۔

اس پر فرشتوں نے جواب دیا قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ قَالَ رَبُّکِ یعنی اے سارا! امرِ الٰہی اور رحمتِ الٰہی سے تعجب نہ کرو! اور دیکھو وہ کیا فرماتا ہے قَالَ رَبُّکِ ط یعنے تمہارے مولا کا فرمان ہے کہ اے سارا ضرور ایسا ہوگا اور ہم تمہیں اسحٰق فرزند عطا فرمائیں گے۔

غرضکہ اسی سال میں حضرتِ سارا کو حمل رہ گیا اور پورے نو مہینے میں آپ کے ہاں حضرتِ اسحٰق علیہ السلام پیدا ہو گئے جو ہُو بہُو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر تھے۔ جنہیں دیکھ کر جنابِ خلیل اللہ بے حد خوش ہوئے اور بمشورۂ جبرئیل علیہ السلام فرزند کا نام اسحٰق رکھا۔ جن کا نشو و نما برسوں کی

جگہ مہینوں اور مہینوں کی دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا شروع ہوا۔ اور چند دن میں وہ برسوں کے معلوم ہونے لگے اور چند سال میں وہ صورت و شکل اور قد و قامت میں بالکل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی برابر ہو گئے اور اُن دونوں باپ بیٹوں کی صورت ہُو بہُو ایک سی واقع ہوئی۔

اس قدرت کی طرف سے یہ راز مخفی تھا کہ قوم نے یہ شبہ کرنا شروع کر دیا کہ ابراہیم خلیل اللہ اور سارا خاتون کو دیکھو کہ انہوں نے اس ضعیفی میں لے پالک کے طور پر کسی کا لڑکا لے کر اُسے اپنا بیٹا مشہور کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اُنہیں شافی جواب دیا کہ لو! ہم دونوں باپ بیٹوں کو بالکل ایک سی صورت کا کئے دیتے ہیں۔ اب تم لے پالک کا شبہ تک بھی نہیں کر سکتے۔

آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ لوگ بہت دفعہ ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ سمجھتے تھے۔ اور حضرت اسحٰقؑ کو ابراہیم خلیل اللہ جان کر آواز دے بیٹھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ کیونکہ مرتبۂ خُلّت ایک مرتبۂ عالی تھا۔ حضرت اسحٰقؑ اتنے کہاں کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السّلام کے خلیل اور دوست تھے۔

ایک روز حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام خوابِ راحت میں تھے کہ یکایک چند بال آپ کی داڑھی کے سفید گالا سے ہو گئے۔ چنانچہ اِس سے پہلے عالَم میں سفید بال کسی شخص کے نہیں ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ نوح علیہ السّلام ساڑھے نوسو برس کے ہو کر گذرے۔ وہ بھی داڑھی اور سر کے تمام بال سیاہ لے کر قبر میں گئے۔ غرض یہ کہ اب تک کسی کے بال سفید ہوئے ہی نہ تھے۔

اب جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نیند سے بیدار ہوئے تو لوگوں نے ازراہِ تعجب آپ سے دریافت کیا کہ اے خلیل اللہ یہ چند بال آپ کے سفید ہو گئے؟

آپ نے اُسی وقت آئینہ منگا کر دیکھا تو فی الحقیقت چند بال آپ کو داڑھی کے سفید نظر آئے۔ اور آپ کو سخت تعجب معلوم ہوا اور ساتھ ہی اُس کے بہت قلق بھی ہوا۔ اور اُسی وقت مولا کی میں عرض کیا الٰہی! یہ کیا ہے وہاں سے ارشاد ہوا۔

ھٰذَا وِقَارُکَ اے ابراہیمؑ ہم نے یہ تم کو بزرگی اور

وقار عطا فرمایا ہے۔

پس اتنا سنتے ہی جناب ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے دونوں ہاتھ سر اور داڑھی پر پھیرنے شروع کئے اور برابر یہ کہہ رہے ہیں یَا رَبِّ زِدْ وَقَارِیْ خداوندا! میری بزرگی اور وقار زیادہ کر! الٰہی یہ وقار زیادہ فرما۔

چنانچہ اسی وقت آپ کا تمام سر اور داڑھی سفید ہو گئی جو دنیا میں بڑی عمر والوں کا پہلا خلعت ہے اور جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو سب سے پہلے مولائے کریم نے عطا فرمایا۔

یہاں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو حیا آنے لگتی ہے۔ اس بندہ مومن سے جس کی داڑھی یا سر سفید ہو جاتا ہے۔

نظم

اے ضعیفی! تیرے صدقے اور نثار
جب ضعیفی سے حیا آئی اسے
نیز یہ فرماتے ہیں خیر الورے

تو ہوئی محبوبۂ پروردگار
اے ضعیف! اللہ سے تو بھی ڈرے
جو ضعیفی میں گناہوں پر اڑا

وہ یقینی دوزخی ہے اے فتا
ہے ضعیفی تو اجل کا ہے پیام
اب تو نظریں تو جھکا لے اے فتا
پائنچوں سے اب تو ٹخنے کھولدے
اب تو بس جھکنا شروع کر اسکو تو
آبرو تیری سفیدی سے بڑھی
اب تو سارے چھوڑ دے فسق و فجور

اب تو تیری بھی صفی آگئی
دیکھ تو عزت خلیل اللہ کی

چاہے وہ کوئی بھی ہو وہ ہے برا
اب تو کر للہ اپنی روک تھام
اب تو داڑھی پر نہ پھیرے استرا
اب تو سودا دیکھ پورا تول دے
لے کہیں اب دو جہاں کی آبرو
اے مسلماں! اب تو بن جا متقی
لینے والا ہے تجھے رب غفور

ایک دلکش حکایت

ایک روز ابراہیم خلیل اللہ اپنی بکریوں کے چارے کے لئے کھانس اللہ چارے کے جنگل تلاش کرتے کرتے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر پھر رہے تھے۔ وہاں کسی جانب سے آپ کے کانوں میں آواز آئی۔ آپ ٹھیرے اور ٹھیر کر آواز کی طرف کان لگائے تو معلوم ہوا کوئی شخص پہاڑ کی چٹانوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہے۔ اور اس کے پیارے پیارے نام

لے کر اس کی مجید تعریف کر رہا ہے۔ اور اللہ پاک کی بڑی بڑی خوبیاں کر رہا ہے یہ سنکر حضرت خلیل اللہ سب اپنا مطلب بھول گئے اور بے تابانہ اس آواز کی طرف چل نکلے۔ جب یہ قریب اس کے پہنچے تو دیکھا کہ ایک دراز قد ضعیف العمر جس کے بدن پر بال بکھرے ہوئے ہیں اور وہ تن تنہا کھڑا ہوا ذکر الٰہی میں مصروف ہے اور اس کے عشق میں سرشار ہے چنانچہ آپ اس کے سامنے پہنچے اور فرمایا کہ اے شخص! تو اس قدوس کی تعریف کر رہا ہے۔ وہ کہاں ہے؟

پھر آپ نے دریافت کیا کہ کیا زمین اس سے خالی ہے؟ جواب دیا کہ نہیں۔ جیسا وہ آسمان پر ہے ویسا ہی زمین پر ہے۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ تیرا قبلہ کدھر ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میرا قبلہ کعبہ کی طرف ہے۔

پھر آپ نے دریافت کیا کہ تو کھانا کہاں سے پاتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے۔

پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ تیرے بال بچے اور متعلقین

Marfat.com

کہاں ہیں؟

جواب دیا کہ میرا کوئی بچہ نہیں ہے؟

پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ تو رہتا کہاں ہے؟

اس نے جواب دیا کہ اس پہاڑ کے نیچے تھوڑے فاصلے پر میرا گھر ہے۔ مگر درمیان میں ایک بڑی گہری ندی پڑتی ہے جس کا عبور انسان کے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے تو کس طرح اسے عبور کرتا ہے؟

اس نے کہا کہ میں اپنے اللہ کا نام لے کر مثل زمین کے اس پر سے گذر جاتا ہوں۔ اور میرے تلوے تک بھی نہیں بھیگتے۔

حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے فرمایا کہ اچھا ہم چلیں گے تمہارا گھر اور تمہارے قبلے کی سمت وہاں چل کر اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

چنانچہ وہ ضعیف العمر آپ کو ساتھ لے کر روانہ ہوا جب وہ ندی آئی جو واقع میں بہت گہری اور زور شور سے بہ رہی تھی۔ جس پر سے آپ اور وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے صاف گذرے چلے گئے۔ اور دونوں حضرات کے تلوے تک نہیں بھیگے

پھر جب وہ ندی عبور کر گئے تو ضعیف حیرت زدہ ہوا کہ جس طرح میں ندی کو عبور کرتا ہوں اسی طرح یہ بھی کر گئے۔ آخر جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اُس نے سمتِ قبلہ یا جہت کعبہ آپ کو بتائی جس سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت خوش ہوئے۔

حضرات! یہ وہی سمتِ کعبہ ہے جو کہ کعبۂ اطہر آپ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ اور یہی آپ کے خوش ہونے کی وجہ تھی۔ اِس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اُس ضعیف سے دریافت فرمایا کہ اے شیخ! یہ تو بتاؤ کہ تمام دنوں میں کون سا دِن سب سے زیادہ کٹھن اور مصیبت کا دِن ہے؟

اس کے جواب میں اُس ضعیف مرد نے کہا سب سے زیادہ مصیبت کا دِن وہ دن ہے کہ حضور ربُّ العزّت اپنے تختِ جلال پر جلوہ آرا ہو کر اپنے تمام بندوں سے پلک پلک اور ذرّے ذرّے کا حساب لے گا اور مارے دہشت کے تمام لوگ حتیٰ کہ سارے پیغمبر یَا رَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ یَا رَبِّ نَفْسِیْ نَفْسِیْ پکارتے ہونگے۔ اور تھر تھر بیری کی طرح کانپ رہے ہونگے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اُس کی تصدیق کی۔ اور فرمایا کہ بیشک وہی دن سب سے زیادہ کٹھن اور سب سے

Marfat.com

زیادہ مصیبت کا دن ہے۔

پھر فرمایا کہ اے ضعیف! کچھ میرے لئے بھی دعا کر! کہ میرا کریم اُس یومِ شدید میں مجھ پر آسانی فرمائے! اور مجھ کو دامنِ رحمت میں ڈھانک لے۔

یہ سُن کر ضعیف نے کہا کہ میری دُعا مقبول ہوتی تو میں آج کو اپنا مطلب کبھی کا حاصل کئے ہوتے ہوتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ مطلب آج تمہارا کیا ہے۔ جو آج تک حاصل نہیں ہوا؟ اور وہ کونسی تمہاری دعا ہے جو اب تک قبول نہیں ہوئی؟

مردِ ضعیف نے کہا کہ میں چار سال سے برابر دُعا کر رہا ہوں کہ اے میرے مولا! تو اپنے دوست اور اپنے پیارے ابراہیم خلیل اللہ کی مجھے زیارت نصیب فرما دے! مگر وہ میری دُعا آج تک درجہ اجابت کو نہیں پہونچی اور نہیں قبول ہوئی۔

یہ سنکر جنابِ ابراہیم خلیل اللہ نے اُس مردِ ضعیف کو اپنے سینے سے لگایا۔ اور فرمایا اور اس سے زیادہ تمہاری دُعا کی قبولیت کیا ہوگی۔

Marfat.com

نظم

میں ہی ابراہیمؑ ہوں اے نیلذات
دور سے میں آرہا ہوں تیرے سات

اب تو تیرا مدعا حاصل ہوا
اب تو بس تو خوش و خرم ہو گیا

اب تو میرے واسطے تو کر دعا
حشر کو آسان فرمائے خدا

نفسی نفسی ہو رہی ہوگی جہاں
نام کو ہوگی نہ واں تاب و تواں

ہوش پر آں ہونگے سب مخلوق کے
پوچھتا ہوگا خدا ایک ایک سے

کیا کیا میرے لئے لوگو کہو
کیا کہیں گے لوگ اس کو سونچلو

دست و پا دیں گے گواہی آہ آہ
لاج رکھے اس گھڑی رب الٰہ

کر دعا میرے لئے مرد ضعیف
ہو رہا ہوں حشر کے غم میں نحیف

مولوی اور پیر جی یہ سن رکھیں
ناز ہے اپنی دعاؤں پر جنہیں

خود رسول اللہ کو دیکھو ذرا
کہ اویس قرنی سے آپ لیتے ہیں دعا

حشر کی جن کو لگی ہے اس قدر
کپکپاتے ہیں وہ اس سے سر بسر

پیر جی صاحب خدا کے واسطے
مولوی صاحب خدا کیواسطے

مقدس اور یہ بننا چھوڑ دو
حشر کی یوم عسیبی سے ڈرو

ڈرتے ہیں جس سے ملائک اور نبی
ڈرتے ہیں جس سے پیمبر اور ولی

معجزات خلیل ۳

مختلف روایات مشہور ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ

ایکبار مرتبہ جناب خلیل اللہ کے زمانہ میں قحط سالی ہوئی اتنی اور ایسی سخت کہ غلہ کہیں ڈھونڈے سے بھی نہ ملتا تھا۔ اور چونکہ آپ سے ہزارہا جانیں وابستہ تھیں اس لئے آپ کو بڑا فکر ہوا جن کے لئے غلے کی تلاش میں آپ نکلے اور جگہ جگہ تلاش کیا۔ اور شہر شہر غلہ ڈھونڈتے پھرے۔ مگر غلے کا کہیں نام و نشان تک نہ پایا۔

آخر کار مایوس ہو کر آپ نے واپسی کا عزم فرمایا۔ اور ایک جنگل میں پہنچکر اپنے کارندوں سے آپ نے فرمایا جتنی ہزارہا خالی بوریاں تمہارے پاس ہیں وہ سب یہاں کے سرخ ریت سے بھر لو تاکہ وہاں پہنچکر یکایک ہمیں اپنے لوگوں سے شرمندگی نہ ہو۔ اور وہ یہ نہ کہیں کہ افسوس ابراہیم علیہ السلام غلہ لینے گئے اور خالی ہاتھ واپس آگئے۔ اس پیغام کو سنکر سب کو صدمہ ہوگا وہ مایوس ہو جائیں

چنانچہ آپ کے کارندوں نے ہزارہا بوریاں خالص ریت کی بھر لیں۔ اور ایک عظیم الشان قافلہ ملک شام یعنی بیت المقدس میں پہنچا۔ جہاں کے لوگ اس بھرے پڑے قافلے کو دیکھکر شاد ہو گئے۔ اور ہر کوئی آپ کے کارندوں سے دریافت کرتا کیا ان بوریوں میں اناج بھرا ہوا ہے؟

جن کے جواب میں کارندے کہتے ہیں۔ کہ ہاں ان بوریوں

Marfat.com

سُرخ گیہوں بھرے ہوئے ہیں۔ پھر اِس بھُو کی مخلوق کے اسرار سے اب جو اُن بوریوں کو کھول کر دیکھتے ہیں۔ تو خالص سُرخ گیہوں بھرے ہوئے ہیں۔

علاوہ معبُود کی رزق رسانی کے مولا کو یہ منظور نہ ہوا کہ اپنے پیارے خلیل علیہ السّلام کے کارندے جھوٹے پڑیں۔ اور میرے پیارے خلیل کی بات میں فرق آئے۔

نظم

کیونکہ رکھتے ہیں سبھی اپنوں کی لاج
کر دیا ریتے کو بس خالص اناج

بوند سے جب آدمی پیدا کیا
ریت اُس کے حکم سے گیہوں بنا

آدمی کیواسطے ہر شئے کٹھن
تجھکو سب آسان ہے اے ذوالمنن

بوریاں ریتے کی گیہوں بن گئی
واہ تیری شان رب العالمین

شہر میں ایک عید کا عالم ہوا
ہر بڑا چھوٹا وہاں کا شاد تھا

کس قدر اپنوں کا حامی ہے کریم
کیوں نہ ہو! ہے ایک مولائے رحیم

کاش ہم بھی اُس کے اپنے ہو رہیں
ساتھ لیں مولا کو لاج اپنی رکھیں

دیگر

حوالی شام میں کچھ لوگ ایسے آباد تھے جو آپ پر ایمان لانا تو درکنار آپ سے سخت عداوت رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ موقع کی

Marfat.com

تاک میں لگے رہتے تھے کہ اُن کو کوئی سخت سے سخت تکلیف پہونچائیں۔ اور اُن کو کسی بڑی سے بڑی آفت میں مبتلا کریں

آخر ایک روز اُنہیں موقع ہاتھ آگیا۔ وہ یہ کہ جناب خلیل اللہ علیہ السلام ایک مرتبہ حوالیٔ شام میں کہیں بحالت مسافرت چلے جا رہے تھے۔ جب وہ کسی منزل میں مقیم ہوئے تو وہاں کے جنگل میں نکل کر آپ تنِ تنہا عبادتِ خداوندی میں مصروف ہوئے۔ اور وہاں آپ یکہ و تنہا اپنے معبود کی یادگاری کر رہے تھے۔ کہ کفار نے دو شیر جو مدت سے سدھا رکھے تھے۔ آپ کی طرف لسکائے۔ اور اب وہ دونوں شیر ببر آپ کی طرف دوڑے۔ جب وہ شیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے قریب آئے۔ تو بجائے پھاڑنے کے دونوں شیروں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کے تلوے چاٹنے شروع کئے اور آپ سے بہت کچھ معذرت کی۔ اور نہایت لجاجت سے شیروں نے معافی مانگی۔ اللہ اللہ۔

نظم

تم نے دیکھی قدرتِ پروردگار	اب تو دل میں ہو تو بس اسکا وقار
اپنی عزت اپنی وقعت سچ ہے	آبرو اُس کی ہے مولا جسکو دے

کاش ہم مولا کے دلدادہ بنیں
اپنے آپے کو بنانا چھوڑ دیں

جس قدر تھے انبیاؑ و مرسلیں
عاشقِ مولا تھے سارے بالیقیں

کپکپاتے تھے سبھی اللہ سے
اس لئے پیارے ہوئے اللہ کے

جنکے تلوے شیر چاٹیں اے فتا
یہ نتیجہ اُلفتِ مولا کا تھا

اُس کی سب مخلوق ہی اے دوستو
لومڑی ہو یا کوئی وہ شیر ہو

سب اُسی کے تابعِ فرمان ہیں
غیر تابع ہیں تو ہم انسان ہیں

حیف ہے شیر ببر اُس سے ڈریں
ہم بشر ہوں اور ڈرنا چھوڑ دیں؟

وصالِ ابراہیم خلیل اللہ

اَلْبَقَاءُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

کتب تواریخ و تفاسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی عمر ایک سو اسّی ۱۸۰ برس کی ہو گئی تو ایک روز آپ نے جناب الٰہی میں عرض کیا کہ خداوندا! میری موت اس وقت آئے کہ جب میں خود موت کی تمنا کروں، یا اپنے منہ سے دُعا مانگوں! وہاں سے منظوری ہو گئی کہ اچھا اے خلیلؑ جب تم خود تمنا کرو گے جب ہی ہم تمہیں اپنے پاس بلائیں گے۔

چنانچہ ایک روز ملک الموت آپ کی مجلس میں تشریف

لائے۔ مگر اس صورت سے کہ بالکل شیخ فانی ہیں، نہ ہوش ہیں نہ حواس ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بموجب اپنی عادت مہمان نوازی کے کھانا اُس ضعیف کے سامنے لاکر رکھا۔ ضعیف اپنے تھرتھراتے اور کپکپاتے ہاتھ سے نوالہ اُٹھاتا ہے اور اپنے کان کی طرف لے جاتا ہے اور کبھی اپنی ناک میں نوالہ دینا چاہتا ہے۔ کبھی ماتھے کی طرف بڑھاتا ہے۔ آپ اس ضعیف کی یہ حالت دیکھ کر فرماتے ہیں کہ اے مرد ضعیف! یہ تیرا کیا حال ہے؟ نوالہ منہ میں لیا کرتے ہیں یا کان ناک میں؟ ضعیف نے جواب میں کہا کہ یہ بڑھاپے کا سبب ہے!

آپ نے پوچھا کہ اے ضعیف! تیری کتنی عمر ہوگی؟ ضعیف نے آپ کی عمر سے صرف دو سال زائد بتائی۔

یہ سُن کر آپ نے اُس سے کہا کہ دو سال میں میں بھی تجھ جیسا ہی ہو جاؤں گا؟ ضعیف نے کہا کہ حضرت دو سال تو بہت ہوتے ہیں وہ چاہے تو انسان کے ہوش و حواس ایک پل میں لے سکتا ہے۔ پس یہ سُنتے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے اور اُسی وقت جناب نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور مولائے کریم کی جناب میں عرض کیا کہ الٰہ العالمین! مجھے تو

Marfat.com

چلتے ہاتھ پاؤں ابھی اٹھائے تو بہتر ہے۔ ورنہ دو سال بعد میں بھی ایسا ہی ہو جاؤں گا پس آپ کا یہ کہنا تھا کہ ملک الموت اپنی اصلی صورت میں آکر کہتے ہیں۔

نظم

چلیے مولا نے بلایا ہے تمہیں
ہو گئے راضی نہ ہیں پیارے خلیل
آن پہنچی موت کی ساعت وہیں
خود وہیں لبیک فرماتے ہوئے

چلیے آقا نے بلایا ہے تمہیں
واسطے دیدار مولائے جلیل
اور کیا اسحٰق کو بس جانشیں
بس خلیل اللہ رحلت ہو گئے

سب کو چلنا ہے وہاں اے دوستو!
ہو پیمبر یا ولی یا کوئی ہو

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(پ ۲۳ - الصّٰفّٰت - ع ۵ - آیۃ ۱۸۰ تا ۱۸۲)

محمد اسحاق

مدیر ماہنامہ دھلی

Marfat.com

فہرست کتب

داستانِ یوسف

یوں تو قرآن پاک میں گذشتہ امتوں کے بیشتر واقعات بیان کئے گئے ہیں اور ان کے ذکر سے مقصود عبرت و موعظت و نصیحت بھی ہے لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ایک خاص دلچسپی رکھتا ہے غالباً اسی لئے قرآن پاک نے اسے احسن القصص (سب سے اچھا قصہ) قرار دیا ہے اس داستان کے واقعات میں ہمیں ایک خاص تسلسل ایک خاص تخیل اور ایک خاص حسن نظر آتا ہے جو دوسرے قرآنی واقعات میں دکھائی نہیں دیتا۔ تاہم تاریخ چونکہ قرآن کا اولین موضوع اور بنیادی مقصود نہیں اس قرآن بعض غیر ضروری تاریخی تفصیلات کو مؤرخ اور محقق کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔ مولوی محمد اسحاق صاحب دہلوی نے داستان یوسف کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پوری تاریخی تفصیلات کے ساتھ انتہائی دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ سلاست زبان اور حلاوت شعری نے کتاب کو عمدہ نظم کا ایک بہترین مجموعہ بنا دیا ہے۔ سرورق دیدہ زیب ہے۔ اور طباعت نہایت صاف و شستہ مجلد صرف چار روپے۔

میلاد و وفات

پروردگار نے اپنے بندوں کو ہر قسم کی نعمتیں سے مالا مال کیا۔ دین و دنیا دونوں عالم کے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم کے وسیلے سے سب کچھ دیا۔ حضور صلعم کے حالات کتاب "میلاد و وفات" میں درج ہیں۔ یہ میلاد نامہ مقبول ہو رہا ہے۔ اور ہر محفل کی زینت بنا ہوا ہے۔ قیمت پچاس پیسے۔

Marfat.com

ملتِ ابراہیم

تصنیف

مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب
مرحوم و مغفور

ناشران
سلطان حسین اینڈ سنز بالمقابل مسافر خانہ
مولوی
بندر روڈ کراچی
۷۵۴۰۰
قیمت دو روپیہ پچاس پیسے
(مطبوعہ انجمن ترقی کراچی)